عمران سیریز

ویدر باس

یوسف برادرز

پاک گیٹ ملتان

اردو فینز ڈاٹ کام

[illegible]

میں سکرین پر ایک بہت بڑی عمارت صاف نظر آ رہی تھی۔ دونوں کی نگاہیں
عمارت سے [illegible] پر رک گئیں۔

Prepared by: S.Sohail Hussain

ٹیلر نے ہینڈل تیزی سے گھمایا اور سکرین پر منظر بدلنے لگا۔ عمارت کے مختلف پہلو بڑی تیزی سے سکرین پر ابھرتے اور مٹتے چلے جا رہے تھے۔ پھر جیسے ہی سکرین پر عمارت کی پشت کا منظر ابھرا ٹیلر بری طرح چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے ایک بٹن دبایا اور سکرین پر موجود منظر ساکت ہو گیا۔ عمارت کی پشت پر ایک کھڑکی موجود تھی اور اس کھڑکی سے ایک آدمی رسی کے ذریعے نیچے اتر رہا تھا۔

ٹیلر نے ایک اور بٹن دبایا اور نیچے اترنے والے نوجوان کا چہرہ واضح ہو گیا۔

"اوہ یہ تو میجر پرمود ہے" ٹیلر ایک بار پھر اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

"میجر پرمود" ڈاکٹر براؤن بھی حیرت سے اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے

"میرے خیال میں میجر پرمود ہم سے پہلے فائل پر قبضہ کر چکا ہے" ٹیلر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور اسی لمحے میجر پرمود نے زمین پر پہنچ کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جیب سے فائل نکال کر اطمینان کیا اور پھر اس نے دوبارہ فائل [illegible] جیب میں ٹھونس لیا۔

دوسرے لمحے وہ تیزی سے عمارت سے دور ہٹتے گئے۔

ٹیلر نے ایک اور بٹن دبایا اور اس کے ساتھ ہی کئی کاریں تیزی سے آگے بڑھ کر عمارت کے قریب جا کر رک گئیں

"گیٹ پر الیکٹرک اٹیک کریں ڈاکٹر" ٹیلر نے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا، اور ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک ہینڈل تیزی سے گھمایا اور پھر بٹن دبا دیا۔ اسی لمحے ٹیلر نے دیکھا کہ آسمان پر بجلی کا کوندا سا لپکا اور دوسرے لمحے عمارت کے گیٹ پر گری اور گیٹ اپنے چوکیداروں سمیت جل کر راکھ ہو گیا کاروں سے نکلنے والے نقاب پوشوں نے ہتھیار سنبھالے اور تیزی سے جا [illegible]

[illegible] ساکت ہو گئے۔

اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر سب سکرین روشن ہو گئی۔ اب سکرین پر عمارت کے اندرونی مناظر نظر آ رہے تھے۔ جیسے ہی ٹیلر کے آدمی اندر داخل ہوئے ان پر چاروں طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ ہونے لگی اور [illegible] ٹیلر کے آدمیوں کو دوڑانا شروع کر دیا مگر عمارت کے محافظ پہلے سے چوکنے اور مورچہ بند تھے اس لئے تھوڑی ہی دیر بعد ان کے تمام آدمی ایک ایک کر کے ختم ہو گئے

"یہ واقعی میجر پرمود ہے۔ اس نے شاید پہلے سے ہی [illegible] تھی" ٹیلر نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر سب سکرین آف کر دی۔ عمارت پر اس کا حملہ ناکام ہو چکا تھا۔

اس نے ایک بار پھر مین سکرین پر عمارت کے سامنے کا منظر ساکت کیا اور پہلے میجر پرمود عمارت سے تھوڑی دور کھڑی کار میں بیٹھتا نظر آیا۔

"میجر پرمود [illegible] اس کے تصور سے بھی کانپ اٹھیں گے" ٹیلر نے جذباتی لہجے میں کہا

"پہلے اس کا حل کریں" ڈاکٹر براؤن نے مین سکرین کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ میجر پرمود کی کار آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع ہو گئی۔

ٹیلر چند لمحے اس کار کو غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے تیزی سے قریب موجود ایک [illegible] پر مخصوص [illegible] سیٹ کی اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو میجر پرمود۔ [illegible] اوور" ٹیلر نے [illegible] آواز میں کہا۔

"یس میجر پرمود اٹنڈنگ اوور" چند لمحوں بعد دوسری طرف سے میجر پرمود کی آواز سنائی دی۔

"تم نے غداری کی ہے میجر۔ تم نے وزارت خارجہ کو فائل کی اطلاع دی ہے اور [illegible]

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

نال ہو رہے اڑے ہو اور" —— بلیک نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو علم نہیں میں تو ویسے ہی ادھر آ نکلا تھا اوور" —— میجر پرمود نے پرسکون آواز میں کہا مگر اس کے لہجے میں موجود طنز نمایاں تھا۔

"اچھا اب تم سیدھے ہیڈ کوارٹر آؤ۔ میں تمہاری نگرانی کر رہا ہوں۔ اگر تم نے ڈاج دینے کی کوشش کی تو تمہیں کار سمیت بھسم کر دوں گا۔ اوور اینڈ آل" بلیک نے اسے حکم دیا اور ٹرانسمیٹر کا سوئچ آف کر دیا۔

"ڈاکٹر ہوشیار رہیں اگر میجر پرمود ڈاج دینے کی کوشش کرے تو اس کی کار پر راکٹ فائر کر دیں۔ خالی کی بھی پرواہ نہ کریں" —— بلیک نے ڈاکٹر سے کہا اور ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر پرمود کی کار آہستہ روی سے سڑک پر مسلسل چل رہی تھی۔ بلیک اور ڈاکٹر براؤن دونوں اس پر نظریں گاڑے ہوئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد اچانک کار آہستہ سے مڑی مگر جلد ہی سیدھی ہو گئی۔

"میرے خیال میں میجر پرمود کی نیت میں فتور آیا تھا مگر جلد ہی ہوش آ گیا" —— بلیک نے کہا۔ ڈاکٹر براؤن خاموش رہا۔

پھر اچانک وہ دونوں حیرت سے اچھل پڑے کیونکہ ایک بڑی سی عمارت کے سامنے پہنچتے ہی اچانک کار انتہائی تیزی سے مڑی اور عمارت کے اندر داخل ہو گئی۔ اب سکرین پر صرف عمارت ہی نظر آ رہی تھی۔

"ہوشیار ڈاکٹر ہمیں ڈاج دیا جا رہا ہے" —— بلیک نے چیخ کر کہا اور پھر تیزی سے میز پر لگے ہوئے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ سکرین پر تیزی سے منظر تبدیل ہوتا چلا گیا۔ اور پھر جیسے ہی عمارت کی دوسری سائیڈ سکرین پر واضح ہوئی وہ دونوں ایک بار پھر حیرت سے اچھل پڑے۔ سکرین پر انہوں نے سفید رنگ کی ایک دوسری کار کو تیزی سے عمارت کی دیوار کے ساتھ ساتھ جاتا

چلا جا رہا ہے" بلیک نے ایک اور بٹن دبایا اور سکرین پر ان دونوں کا عکس آ گیا۔

"اوہ یہ تو کوئی آدمی میجر پرمود کو کاندھے پر ڈالے جا رہا ہے" —— بلیک نے کہا۔

"میرا خیال ہے یہ آدمی پہلے سے ہی میجر پرمود کی کار میں چھپا ہوا تھا۔ ذرا اس کا چہرہ اور واضح کرو" —— ڈاکٹر براؤن نے کہا اور بلیک نے ایک ناب گھما دی۔

"ارے یہ تو عمران ہے جو میرے پہلے تجربے کا شکار ہوا تھا۔ میجر پرمود اس کی موت پر بے حد خوش ہوا تھا۔ اس نے آتے ساتھ ہی مجھے مبارکباد دی تھی۔ وہ پہلے قریب کی نظر سے اسے دیکھ آیا تھا" —— ڈاکٹر براؤن کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"عمران تو بچ کیسے نکل گیا۔ یہ تو کار سمیت جل گیا تھا" —— بلیک کو بھی یاد آ گیا کہ اس آدمی کی موت پر میجر پرمود نے خوشی کا اظہار کیا تھا۔

"معلوم نہیں مگر اب اسے بچ کر نہیں جانا چاہئے یہ انتہائی خطرناک آدمی ہے اگر یہ میجر پرمود کو لے جانے میں کامیاب ہو گیا تو ہم شدید خطرے کا شکار ہو جائیں گے" —— ڈاکٹر براؤن نے ڈرے ہوئے لہجے میں کہا۔

عمران اس وقت تک میجر پرمود کو لئے ہوئے عمارت کی پشت سے نکل کر گلی میں آ گیا تھا۔ اس کا رخ سامنے والی عمارتوں کی طرف تھا۔

"اٹیک کرو جلدی کرو ڈاکٹر۔ اس کو کسی قیمت پر نہیں بچنا چاہئے" —— بلیک نے کہا اور ڈاکٹر براؤن نے مڑ کر ایک سوئچ دبایا اور پھر اس نے بٹن دبا دیا۔ آسمان سے بجلی کی لہر سی آئی مگر عمران چھلانگ لگا کر ایک طرف ہو گیا اور ایک سائیڈ ہو گیا۔ اب عمران زگ زیگ انداز میں دوڑ رہا تھا۔

ڈاکٹر نے بار بار اٹیک کرنے شروع کر دیئے۔ مگر عمران اپنی پھرتی اور چالاکی سے ہر بار بال بال بچ جاتا تھا۔

"ڈاکٹر یہ بچ کر نکلتا جا رہا ہے" —— بلیک نے جھنجھلاتے ہوئے جواب دیا

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

اور ڈائل پر تھرتھراتی ہوئی سرخ رنگ کی سوئی کو غور سے دیکھنے لگا۔ اس بار وہ صحیح معنوں میں نشانہ باندھ کر ایک کرنا چاہتا تھا۔

"ویسے بھی اب یہ بچ نہیں سکتا ڈاکٹر۔ اب آگے میدان میں بہت کھلی جگہ ہے آپ ایک کریں" ——— لیپ نے سکرین کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس بار اگر ایک نشانے پر نہ بھی پڑے تب بھی یہ دونوں مشینیں [illegible]" ڈاکٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔ اسی لمحے عمران اچھل کر گر پڑا اور اس کے کاندھے پر لدا ہوا میجر پریڈ اچھل کر دور جا گرا۔ عمران تیزی سے اٹھا اور پھر اس نے میجر پریڈ کو اٹھانے کی بجائے تیزی سے سامنے عمارت کی طرف دوڑ لگا دی۔ بالکل کے باوجود اس کی رفتار انتہائی حد تک تیز تھی [illegible] تھا جیسے اس کو پر لگ گئے ہوں۔

"ایک کرو ڈاکٹر کیا سوچ رہے ہو ورنہ یہ [illegible] صاف نکل جائے گا" لیپ نے چیخ کر کہا۔

ڈاکٹر نے سرخ رنگ کا بٹن پوری قوت سے دبا دیا اور دوسرے لمحے بجلی کی لہر سیدھی عمران کی طرف لپکی۔

"وہ مارا" ——— لیپ نے اچھلتے ہوئے کہا۔

مگر جب چمک ختم ہو گئی تو یہ دیکھ کر ان پر اوس پڑ گئی کہ عمران صاف بچ گیا تھا البتہ میجر پریڈ بجلی کی زد میں آ گیا تھا۔ عمران اب کھلی جگہ پر دوڑ رہا تھا۔ ڈاکٹر براؤن کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے ایک بار پھر ایک کیا۔ مگر اسی لمحے عمران عمارت کے دروازے میں گھس چکا تھا۔ مگر اس بار ڈاکٹر اپنے مقصد میں [illegible] طور پر کامیاب ہو گیا تھا کہ سکرین پر انہوں نے صاف طور پر دیکھا تھا کہ جلتا ہوا بھاری بھرکم دروازہ اس پر جا گرا تھا اور عمران اس جلتے ہوئے دروازے کے

نیچے آ گیا تھا۔

"بڑی مشکل سے ختم ہوا ہے" ——— ڈاکٹر براؤن نے طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ سے پسینہ پونچھا۔ مگر دوسرے لمحے چلتی ہوئی مشین یکدم رک گئی اس کے اوپر لگا ہوا سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اور کمرہ تیز سیٹی کی آواز سے گونجنے لگا۔

ڈاکٹر نے بوکھلا کر مین سوئچ آف کر دیا اور مشین کے تمام بلب بجھ گئے اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی تاریک ہو گئی۔

"کیا ہوا ڈاکٹر" ——— لیپ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بار بار ایک کرنے سے مشین گرم ہو گئی ہے۔ اگر میں چند لمحے اور مشین بند نہ کرتا تو مشین برسٹ ہو جاتی" ——— ڈاکٹر براؤن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر چند لمحے اور سکرین آف نہ ہوتی تو عمران کے انجام کے متعلق تصدیق ہو جاتی" لیپ نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

"اس کا انجام صاف ظاہر ہے جلتے ہوئے دروازے کے نیچے آنے کے بعد اب انجام کے متعلق کیا شک باقی رہ گیا ہے۔ مگر اس ملک میں ہمارے ساتھ یہ ہوا ہے پہلی بار جب ہم نے پہلا قدم اٹھایا تو منہ کی کھائی۔ اب ہم نے پہلا قدم اٹھایا تو آتے ہی ناکامی [illegible]۔ [illegible] بھی سنہ لی۔ پانچ آدمی بھی ختم ہو گئے۔ میجر پریڈ بھی مارا گیا اور سب سے بڑا خطرہ جو [illegible] آ رہا ہے وہ یہ کہ اب ہمارے ریڈ کلوزوں کی بات بھی راز نہیں رہ سکے گی۔ وزارت خارجہ کی عمارت پر بجلی کا گرنا اور پھر عمران کا بجلی کی زد میں آ کر مرنا اور میدان میں بار بار بجلی کا گرنا آخر کس طرح راز رہ سکتا ہے" ——— ڈاکٹر براؤن نے کہا۔

"ہاں یہ بات تو ہے مگر اس کے باوجود یہاں کے لوگ [illegible] آسمانی بجلی کے متعلق نہیں سوچ سکتے مگر اس کے باوجود ہمیں اپنے پلان کے متعلق ایک بار پھر غور

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

گرنا پڑے گا۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے سٹیپ اٹھانے کے ہم کیوں نہ یکدم میں اپنے سٹیپ اٹھائیں تاکہ اس سے پہلے کہ یہاں کے لوگ ہوشیار ہوں ہم اپنا کام کر جائیں" —— فیلپ نے رائے دی۔

"ٹھیک ہے میں جی ایم سے بات کرتا ہوں" ——— ڈاکٹر براؤن کی سمجھ میں بھی بات آگئی۔

اس سے پہلے کہ وہ اس سلسلے میں قدم اٹھاتے، ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

فیلپ نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"جی ایم کالنگ ہیڈ باس اوور" ——— دوسری طرف سے [illegible] آواز سنائی دی

فیلپ جی ایم کی آواز سن کر ایک طرف ہو گیا اور ڈاکٹر براؤن نے [illegible] سنبھال لی۔

"ہیڈ باس چیکنگ اوور" ——— ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر براؤن تھوڑی دیر پہلے میجر پرویز نے مجھے کال کیا تھا کیا بات تھی اوور" جی ایم نے سوال کیا۔

جواب میں ڈاکٹر براؤن نے مشن کی تمام تفصیلات سے اسے [illegible] بتلا دیں اور [illegible] کی علامات کا ذکر بھی کر دیا۔

"اوہ یہ تو بہت برا ہوا ڈاکٹر کہ میجر پرویز ختم ہو گیا اور ہمارا مشن بھی ناکام ہو گیا میجر پرویز ہمارے ملک کا قیمتی سرمایہ تھا۔ اعلیٰ حکام کو جب اس سانحے کی خبر ملے گی تو انہیں بے حد شاک ہوگا۔ اوور" ——— جی ایم نے افسردہ لہجے میں جواب دیا۔

"سوری جی ایم اگر ہم اس کو بچاتے تو عمران اسے لے جاتا اور اس طرح مشن ناکام ہو جاتا۔ اوور" ——— ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"مشن تو اب بھی مجھے ناکام ہوتا نظر آرہا ہے۔ اب تک دو کوششیں کی گئی ہیں اور دونوں ناکام ہو گئی ہیں اوور" ——— جی ایم نے تلخ لہجے میں کہا۔

"سر یہی بات میں سوچ رہا ہوں۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے اقدامات کرنے کے بجائے کیوں نہ میجر آپریشن کر دیا جائے۔ اگر ہمارا میجر آپریشن کامیاب ہو گیا تو ان چھوٹے چھوٹے اقدامات کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے۔ اوور" ——— ڈاکٹر براؤن نے تجویز پیش کی

"میجر آپریشن کے لئے کیا ہم پوری طرح تیار ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے اقدامات تو محض اس لئے رکھے گئے تھے تاکہ وہ [illegible] کنٹرول مشین کی وسعت اور کارکردگی کا صحیح اندازہ ہو جائے۔ اوور" ——— جی ایم نے کہا۔

"میں مشین سے پوری طرح مطمئن ہوں اس میں مزید وسعت پیدا کرنے کے لئے ایک ہفتہ لگانا پڑے گا۔ اس کے بعد ہماری مشین یقیناً اس قابل ہوگی کہ اس ملک کو ہمیشہ کے لئے تباہ کر دے۔ اوور" ——— ڈاکٹر براؤن نے پُر اعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میجر آپریشن کی تیاری کرو۔ میں اعلیٰ حکام سے بات چیت کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل" ——— جی ایم نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"فیلپ ایک ہفتے تک تمام سرگرمیاں بند کر دو۔ میں مشین کی قوت بڑھانے کا کام آج ہی سے شروع کر دیتا ہوں" ——— ڈاکٹر براؤن نے فیلپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر سر ٹھیک ہے" ——— فیلپ نے جواب دیا اور پھر مودبانہ انداز میں سر جھکا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

عمران [illegible] پر جیسے ہی جھٹکا ہوا دروازہ کھل گیا۔ عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی آتش فشاں پہاڑ کے لاوے کے نیچے دب گیا ہو مگر دوسرے ہی لمحے بے پناہ قوت ارادی کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے ہوش و حواس درست پھر اس دروازے کے پیچھے کھڑکی سے تیزی سے نکلنے لگا۔ اسی لمحے اس نے کئی آدمیوں کے قدموں کی آوازیں اور شور سنا۔ یہ شاید بلڈنگ کے مکین تھے

اور پھر چند ہی لمحوں بعد عمران کو دروازے کے پیچھے سے گھسیٹ لیا گیا۔ عمران کا لباس چونکہ پانی میں تر ہو چکا تھا اس لئے اس کا لباس آگ پکڑنے سے بچ گیا تھا البتہ کھلا جسم کئی جگہ سے جل گیا تھا۔ اسی بلڈنگ میں ایک ڈاکٹر کا مطب بھی موجود تھا۔ اس نے عمران کی مرہم پٹی کی اور اسے ہسپتال جانے کا مشورہ دیا۔

عمران پوری طرح ہوش و حواس میں تھا۔ اس نے جیب کے اندر موجود ناول کی موجودگی کا اطمینان کیا اور پھر ان سب لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور بلڈنگ کے دوسرے دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس کے سر پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور وہ خود حیران تھا کہ اس بار وہ موت کے منہ سے کیسے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ورنہ جس انداز میں اس پر حملہ کیا گیا تھا۔ اس کے بچ نکلنے کے ایک فیصد بھی امکان

نہیں تھا۔ اب بارش بند ہو چکی تھی اور بادل چھٹ گئے تھے۔ شہر کا موسم دوبارہ معمول پر آنے لگا تھا۔ عمران نے ایک خالی ٹیکسی کو رکنے کا اشارہ کیا اور ٹیکسی کا دروازہ کھول کر ڈرائیور کو پرنس روڈ پر چلنے کو کہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب پانی سر سے اونچا ہوتا جا رہا ہے۔ اگر اس نے اس کا کوئی تدارک نہ کیا تو بہت خطرناک نتیجے نکلیں گے اور یہ کہ یہ ایک خاص ترین سائنسی حربہ ہے۔ اس کے لئے ایک ذہین سائنسدان کی سخت ضرورت تھی۔ اسی لئے اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو پرنس روڈ چلنے کو کہا تھا۔ کیونکہ وہ ملک کے عظیم سائنسدان ڈاکٹر داور سے اس سلسلے میں مشورہ کرنا چاہتا تھا

چند ہی لمحوں بعد ٹیکسی پرنس روڈ پر پہنچ گئی۔ عمران نے ڈرائیور کو ایک عظیم الشان کوٹھی کے اندر چلنے کا اشارہ کیا اور جب ٹیکسی پورٹیکو میں رکی تو عمران باہر آ گیا۔ اس نے جیب سے بٹوہ نکال کر ڈرائیور کو ایک بڑا نوٹ دیا اور بقایا لئے بغیر برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔

ٹیکسی ڈرائیور چند لمحے تو اسے جاتا دیکھتا رہا۔ پھر اس نے تیزی سے وہ نوٹ جیب میں ڈالا اور ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھا لے گیا۔ جیسے اسے خطرہ ہو کہ کہیں عمران اس سے بقایا کا مطالبہ نہ کر بیٹھے۔

مگر عمران نے مڑ کر بھی نہ دیکھا اور برآمدے میں موجود کال بیل پر انگلی جما دی۔ اس نے اس وقت تک گھنٹی سے انگلی نہ ہٹائی جب تک کہ سائیڈ کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھل نہ گیا۔

دروازے پر ڈاکٹر داور کی لڑکی نسیم چہرے پر جلال کے تاثرات لئے کھڑی تھی۔ عمران کو بھی اس کی آمد کی امید تھی۔ کیونکہ اسے علم تھا کہ ڈاکٹر داور ملازم پالنے کا عادی نہ تھا اتنی عظیم الشان کوٹھی میں ڈاکٹر داور اپنی اکلوتی بیٹی نسیم کے ساتھ اکیلا رہتا تھا۔ نسیم اور عمران کے درمیان خوب چشمک تھی۔ شروع شروع میں نسیم نے عمران پر ڈورے ڈالنے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

کی انتہائی کوشش کی تھی مگر عمران بھلا ان داؤ پیچ میں کب آتا تھا۔

چنانچہ نسیم نے تھک ہار کر کوشش ہی چھوڑ دی تھی۔ البتہ عمران نے اسے خوب تنگ کیا تھا۔ اب چونکہ عمران کے سر پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور چہرے پر ابھی تک جلنے کے نشانات موجود تھے، اس لئے نسیم اسے پہچان نہ سکی۔

"مسٹر تمہیں گھنٹی بجانے کی تمیز ہے" ——— نسیم نے انتہائی جھنجھلائے ہوئے لہجے میں عمران سے کہا جو بڑی معصوم سی صورت بنائے کھڑا تھا۔

"مس نسیم جان، راحت جہاں عرف تمیز دار بیگم بندہ گستاخی کی معافی چاہتا ہے ویسے جہاں تک گھنٹی بجانے کا تعلق ہے میں نے ایک سکول میں [illegible] گھنٹی بجانے کی ملازمت کی ہے۔ اس لئے آپ میری اس پیشہ ورانہ صلاحیت پر [illegible] نہیں کر سکتیں" ——— عمران نے بڑے مودبانہ لہجے میں سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا۔

نسیم بڑی حیرت بھری نظروں سے اس نوجوان کو دیکھنے لگی۔ جو اتنی بے تکلفی سے توہین آمیز لہجے میں بات کر رہا تھا۔

"کون ہو تم" ——— نسیم شاید اس کی بات پر آتش زیر پا ہو گئی تھی۔

"مجھے اگر گھنٹی بجانے کی تمیز نہیں تو صاف کہئے آپ کو بات کرنے کی تمیز نہیں۔ اس لئے حساب برابر، اور آؤ پھر ایک دوسرے کی باہوں میں باہیں ڈال کر اس دنیا سے دور نکل اس دنیا کے اس کونے میں چلیں جہاں بندہ نہ بندے کی ذات ہو گی گدھوں کی ذات بے شک ہو" ——— عمران نے ٹھیٹھ عاشقانہ جواب دیا۔

"شٹ اپ یو نان سنس۔ نہ جانے کس پاگل سے واسطہ پڑا ہے" ——— نسیم نے اس بار جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"یہ واسطہ تو زندگی بھر کا ہے مس نسیم جان اور اس واسطے کو پائیدار بنانے کیلئے ہی حاضر ہوا ہوں۔ اگر آپ کے قبلہ گاہی معظمی قبلہ و کعبہ والد صاحب المعروف ڈاکٹر داور صاحب موجود ہوں تو انہیں میری تشریف آوری کی اطلاع دے دیجئے" ——— عمران نے ڈھیٹ ہو کر کہا۔

"جاؤ بھاگ جاؤ ورنہ میں نوکروں کو بلوا کر دھکے مار مار کر نکلواؤں گی" ——— نسیم نے اس بار غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔

"جی جی آپ بے فکر رہیں مجھے رشتہ داروں نے پہلے ہی معلومات دے دی ہیں کہ آپ کی کوٹھی میں نوکر موجود نہیں ہیں۔ البتہ اگر آپ مجھے نوکر رکھ لیں تو یقین دلاتا ہوں میں خادمہ کوٹھی کو دھکے مار مار کر باہر نکالنے کے کام میں ماہر ہوں" ——— عمران نے اپنی خدمات پیش کر دیں۔

"آخر تم ہو کون اور کیا چاہتے ہو۔ صاف صاف بتلاؤ" ——— نسیم اب بڑی طرح بیزار ہو گئی تھی۔

"فی الحال تو آپ کا مستقل مہمان بننے کا ارادہ لے کر آیا ہوں۔ آگے آپ کی مرضی" ——— عمران نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھہرو میں ڈاکٹر صاحب کو بھیجتی ہوں" ——— نسیم کو جب اور کوئی بات نہ سوجھی تو وہ مڑ کر اندر چلی گئی۔ مگر دروازہ اس نے بند کر لیا تھا۔ عمران دل ہی دل میں ہنس رہا تھا کیونکہ ڈاکٹر داور کی طبیعت وہ اچھی طرح جانتا تھا جب انہیں غصہ آتا تھا تو وہ بات کرنے کی بجائے گولی مار دینا بہتر سمجھتے تھے۔ اور اسے علم تھا کہ نسیم ڈاکٹر صاحب کو خوب الٹی سیدھی باتیں کرے گی۔ چنانچہ وہی ہوا چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ڈاکٹر داور ہاتھ میں بندوق لئے باہر نکل آئے۔ ان کے چہرے پر شدید غیض کے آثار نمایاں تھے۔ جانے نسیم نے انہیں کیا کہا تھا۔

"کون ہو تم اوباش کمینے" ——— ڈاکٹر داور نے بندوق کی نال عمران کے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

سینے پر رکھتے ہوئے انتہائی جلال کے عالم میں پوچھا۔

"یس۔ سر۔ نم۔ میں۔ آ۔ آ۔ علی۔ عم۔ عمران ہوں"۔۔۔۔۔ عمران کے چہرے پر انتہائی خوف کے تاثرات تھے۔ اور زبان لڑکھڑا رہی تھی۔ مگر اس بار وہ اپنے اصل لہجے میں بول رہا تھا۔

"کیا کہا تم نے۔ علی عمران"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر داور بری طرح چونک پڑے اور ان کے پیچھے کھڑی نسیم کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر ایٹم بم گر پڑا ہو۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹنے کے قریب تھیں۔

"جی۔ جی ہاں۔ علی عمران ایم۔ ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) المعروف سرمان ڈارلنگ (تھینکس)"۔۔۔۔۔ عمران نے اپنا تفصیلی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

اور المعروف کے لفظ پر ڈاکٹر داور کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی البتہ نسیم اپنی ہنسی نہ چھپا سکی اور بے اختیار اس کا قہقہہ نکل گیا۔

"اب ہنسی نہیں ہوگی اگر ڈاکٹر صاحب [illegible] تو تمہاری خیر ہوتی۔ آپ"۔۔۔۔۔ عمران کہہ کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے سہمی ہوئی نظروں سے ڈاکٹر داور کی طرف دیکھتے ہوئے خاموش ہو گیا۔ اور ڈاکٹر داور بے ساختہ ہنس پڑے۔

"اس چڑیل نے تو مجھے کہا تھا کہ کوئی غنڈہ کوٹھی میں گھس آیا ہے"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر داور نے بندوق ہٹا کر عمران کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

"غلطی ہو گئی۔ میں خود بھی شریف النفس انسان ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے ڈاکٹر سے نظر بچا کر نسیم کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"دیکھئے انکل! بابا! صاف طور پر آپ کو غنڈہ کہہ رہے ہیں"۔۔۔۔۔ نسیم نے

ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چلو بیٹے اندر چلیں۔ یہ تم نے اپنا حال کیا بنا رکھا ہے"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر داور نے ان کی نوک جھونک کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران کی بات سن کر نسیم بھی چونک پڑی۔

"ارے عمران صاحب یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ آپ کا تو تمام جسم جگہ جگہ سے جلا پڑا ہے"۔۔۔۔۔ نسیم نے بھی اس بار ہمدردانہ لہجے میں پوچھا۔

"بس کچھ نہ پوچھیے۔ بے وفا آتش عشق میں کود پڑا تھا۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ جل جاؤں گا۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ آگ گل و گلزار میں تبدیل ہو جائے گی"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم لہجے میں جواب دیا اور ڈاکٹر داور

ڈاکٹر داور بے حد سنجیدہ قسم کے آدمی تھے۔ مگر عمران ہی ایک ایسی شخصیت تھی جس کی باتوں پر وہ بھی دل کھول کر ہنستے تھے۔

ڈاکٹر داور عمران کو لئے سیدھے ڈرائنگ روم میں آ گئے۔ نسیم نے ایک بار پھر بیٹھ کر خود بھی ان کے قریب بیٹھ گئی۔

"تم جاؤ ایک ایسی بات کرنے والا ہوں۔ جسے لڑکیوں کو نہیں سننا چاہیے۔ شاباش جاؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے نسیم کو پچکارتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں نہ جانے کیا بات تھی کہ نسیم بے اختیار شرما کر اٹھ گئی۔ حالانکہ وہ عمران کی طبیعت سے واقف تھی۔

"کیا بات ہے عمران یہ تمہاری کیا حالت ہوئی ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر داور نے بے حد سنجیدگی سے پوچھا۔

"ڈاکٹر صاحب اسی لئے میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ میری یہ حالت اس لئے ہوئی ہے کہ دو بار مجھ پر آسمانی بجلی گر چکی ہے اور آئندہ بھی کسی وقت گرنے کا سو فیصد

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"امکان ہے" ——— عمران نے بھی سنجیدگی سے جواب دیا۔

"آسمانی بجلی۔ عمران بیٹے مذاق مت کرو۔ میں بے حد سنجیدہ ہوں" ——— ڈاکٹر داؤد نے حیرت آمیز لہجے میں کہا۔

"یقین کریں ڈاکٹر صاحب میں قطعی سنجیدہ ہوں" ——— عمران نے انہیں یقین دلاتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔ اس لئے مجبوراً ڈاکٹر کو اس پر یقین کرنا پڑا۔ چنانچہ اس کے چہرے پر شکنیں ابھر آئیں۔

"مجھے تفصیل بتاؤ" ——— ڈاکٹر داؤد نے جواب دیا۔

اور عمران نے تمام واقعات تفصیل سے بیان کر دیا۔

"پھر تو تمہاری بات ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں یہ ہمارے ملک کے خلاف سب سے خطرناک ترین حربہ ہے" ——— ڈاکٹر داؤد نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اس لئے ڈاکٹر میں بھی یہی سوچ رہا ہوں کہ اگر مجرموں نے اس حربے کا … پر استعمال کیا تو ملک یقیناً تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اور دوسرا خطرہ میری نظر میں یہ ہے کہ مجرم کسی بھی وقت ہمارے ملک کی اہم ترین شخصیت پر بجلی گرا کر اسے ہلاک کر سکتے ہیں" ——— عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔ پھر تمہارے ذہن میں اس حربے کا کیا سدباب ہو سکتا ہے" ——— ڈاکٹر داؤد نے پوچھا۔

"میری سمجھ میں تو فی الحال کوئی بات نہیں آ رہی۔ ہمارے ہاں فزکس کے ماہرین نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اور جو ہیں ان کی معلومات بھی بالکل سطحی اور ابتدائی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کوئی سائنسدان ایسا ہو جو فوری طور پر اس حربے کا توڑ پیدا کرے تاکہ جب تک میں مجرموں پر ہاتھ ڈالنے میں کامیاب نہ ہو سکوں، اس وقت میں وہ ملک کو نقصان نہ پہنچا سکیں" ——— عمران نے کہا۔

"ہمارے ملک میں تو ایسا کوئی سائنسدان نہیں ہے جو موسم پر ریسرچ کا ماہر ہو" ——— ڈاکٹر داؤد نے سوچتے ہوئے کہا۔

"آپ شاید ہمارے ملک کافرستان کے سائنسدان ڈاکٹر براؤن سے واقف ہیں" ——— عمران نے اچانک کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر براؤن" ——— ڈاکٹر داؤد نام سن کر چونک پڑے۔ پھر چند لمحے وہ سوچتے رہے۔ اچانک ان کی آنکھوں میں چمک سی لہرائی۔

"ہاں ایک بین الاقوامی میٹنگ میں میری ڈاکٹر براؤن سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ بھی شاید موسم پر ریسرچ کر رہا تھا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اس سازش کے پیچھے اس کا ہاتھ ہے" ——— ڈاکٹر داؤد نے سوال کیا۔

"میں نے حال ہی میں ایک لائبریری سے موسم پر ریسرچ کرنے والے سائنسدانوں کے کارناموں کے متعلق ریکارڈ تلاش کئے تھے۔ اس میں مجھے یہی ایک نام مشکوک محسوس ہوا … نہیں کہ اس تمام سازش کے پیچھے یہی نام ہو" ——— عمران نے جواب دیا۔

ڈاکٹر داؤد چند لمحوں تک سوچتے رہے۔ پھر انہوں نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے میں اس سلسلے میں کوشش کرتا ہوں۔ ایک یورپین سائنسدان سے میرے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ میں اس سے فوری رابطہ قائم کرتا ہوں۔ وہ بھی مصنوعی موسم پر ریسرچ کر رہا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ اس سلسلے میں ہماری کوئی مدد کر سکے"

"ٹھیک ہے آپ فوری طور پر اس سے رابطہ قائم کریں۔ اس دوران میں مجرموں پر ہاتھ ڈالنے کی کوئی راہ نکالتا ہوں" ——— عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہاتھ ملا کر کوٹھی سے باہر نکل آیا۔ جلد ہی ایک ٹیکسی نے اسے دانش منزل پہنچا دیا۔

اس نے ایک ذیرو کو وہ فائل سر سلطان کو پہنچانے کی ہدایت کی اور خود ٹرانسمیٹر پر

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

فریکوئنسی سیٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"ایکس ٹو اوور" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی عمران نے مخصوص لہجے میں بات کی۔

"صفدر اسپیکنگ سر اوور" ـــــ دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"صفدر۔ رپورٹ دو اوور" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"سر ہم عمران کی کاٹیج میں مجرموں کا انتظار کرتے رہے۔ مگر تمام مجرم عمارت کے اندر ہی ختم ہو گئے۔ وہ سب غیر ملکی تھے۔ بعد میں کاروں کے نمبروں کے متعلق جو معلومات حاصل کیں تو نمبر پلیٹیں جعلی ثابت ہوئیں۔ رجسٹریشن آفس سے وہ نمبر ابھی الاٹ ہی نہیں کیے گئے اوور" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

"اچھا تم ایسا کرو کیپٹن شکیل اور صدیقی کو ساتھ لے کر دارالحکومت میں موجود تمام غیر ملکیوں کے فارن آفس سے ریکارڈ چیک کرو اور پچھلے ایک ماہ سے جو غیر ملکی دارالحکومت میں آئے ہیں ان کی فہرست مرتب کر کے باری باری ان سب سے ملو اور اپنے طور پر کسی مشکوک آدمی کا انتخاب کرو اوور" ـــــ عمران نے اسے ہدایت دی۔

"مگر سر دارالحکومت میں تو پچھلے ایک ماہ میں سینکڑوں غیر ملکی آئے ہوں گے ان سب سے ملاقات کرنے کے لئے تو کم از کم ایک ماہ چاہیے اوور" ـــــ صفدر نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"تم لسٹ تو تیار کرو۔ پھر میں سب ممبران میں کام بانٹ دوں گا اوور" ـــــ عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں جواب دیا۔

"او کے سر میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں اوور" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر مجھے لسٹ مل جانی چاہیے اوور اینڈ آل"

عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ ٹرانسمیٹر آف کرتا، اچانک تیز سیٹی کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔ عمران نے چونک کر ڈائل پر نظر ڈالی۔ یہ ٹائیگر کی کال تھی۔ عمران نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ٹائیگر کالنگ اوور" ـــــ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز گونجی۔

"عمران اسپیکنگ اوور" ـــــ عمران اس بار اپنے اصل لہجے میں بولا تھا۔

"سر میں نے کافرستانی سفارت خانے میں ایک اہم عہدہ حاصل کر لیا ہے اس کے لئے مجھے سیکنڈ سیکرٹری صاحب کے پرسنل سیکرٹری کو اغوا کرنا پڑا۔ میں کل سے پرسنل سیکرٹری کے روپ میں ڈیوٹی دے رہا ہوں۔ مجھے اس کے بدلے مستقل طور پر سفارت خانے میں رہنا پڑے گا اوور" ـــــ ٹائیگر نے تفصیل بتائی۔

"ویری گڈ وہاں آنکھیں کھول کے رہنا اور کسی بھی مشکوک بات پر مجھ سے فوری رابطہ قائم کرنا اوور" ـــــ عمران نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے جواب دیا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ٹائیگر کی رپورٹ سے تو وہ مطمئن ہو گیا تھا۔ اگر کافرستانی سفارت خانے میں کوئی گڑبڑ ہو گی تو ٹائیگر یقیناً اس کا سراغ لگا لے گا۔

عمران کرسی پر بیٹھا آئندہ کے کسی لائن آف ایکشن کے متعلق سوچتا رہا تھا۔ ابھی تک دو بار دارالحکومت کی اہم عمارتوں پر حملہ ہو چکا تھا۔ وہ دونوں اہم ترین عمارتیں اڑائی جا چکی تھیں۔ عمران پر بار بار حملے کیے جا چکے تھے۔ مگر سیکرٹ سروس کی کارکردگی ابھی صفر تھی۔ کوئی لائن آف ایکشن ہی نہیں ملی تھی جس پر چل کر مجرموں کا سراغ لگایا جا سکے۔ عمران قطعی اندھیرے میں تھا اور اسی بنا پر عمران کو شدید تشویش تھی کہ نہ ہی وہ مجرموں کا معمولی سا سراغ لگا سکا۔ اور نہ ہی اسے مجرموں کے مقاصد کا کچھ علم تھا۔ وہ ابھی تک اندھیرے میں ہی ٹامک ٹوئیاں

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

مار رہا تھا۔ سوچتے سوچتے اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اور وہ چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں ایک پراسرار سی چمک لہرائی اور اس نے ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا۔ اس نے نمبر ڈائل کئے اور رسیور کان سے لگا لیا۔

"یس آپریٹر فارن کال" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر" ۔۔۔ اس بار آپریٹر کا لہجہ بوکھلایا ہوا تھا۔

"ارجنٹ ایمرجنسی کال فار ناگالینڈ۔ انٹرنیشنل ویدر ریسرچ لیبارٹری ٹاپ سیکرٹ" عمران نے اسے کال کے متعلق بتایا۔

"ہولڈ آن ون منٹ سر" ۔۔۔ آپریٹر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا اور عمران انتظار کرنے لگا۔

ناگالینڈ میں اس کا بہترین دوست ہنکسن ایک سائنسدان تھا۔ اسے یاد تھا کہ ہنکسن کسی موسمی ریسرچ لیبارٹری میں کام کرتا ہے جو اقوام متحدہ کے تحت قائم کی گئی ہے۔ اس نے سوچا کہ شاید وہ اس نکتے پر روشنی ڈال سکے۔

ایک منٹ سے پہلے ہی رابطہ قائم ہو گیا۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز ابھری۔

"انٹرنیشنل ویدر لیبارٹری ناگالینڈ سپیکنگ" ۔۔۔

"ڈاکٹر ہنکسن سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے انتہائی وقار سے کہا۔

"آپ کون صاحب بول رہے ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے اسسٹنٹ نے سوال کیا۔

"تم ڈاکٹر ہنکسن سے بات کراؤ۔ میرے نام سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا

چاہیے" ۔۔۔ عمران نے اسے قدرے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"اوکے سر۔ ہولڈ آن ون منٹ" ۔۔۔ دوسری طرف سے اسسٹنٹ نے قدرے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اور چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز گونجی۔

"یس ڈاکٹر ہنکسن سپیکنگ" ۔۔۔

عمران نے گو آپریٹر کو ٹاپ سیکرٹ کہہ دیا تھا اور اسے علم تھا کہ اب آپریٹر اس کی کال نہیں سنے گی۔ مگر پھر بھی احتیاط کے طور پر اس نے بطور ایکسٹو ڈاکٹر ہنکسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر علی عمران سے بات کیجئے" ۔۔۔

"علی عمران" ۔۔۔ ڈاکٹر ہنکسن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا مگر دوسرے لمحے عمران اپنی اصل آواز میں بول پڑا۔

"ہیلو ڈاکٹر ہنکسن! میں پاکیشیا سے علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ سناؤ تمہاری محبوبہ فلورا کا کیا ہوا۔ کہیں اسے ہچکیاں تو نہیں لگ گئیں" ۔۔۔ عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔ فلورا کا حوالہ اس نے ہنکسن کو یاد دہانی کے لئے دیا تھا۔ آکسفورڈ میں ہنکسن کی ایک محبوبہ تھی۔ جس کے دماغ میں ہر وقت یہ سنک سوار رہتی تھی کہ کہیں اسے ہچکیاں نہ لگ جائیں اور اس کی وجہ سے وہ ہلاک ہو جائے۔

عمران کا حوالہ درست رہا۔ ڈاکٹر ہنکسن کو عمران کی بابت سب کچھ یاد آ گیا۔

"ارے تم ہو سوکھے کی اولاد۔ تم اتنی مدت کے بعد آج کہاں سے ٹپک پڑے"۔ ڈاکٹر ہنکسن نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہوش میں رہ کر بات کرو ڈاکٹر۔ اگر ڈیڈی کو پتہ چل گیا کہ تم نے انہیں سوکھو

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by:- S.Sohail Hussain

کہا ہے تو وہ تمہیں ناگالینڈ آکر شوٹ کر دیں گے۔ ہاں اور میں ابھی ابھی مشین پر مجھے تجربات سے پکے ہوئے چھبیس سال ہو چکے ہیں" ــــ عمران نے بھی بڑے خوشگوار لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا اچھا چنگے صاحب یہ بتلاؤ کہ کیسے یاد کیا اور کیا کر رہے ہو وہاں پر مسٹر کیس ناپ رہے ہو گے۔ تم جیسے مسخرے کو بھلا کس نے نوکری دی ہے" ــــ ڈاکٹر نکلسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم تو یار کوئی نجومی ہو۔ تمہیں کیسے پتہ چل گیا کہ میں سڑکیں ناپ رہا ہوں" عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا اب جلدی سے مجھے وہ کام بتلاؤ جس کے لئے فون کیا ہے۔ لانگ کال ہے۔ بچے ملنے پیسے خرچ ہو جائیں گے۔ کہیں ڈاکہ تو نہیں ڈالا" ڈاکٹر نکلسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے نوکری کی ضرورت ہے یار" ــــ عمران نے بڑے [illegible] لہجے میں کہا۔

"تو آجاؤ میرے پاس ڈرائیور کی جگہ خالی ہے" ــــ ڈاکٹر نکلسن نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

"کتنی گاڑیاں روز خرید سکتے ہو کیونکہ جس گاڑی کا میں ڈرائیور ہوں گا اس کا ایک ہی دفعہ سڑک پر نکلنا نصیب ہو گا" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"اچھا میں ریسیور رکھ رہا ہوں۔ بھائی تم تو نکمے آدمی ہو۔ مگر میرا وقت بہت قیمتی ہے" ــــ ڈاکٹر نکلسن نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے ریسیور نہ رکھنا۔ بڑی مشکل سے کال ملی ہے۔ یہ بتلاؤ کہ کیا کوئی ایسی مشین ایجاد کر لی گئی ہے جس سے مصنوعی بارش برسائی جا سکے اور آسمانی بجلی پیدا کر کے

کنٹرول کیا جا سکے" ــــ عمران اصل مطلب پر آ گیا۔

"فی الحال ایجاد تو نہیں ہوئی مگر اس پر پیچیدہ ریسرچ ہو رہی ہے۔ کیوں کیا بات ہے" ــــ اس بار ڈاکٹر نکلسن کے لہجے میں سنجیدگی کے ساتھ حیرت بھی شامل تھی۔

"بالفرض محال اگر ایجاد کر لی گئی ہو تو اس مشین کو ڈھونڈنے کا کوئی طریقہ ہے" عمران نے پوچھا۔

"ہاں جہاں وہ مشین فٹ ہو گی اس کا ایک اسپیشل ایریل ہو گا۔ جس کے ذریعے وہ بخارات فضا میں پھیلائے جائیں گے۔ اور وہ ایریل خاصی بلندی تک لے جانا ہو گا۔ اس ایریل سے اس مشین کا پتہ لگایا جا سکے گا" ــــ ڈاکٹر نکلسن نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر نکلسن آئیڈیا تو اچھا ہے مگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس ایریل کو کوئی اور ایریل کی شکل دے دی گئی ہو۔ اور تمہیں معلوم ہے کہ ٹی وی ایریل کا تو ہر جگہ جال بچھا ہوا ہے۔" عمران نے کہا۔

"یار تم ضرورت سے زیادہ ذہین ہو۔ یہ خیال تو مجھے بھی آیا تھا۔ تو کیا کوئی تحقیقی کام ہو رہا ہے" ــــ ڈاکٹر نکلسن نے سنجیدگی سے کہا۔

"ایسا ہی ہے" ــــ عمران نے مبہم سے لہجے میں جواب دیا۔

"اسے ٹریس کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہو سکتا ہے۔ اگر فضا میں ایکس [illegible] گیس پھیلا دی جائے۔ تو جس ایریل سے وہ بخارات نکلیں گے۔ اس ایریل کے اوپر پیلے رنگ کے غبارے سے اٹھتے نظر آئیں گے۔ مگر یہ گیس بے حد قیمتی ہوتی ہے" ڈاکٹر نکلسن نے کہا۔

"بس بس ٹھیک ہے۔ [illegible] اب تم [illegible] تم نے بھلا کیا ریسرچ کرنی ہے جسے اتنا بھی علم نہیں کہ ایکس [illegible] گیس نہیں [illegible]

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

کہا ہے تو وہ تمہیں ناگا لینڈ اگر شہرت کر دیں گے۔ ہاں اور میں ابھی ابھی شمیلی کو مجھے شجر حیات سے ٹپکے ہوئے پینتیس سال ہو چکے ہیں" ——— عمران نے بھی بڑے خوشگوار لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا اچھا بچے صاحب یہ بتلاؤ کہ کیسے یاد کیا اور کیا کر رہے ہو وہاں پر سڑکیں ناپ رہے ہو گے۔ تم جیسے مسخرے کو بھلا کس نے نوکری دینی ہے" ڈاکٹر نکسن نے ہنستے ہوئے کہا

"تم تو یار کوئی نجومی ہو۔ تمہیں کیسے پتہ چل گیا کہ میں سڑکیں ناپ رہا ہوں" عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا اب جلدی سے مجھے وہ کام بتاؤ جس کے لیے ... کال ہے۔ ایسے فالتو پیسے ضائع ہو جائیں گے۔ کہیں ڈاکہ تو نہیں ڈالا" ڈاکٹر نکسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے نوکری کی ضرورت ہے یار" ——— عمران نے بڑے فریاد بھرے لہجے میں کہا۔

"تو آجاؤ میرے پاس ڈرائیور کی جگہ خالی ہے" ——— ڈاکٹر نکسن نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

"کتنی گاڑیاں روز خریدتے ہو کیونکہ جس گاڑی کا میں ڈرائیور ہوں گا اس کا ایک ہی دفعہ سڑک پر نکلنا نصیب ہو گا" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اچھا تو میں ریسیور رکھ رہا ہوں۔ بھائی تم تو نکمے آدمی ہو۔ مگر میرا وقت بہت قیمتی ہے" ——— ڈاکٹر نکسن نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ریسیور رکھنا بڑی مشکل سے کال ملی ہے۔ یہ بتلاؤ کہ کیا کوئی ایسی مشین ایجاد کر لی گئی ہے جس سے مصنوعی بارش برسائی جا سکے اور آسمانی بجلی پیدا کر کے

کنٹرول کیا جا سکے" ——— عمران اصل مطلب پر آ گیا۔

"فی الحال ایجاد تو نہیں ہوئی مگر اس تھیوری پر ریسرچ ہو رہی ہے۔ کیوں کیا بات ہے" ——— اس بار ڈاکٹر نکسن کے لہجے میں سنجیدگی کے ساتھ حیرت بھی شامل تھی۔

"بفرض محال اگر ایجاد کر لی گئی ہو تو اس مشین کو ڈھونڈنے کا کوئی طریقہ ہے" عمران نے پوچھا۔

"ہاں جہاں وہ مشین فٹ ہوگی اس کا ایگزاسٹ ایریل ہوگا۔ جس کے ذریعے وہ بخارات فضا میں پھیلائے جائیں گے۔ اور وہ ایریل خاصی بلندی تک لے جانا ہوگا۔ اس ایریل سے اس مشین کا پتہ چلایا جا سکے گا" ——— ڈاکٹر نکسن نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر نکسن آئیڈیا تو اچھا ہے مگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس ایریل کو ٹی وی ایریل کی شکل دے دی گئی ہو۔ اور تمہیں معلوم ہے کہ ٹی وی ایریل کا تو ہر جگہ جال بچھا ہوا ہے" عمران نے کہا۔

"یار تم ضرورت سے زیادہ ذہین ہو۔ یہ خیال تو مجھے بھی نہیں آیا تھا۔ تو کیا کوئی ایسا کام ہو رہا ہے" ——— ڈاکٹر نکسن نے سنجیدگی سے کہا۔

"ایسا ہی ہے ..." ——— عمران نے مبہم سے لہجے میں جواب دیا۔

"اسے ٹریس کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہو سکتا ہے۔ اگر فضا میں ... الیون ... گیس پھیلا دی جائے۔ تو جس ایریل سے وہ بخارات نکلیں گے۔ اس ایریل کے سرے پہ نیلے رنگ کے غبارے پھوٹتے نظر آئیں گے۔ مگر یہ گیس بے حد قیمتی ہوتی ہے" ڈاکٹر نکسن نے کہا۔

"بس یہی ٹھیک ہے۔ سمجھ میں آگئی بات بچے۔ اب تم ... تم نے بھلا کیا ریسرچ کرنی ہے۔ مجھے اتنا بھی علم نہیں کہ ... الیون ... گیس نہیں بکر

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"موہنی بھوتی ہے" ___ عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھا نہیں" ___ ڈاکٹر نکلسن نے کہا

"ہمارے ہاں لاش جلانے کا ایک آلہ ہوتا ہے جسے گیس کہتے ہیں۔ اچھا بائی بائی" عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ ڈاکٹر نکلسن نے واقعی ایک کام کی بات بتائی تھی۔ گو وہ گیس خاصی قیمتی تھی مگر ملکی سالمیت کے سامنے وہ کیا حیثیت رکھتی ہے۔

فون ختم کر کے اس نے ڈاکٹر داور کو کال کیا اور ان سے گیس کے دو سلنڈر فوری مہیا کرنے کی درخواست کی۔ ڈاکٹر نے دو سے ان کا وعدہ کیا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس نے کیس حل کر لیا ہو۔ ایک دفعہ تو موہنی کو پتہ چل جائے پھر وہ انہیں دیکھے گا۔

چنانچہ خوشی کے مارے اس کے منہ سے بے اختیار سیٹی نکل گئی۔

جولیا ٹیکسی سے اتری اور سپر مارکیٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ آج بیٹھے بیٹھے خیال آیا تھا کہ شاپنگ ہی کر لی جائے۔ کافی عرصے سے وہ کام کی زیادتی کی بنا پر شاپنگ سے محروم رہی تھی اور ہر عورت کی طرح شاپنگ جولیا کی بھی کمزوری تھی۔ اسے بھی شاپنگ کرنے میں ایک انوکھا سا لطف محسوس ہوتا تھا جیسے ہی وہ سپر مارکیٹ میں داخل ہوئی وہ اچانک چونک پڑی۔ سامنے کاؤنٹر

پر ایک ایسا آدمی نظر آ گیا تھا جسے وہ اچھی طرح پہچانتی تھی۔ کافی عرصہ پہلے ایک کیس کے سلسلے میں اس کا واسطہ اس آدمی سے پڑ چکا تھا۔ یہ فلپر تھا کافرستان سیکرٹ سروس کا خطرناک ایجنٹ۔ اسے یہاں اس طرح دیکھ کر وہ حیران رہ گئی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ فلپر اس طرح کھلے عام اس کے ملک میں شاپنگ کرتا پھرے گا۔ اور وہ بھی میک اپ کے بغیر۔ اس کی چھٹی حس بیدار ہو گئی اور تفریح کی بجائے دشمن کا احساس غالب آ گیا۔ پہلے تو اس نے سوچا کہ وہ فوراً ایکسٹو کو فون کر کے اور فلپر کے متعلق اطلاع دے دے مگر اس نے یہ خیال ترک کر دیا۔ وہ پہلے فلپر کی رہائش کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتی تھی تاکہ ایکسٹو پر اپنی کارکردگی کا رعب ڈال سکے۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی وہ تیزی سے مڑی اور پھر سپر مارکیٹ سے باہر آ گئی۔ باہر موجود ایک خالی ٹیکسی کا دروازہ کھولا اور پچھلی نشست پر بیٹھ گئی۔

"کہاں جانا ہے میڈم" ___ ٹیکسی ڈرائیور نے میٹر ڈاؤن کرتے ہوئے عقب نما آئینے میں پوچھا۔

جولیا نے پرس سے ایک بڑا سا نوٹ نکالا اور ڈرائیور کی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے کہا

"مجھے ایک آدمی کا تعاقب کرنا ہے کچھ گڑبڑ کا مسئلہ ہے" ___

"بے فکر رہیں میڈم اس نوٹ کی موجودگی میں مسئلہ چاہے گڑبڑ ہو یا عاشقانہ کوئی فرق نہیں پڑتا" ___ ٹیکسی ڈرائیور نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا اور اسٹیئرنگ پر ہاتھ ڈال کر سیدھا ہو گیا

"وہ آدمی ابھی سپر مارکیٹ سے باہر آئے گا۔ انتظار کرو" ___ جولیا نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ اور ڈرائیور خاموش بیٹھا رہا۔ مگر اس کی نظریں سپر مارکیٹ کے دروازے پر جم گئیں۔ تقریباً پندرہ منٹ کے انتظار کے بعد

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

مارکیٹ کے دروازے پر ظہیر کی صورت نظر آئی۔ ظہیر نے باہر نکل کر ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ سیدھا پارکنگ شیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ سیاہ پینٹ اور سفید شرٹ والا آدمی ہمارا مطلوبہ آدمی ہے" ۔۔۔۔ جولیا نے اشارے سے ڈرائیور کو ظہیر سے روشناس کراتے ہوئے کہا۔

"بہتر مادام" ۔۔۔۔ ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔ ظہیر سیدھا ایک سرخ رنگ کی سپورٹس کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار ایک ٹرن لے کر سیدھی ہو گئی اور مین روڈ کی تیز ٹریفک میں شامل ہو گئی۔ جولیا کی ٹیکسی بھی اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ ڈرائیور بڑی ہوشیاری سے تعاقب کر رہا تھا۔ ظہیر کی کار مختلف سڑکوں سے ہوتی ہوئی جب شہر سے باہر سنسان پہاڑیوں کی طرف جانے والی سڑک پر مڑی تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

یہ سڑک سنسان تھی اور اب اس پر صرف دو گاڑیاں دوڑ رہی تھیں۔ آگے ایک کار اور پیچھے جولیا کی ٹیکسی۔ جولیا نے تیزی سے پرس کھول کر ریوالور ہاتھ میں لے لیا۔ وہ کسی بھی ممکنہ خطرے سے نمٹنے کے لئے تیار ہو گئی تھی۔ اسے صورت حال سے اندازہ ہو گیا تھا کہ ظہیر اپنے تعاقب سے آگاہ ہو گیا ہے۔ ویسے وہ یہ بھی ممکن سمجھ رہی تھی کہ شاید ظہیر نے ان پہاڑیوں کے قریب ہی کہیں اڈہ بنایا ہوا ہو۔

دونوں گاڑیاں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتی ہوئی شہر سے کافی دور نکل آئی تھیں۔ دونوں کاروں کے درمیان کم از کم دو فرلانگ کا فاصلہ تھا۔ آگے ایک تنگ موڑ تھا اور موڑ پر ہی ایک بڑا سا ٹیلہ موجود تھا۔ ظہیر کی کار موڑ مڑتے ہی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ پھر جولیا کی ٹیکسی جیسے ہی موڑ مڑی اچانک ایک دھماکہ ہوا اور ٹیکسی لڑکھڑانے لگی۔ ڈرائیور نے ٹائر پھٹنے کے خیال میں بے ساختہ بریک ... سے گاڑی چلا رہا تھا۔ بوکھلا کر پوری بریکیں لگا دیں اور ٹیکسی گھومتی ہوئی رک گئی۔

"یہ کیا ہوا مادام" ۔۔۔۔ ڈرائیور نے پیچھے مڑ کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ جولیا جواب دیتی اچانک ریوالور کی نال ان کے قریب آ گئی۔

"خبردار۔ اگر کسی نے حرکت کی تو گولیوں سے بھون دوں گا۔ ہاتھ اٹھا کر باہر نکل آؤ" ۔۔۔۔ ظہیر نے جو کار سے چند قدم کے فاصلے پر انہیں کور کئے کھڑا تھا انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

ڈرائیور سب سے پہلے ہاتھ اٹھائے باہر نکل آیا۔

"ان محترمہ نے مجھے کہا تھا کہ کچھ مسئلہ ہے" ۔۔۔۔ ڈرائیور نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں ظہیر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب جب تمہاری لاش اس ویرانے میں پڑی رہ گئی تو مسئلہ واقعی گھمبیر نوعیت اختیار کر جائے گا" ۔۔۔۔ ظہیر نے طنزیہ لہجے میں کہا اور ڈرائیور کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔

پہلے تو جولیا نے سوچا کہ ظہیر پر فائرنگ کر دے مگر دوسرے لمحے اس نے یہ خیال ترک کر دیا۔ اگر ظہیر کسی مجرمانہ نیت سے اس ملک میں موجود ہے تو پھر اسے ابھی تفصیلات حاصل کرنا تھیں۔ چنانچہ اس نے ریوالور اور پرس نیچے ڈالا اور پھر ہاتھ اٹھائے باہر نکل آئی۔

"کیا بات ہے تم نے ہمیں روکنے کی کوشش کیوں کی ہے۔ میرے پاس کچھ زیادہ نہیں ہے" ۔۔۔۔ جولیا نے بڑے معصوم لہجے میں کہا۔

ظہیر چند لمحے بغور جولیا کو دیکھتا رہا۔ پھر اس کی آنکھوں میں ایک تیز چمک لہرائی اور وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"مس جولیا تم۔ میں تمہیں پہچان گیا ہوں۔ مجھے یاد آگیا ہے کہ ایک دفعہ تم مجھے

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

ذہن سے نکل گئی تھیں اور میں اس انتقام کی کسک آج تک دل میں لیے پھر رہا ہوں۔ آج میں دل بھر کر انتقام لوں گا" ـــــ فلپ کے لہجے میں انتہائی مسرت شامل تھی

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا نام صوفیہ نہیں مارگریٹ ہے" ـــــ جولیا نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"نام کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اب تم خاموشی سے میری کار کی طرف چلو۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو پھر میں گولی مار دوں گا" ـــــ فلپ نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا

"میں کیوں جاؤں تم تو پاگل ہو۔ میرا تمہارا سے کیا واسطہ۔ اگر تم چاہیے تو تھوڑی بہت میرے پاس ہے لے لو اور جان چھوڑو" ـــــ جولیا نے پر خوف سے تاثرات پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو" ـــــ فلپ نے اس بار انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور جولیا چند لمحوں تک کشمکش کے انداز میں کھڑی رہی اور پھر مڑ کر کار کی طرف چلنے لگی۔ ڈرائیور ابھی تک ہاتھ اٹھائے کھڑا تھا۔ فلپ نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی اور دوسرے لمحے اس کی انگلی نے ٹریگر پر حرکت کی اور سائلنسر لگے ریوالور سے نکلنے والی گولی ڈرائیور کے عین سینے میں پیوست ہو گئی۔ ڈرائیور کے منہ سے انتہائی چیخ نکلی اور وہ سینہ پکڑ کر ڈھیر ہو گیا

ڈرائیور کی چیخ سن کر جولیا بے اختیار پیچھے مڑی۔ اس نے ڈرائیور کو خون میں لت پت تڑپتے دیکھا۔ بے گناہ ڈرائیور کی موت پر اس کا خون کھول اٹھا۔ اس کے ذہن سے تمام مصلحتیں یکدم صاف ہو گئیں۔ اس نے انتہائی پھرتی سے گریبان میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس سے پہلے کہ فلپ سنبھلتا۔ جولیا نے فائر کر دیا اور فلپ کے ہاتھ سے ریوالور کسی

کٹی پتنگ کی طرح اڑتا ہوا دور جا گرا۔ اور فلپ نے بے اختیار اپنا ہاتھ پکڑ لیا۔

"ہینڈز اپ۔ جیسے ہی اگر کوئی حرکت کی تو میں بھون ڈالوں گی" ـــــ جولیا کے لہجے میں بے پناہ سختی تھی۔ آنکھوں میں غصے کی سرخی تھی اور فلپ نے خاموشی سے ہاتھ اٹھا دیے۔

"دل تو یہی چاہتا ہے کہ اس بے گناہ ڈرائیور کی موت تمہیں یہیں بھون ڈالوں مگر..... جولیا نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"میں کسی ناتواں آدمی کو برداشت کرنے کا عادی نہیں ہوں" ـــــ فلپ نے بڑے اطمینان سے کہا۔ اس کے اطمینان سے صاف ظاہر تھا کہ وہ جولیا کی طرف سے قطعی مطمئن ہے۔

"اچھا اب اپنی کار کی طرف چلو اور دیکھو اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو میں تم سے زیادہ درندگی کا ثبوت دے سکتی ہوں" ـــــ جولیا نے دھمکی کے انداز میں کہا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ فلپ جیسے آدمیوں سے کوئی بھی حرکت بعید نہیں ہے۔

فلپ خاموشی سے اس کے قریب سے گزر کر کار کی طرف چلا گیا۔ جولیا ریوالور اٹھائے اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔

جیسے ہی وہ دونوں کار کے قریب پہنچے۔ جولیا نے اسے مزید ہدایات دیں۔

"ڈرائیونگ سیٹ سنبھالو"

اور فلپ خاموشی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جولیا نے پچھلی سیٹ سنبھال لی۔ ریوالور کا رخ فلپ کی طرف تھا۔

"کدھر چلوں جان من" ـــــ فلپ نے بڑے عاشقانہ لہجے میں گردن پیچھے گھماتے ہوئے پوچھا۔ اس کے لہجے سے جھلکتا ہوا گہرا اطمینان جولیا کے لیے

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

تشویش انگیز تھا۔ مگر وہ سوائے ہونٹ چبانے کے اور کیا کر سکتی تھی۔

"گاڑی واپس موڑو" ___ جولیا نے کرخت لہجے میں جواب دیا اور ظفیر نے گاڑی سٹارٹ کر دی اور پھر وہ اسے تیزی سے موڑنے لگا۔ گاڑی جیسے ہی ایک ٹرن کھا کر مڑی ظفیر نے بیک ویو سے ایک نظر جولیا پر ڈالی اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ سے غیر محسوس طریقے سے ڈیش بورڈ میں لگے ہوئے ایک بٹن کو دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی ایک تیز سرسراہٹ کی آواز گونجی اور دونوں سیٹوں کے درمیان ایک شیشے کی دیوار گر گئی۔

جولیا نے سرسراہٹ کی آواز سنتے ہی ٹریگر دبا دیا مگر [illegible] ریوالور سے نکلی ہوئی گولی شیشے سے ٹکرا کر نیچے گر گئی۔

جولیا نے بوکھلا کر دروازہ کھولنا چاہا۔ مگر دروازہ بھی جام ہو گیا تھا [illegible] کے شیشے کے سامنے بھی درمیانی شیشے کی طرح شیشہ گر چکا تھا۔ [illegible] بے بس ہو چکی تھی۔ اسی لمحے اس نے ظفیر کو کھلا پھاڑ کر قہقہہ لگاتے دیکھا۔ گو شیشوں کی وجہ سے اس کے کانوں میں کوئی آواز نہیں پہنچ رہی تھی۔ مگر ظفیر کے [illegible] ہلنے والے انداز اسے صاف نظر آ رہے تھے۔

ظفیر نے ڈیش بورڈ پر موجود ایک اور بٹن کو دبا دیا۔ اب اس کی آواز [illegible] صاف سنائی دینے لگی تھی۔

"کیا حال ہے جان من" ___ ظفیر کا لہجہ تمسخر آمیز تھا۔ آنکھیں [illegible] کامیابی سے چمک رہی تھیں۔

"کار اس بند کرو اور فوراً کار روک دو ورنہ" ___ جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ مگر ورنہ کے بعد وہ بھی رک گئی کیونکہ وہ [illegible] نہیں تھی۔

"ورنہ تم خودکشی کر لو گی یہی کہنا چاہتی ہو نا۔ شوق سے کرو مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا" ___ ظفیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور جولیا نے اپنے ذہن کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش شروع کر دی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ جوش کی بجائے ہوش اس کے لئے زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کی کوشش کامیاب رہی اور چند لمحے بعد ہی اس نے بڑے اطمینان سے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا لی اور ادھر ادھر [illegible] سے دیکھنے لگی۔ وہ [illegible] یاد رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کار کا رخ اس وقت شہر کی طرف ہی تھا۔

ادھر ظفیر نے جب دیکھا کہ جولیا بڑے اطمینان سے سیٹ پر بیٹھی باہر دیکھ رہی ہے تو اس نے دانت بھینچے اور پھر اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک [illegible] کھینچ لیا اور [illegible] کار کے [illegible] اور درمیانی شیشے پر سیاہ رنگ کا ایک اور شیشہ [illegible] جولیا [illegible] سے بھی [illegible] ہو گئی۔

ظفیر تیزی سے کار چلاتا رہا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ کے بعد [illegible] کار [illegible] اندر لے چلا گیا۔ ایک دیوار کے سامنے جا کر اس نے کار روک دی۔ [illegible] کی جڑ میں موجود ایک دیوار کے رنگ کا چھوٹا سا بٹن دبا دیا۔ [illegible] ایک طرف سمٹتی چلی گئی۔ اب اندر ایک ہال کمرہ تھا۔

ظفیر [illegible] کار میں بیٹھا اور پھر وہ کار سٹارٹ کر کے کمرے کے اندر لے گیا۔ کمرے کے عین درمیان میں اس نے کار روکی اور پھر ڈیش بورڈ کا ایک خانہ کھول کر اس نے چھوٹا سا ایک [illegible] نکالا۔ اس کی تار ڈیش بورڈ کے اندر ہی منسلک تھی۔ خانہ کی سائیڈ میں ایک سرخ رنگ کا سوئچ موجود تھا۔ اس نے سوئچ دبا دیا۔ سوئچ دباتے ہی کمرے کا وہ حصہ جس پر کار موجود تھی کسی جدید ترین لفٹ کی طرح نیچے اترنا شروع ہو گیا۔ تقریباً دو منٹ تک کار نیچے اترتی رہی۔ پھر ایک جھٹکے

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

سے رک گئی۔ کار کے رکتے ہی فلیپ نے سوئچ آف کر کے آٹو دروازہ ڈیش بورڈ میں گھس
کر دیا۔ اور سٹارٹ کر کے آگے بڑھا لے گیا۔ یہ ایک حویلی نما کشادہ راہداری
تھی۔ جو اس میں خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ پھر راہداری کا
موڑ مڑتے ہی ایک بند دروازہ آ گیا جس کے باہر دو مسلح آدمی موجود تھے۔

جیسے ہی فلیپ نے کار روکی۔ ان میں سے ایک آدمی فلیپ کی طرف بڑھا۔ فلیپ
نے دو انگلیوں سے ری کا نشان بنایا اور پھر دوسرے ہاتھ کو مٹھی بنا کر سینے پر رکھا
دوسرے لمحے وہ مسلح آدمی مؤدبانہ انداز میں پیچھے ہٹ گیا اور اس کے پیچھے
ہی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا اور فلیپ کار آگے بڑھا لے گیا۔ اندر ایک کافی
بڑا ہال تھا جس میں کم از کم بیس مسلح آدمی موجود تھے۔ فلیپ نے کار ایک سائیڈ پر
روک دی اور پھر سیاہ شیشوں اور فائر پروف شیشوں کا نظام ختم کر دیا اور خود کار
سے باہر نکل آیا۔

جولیا اسی طرح سیٹ سے پشت لگائے خاموشی سے بیٹھی تھی۔ "اس عورت
کو باہر نکالو اور اس سے ریوالور لے لو" ۔۔۔ فلیپ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا
چنانچہ تمام مسلح آدمیوں نے کار کو گھیر لیا۔ پھر ایک آدمی نے دروازہ کھول کر جولیا کو
بازوؤں سے پکڑ کر باہر کھینچ لیا۔ دوسرے آدمی نے بڑی پھرتی سے جولیا کی تلاشی
لے لی۔ مگر جولیا کے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔

"اس کے پاس ریوالور نہیں ہے باس" ۔۔۔ اس آدمی نے ایک طرف
کھڑے فلیپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھی طرح دیکھو۔ ریوالور اس کے پاس موجود تھا۔ کار کے اندر بھی چیک
کرو" ۔۔۔ فلیپ نے سخت لہجے میں کہا اور پھر ایک آدمی نے کار کے
اندر سیٹ کے درمیان پھنسا ہوا ریوالور نکال لیا۔

"ریوالور باس" ۔۔۔ اس آدمی نے ریوالور فلیپ کے ہاتھ میں دیتے
ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے ساتھ لے آؤ مگر ہوشیار رہنا۔ میں وہیں آ رہا ہوں اور اگر
یہ کوئی شرارت کرنا چاہے تو بے شک گولی مار دینا" ۔۔۔ فلیپ نے حکم دیا اور
پھر وہ ایک دروازے سے باہر نکل گیا۔

"چلیے مس" ۔۔۔ مسلح آدمیوں نے جولیا کو سخت لہجے میں حکم دیا اور جولیا
خاموشی سے چل پڑی۔ ہال سے باہر ایک چھوٹی سی راہداری میں چلتے ہوئے وہ
ایک کمرے کے دروازے پر آ کر رک گئی۔ دروازے پر پہرہ کا بندوبست کیا ہوا
صاف نظر آ رہا تھا۔

تالا کھول کر دروازہ کھولا گیا اور پھر جولیا کو اندر دھکیل کر دروازہ بند کر دیا گیا۔
جولیا لڑکھڑاتی ہوئی اندر پہنچی۔ یہ ایک کمرہ تھا جس میں صرف ایک کرسی اور ایک
میز پڑی ہوئی تھی جو شاید اس لئے رکھی گئی تھی کہ کمرے کے فرش میں نصب تھا۔ اس
کے اوپر بڑے بڑے کنڈے لگے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ پورے کمرے میں
کچھ نہیں تھا۔ اور نہ ہی اس کمرے میں کوئی روشندان تھا اور نہ کوئی کھڑکی۔
جولیا چند لمحے خاموشی سے کھڑی اس کمرے کو دیکھتی رہی۔ اس کے چہرے پر تشویش
کے آثار نمایاں تھے۔ وہ اس کمرے میں لے آنے کا مقصد سمجھ گئی تھی۔ اسی لئے
اس کی تشویش بڑھ گئی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ بوقت ضرورت وہ کس طرح اپنا
دفاع کر سکتی ہے۔ مگر کوئی چیز اسے ایسی نظر نہیں آ رہی تھی جس کا وہ دفاع کے
لئے سہارا لے سکتی ہو۔ آخر اس نے سر جھٹکا اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔ بہرحال یہ بات
تو اس کے لئے طے شدہ تھی کہ وہ فلیپ کو کسی بھی قیمت پر اس کے ناپاک ارادے

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

میں کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ چاہے اسے اپنی جان کیوں نہ دینی پڑے۔

ابھی اسے وہاں بیٹھے تقریباً پندرہ منٹ ہی گزرے تھے کہ دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور ظفیر ڈھیلے ڈھالے لباس میں اندر آ گیا۔ اس کے پیچھے تین مسلح آدمی اندر آ گئے۔ ان میں سے ایک نے دروازہ بند کر دیا۔

ظفیر مسکراتے ہوئے جولیا کی طرف بڑھا۔

جولیا اسی طرح اطمینان سے بیڈ پر بیٹھی رہی۔

"عشرت کدہ پسند آیا" —— ظفیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو۔ صاف صاف بتاؤ" —— جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

"تمہارے فائر کرنے سے پہلے تو میرے ذہن میں عیاشی کا پروگرام تھا لیکن اب پہلے میں تمہارا عمل اور تفصیل جانوں اور پھر معلوم کر کے پسند کروں گا اور عیاشی تو وہ تو بہرحال ہونی ہی ہے" —— ظفیر نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"تفصیل سے تمہاری کیا مراد ہے" —— جولیا نے درشت لہجے میں جواب دیا۔

"یہی کہ تم اس ملک میں کس مشن پر آئی ہو اور تمہاری تنظیم کون سی ہے کس تنظیم سے تمہارا سربراہ ہے۔ تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" —— ظفیر نے کہا۔

"اگر میں نہ بتلاؤں تو" —— جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"تو پھر میرے پیچھے کھڑے ہوئے دو آدمیوں کو دیکھو۔ یہ ہر قسم کے راز اگلوانے کے ماہر ہیں اور خاص طور پر عورتوں سے راز اگلوانے کے تو یہ سپیشلسٹ ہیں" —— ظفیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جولیا چند لمحے خاموش رہی جیسے کچھ سوچ رہی ہو۔ پھر اس نے قدرے نرم

لہجے میں جواب دیا۔

"سنو ظفیر۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کس خصوصی مشن پر اس ملک میں آئے ہو۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم آپس میں پیکٹ کر کے معلومات کا باہمی تبادلہ کر لیں۔ اور پھر دونوں تنظیمیں مل جل کر کام کریں اور ایک دوسرے کی مدد کر کے اپنے اپنے مشنوں کو کامیابی سے ہمکنار کر لیں" —— جولیا نے تجویز پیش کی۔

"تمہاری تجویز اپنی جگہ درست ہے مگر تم اپنی اور میری پوزیشن کا فرق محسوس کرو۔ تم اس وقت اس پوزیشن میں ہو کہ میں تم سے ہر قسم کی معلومات بغیر کچھ بتلائے اگلوا سکتا ہوں۔ پھر مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں اپنا راز اوپن کروں" —— ظفیر نے جواب دیا۔

"یہ تو ٹھیک ہے مگر تم خود بھی سیکرٹ ایجنٹ ہو اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ کوئی بھی سیکرٹ ایجنٹ جان تو دے سکتا ہے مگر زندہ حالت میں اپنی تنظیم کا راز نہیں اگل سکتا۔ میری جان لینے سے میری تنظیم کی کارکردگی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ البتہ تم ایک بات سے محروم ہو جاؤ گے" —— جولیا نے جواب دیا۔

—— ظفیر نے جواب دیا اور پھر جولیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کافی دیر تک گھورتا رہا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک طویل سانس لی۔

"ٹھیک ہے مجھے تمہاری پیش کش منظور ہے۔ مگر اس کے لیے میری دو شرطیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم جب تک اس ملک میں موجود ہو میری داشتہ بن کر رہو گی۔ اور دوسری شرط یہ ہے کہ پہلے تم اپنے متعلق تفصیل سے سچ سچ بتلا دو۔ میں پہلے تمہاری بات کی تحقیق کراؤں گا۔ اگر تحقیق کے بعد تمہاری بات سچ ثابت ہوئی تو پھر ہی میں تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاؤں گا۔ ورنہ دوسری صورت میں تم خود اندازہ کر سکتی ہو کہ میں کیا کروں گا" —— ظفیر نے کہا۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"تمہاری دونوں شرطیں مجھے قطعاً منظور نہیں۔ پہلی شرط کا جہاں تک تعلق ہے دوستانہ پکٹ ہونے کے بعد میں خود اس بات کا فیصلہ کروں گی کہ آیا جو تم چاہتے ہو وہ ہو یا نہ ہو۔ جہاں تک دوسری شرط کا تعلق ہے تو سرسری طور پر معلومات کا تبادلہ تو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں"۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اگر تم ایسا نہیں چاہتیں تو پھر سب کچھ تمہاری رضامندی کے بغیر حاصل کروں گا"۔۔۔۔ لیپے نے سخت لہجے میں کہا اور پھر اس نے مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے آدمیوں کو اشارہ کیا۔ اور وہ دونوں قدم بڑھاتے ہوئے جولیا کی طرف بڑھے۔ جولیا اچھل کر کھڑی ہو گئی

"خبردار آگے بڑھے تو"۔۔۔۔ جولیا نے کرخت لہجے میں کہا

"ہا ہا۔۔۔" ان دونوں نے وحشیانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے جولیا کو دبوچنے لگے۔ مگر جولیا نے اچانک قلابازی کھائی اور بستر کے دوسری طرف پہنچ گئی۔ وہ دونوں منہ کے بل بستر پر گرے۔ اسی لمحے جولیا نے اچھل کر پوری قوت سے ہتھیلی کا وار ایک آدمی کی گردن پر کیا۔ اس کے ہاتھ میں اتنی قوت تھی کہ وہ صرف ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر بستر پر پڑے پڑے ساکت ہو گیا۔

دوسرا آدمی اچھل کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار تھے لیپے کی آنکھوں میں بھی حیرت کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ جولیا نے بڑی آسانی سے اس کا ایک آدمی بیکار کر دیا تھا۔

دوسرے آدمی نے اچانک چھلانگ لگائی اور پھر اڑتا ہوا جولیا کی طرف گیا لیکن جولیا تیزی سے ایک طرف ہٹ گئی اور وہ آدمی سیدھا دیوار سے جا ٹکرایا۔ گو اس نے ہاتھ دیوار کی طرف بڑھا کر اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔ مگر دوسرے لمحے جولیا کی بھرپور لات اس کے پہلو پر پڑی اور وہ لڑکھڑا کر بستر کے پاس نیچے گر گیا۔ اچانک جولیا نے اپنے

ایڑی زمین پر ماری اور ایڑی کی زمین پر لگتے ہی اس کی جوتی کی نوک سے ایک تیز چھری باہر نکل آئی۔ اس سے پہلے کہ وہ آدمی سیدھا ہوتا۔ جولیا نے پوری قوت سے ٹانگ اس کے پہلو میں ماری اور جوتی کی نوک سے نکلی ہوئی چھری اس کے پیٹ میں گھستی چلی گئی۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

جولیا پر تو جیسے جنون سوار ہو گیا۔ اس نے اتنی تیزی سے ٹانگ چلائی جیسے اس کی ٹانگ کسی آٹومیٹک مشین سے منسلک ہو گئی ہو۔ چھری ایک منٹ میں آٹھ یا دس بار اس کے جسم میں گھسی اور باہر نکلی۔ دوسرے لمحے وہ آدمی بھی ڈھیلا پڑ گیا۔

لیپے ابھی تک بڑی حیرت سے خاموش کھڑا یہ سب تماشا دیکھ رہا تھا۔ پھر جیسے ہی جولیا اس کی طرف پلٹی۔ اس نے بڑی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"تم میرے اندازے سے زیادہ چالاک ثابت ہوئی ہو"۔۔۔۔ لیپے نے تشویشناک لہجے میں کہا اور پھر ریوالور کا رخ جولیا کی طرف کر دیا۔

"میں اب بھی یہی کہوں گی اگر تم مجھ سے دوستانہ پکٹ کر لو۔ تم نے اپنے آدمی مرتے تو دیکھ لیا"۔۔۔۔ جولیا نے سخت لہجے میں لیپے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب یہ نہیں ہو سکتا۔ تم نے میرے بہترین آدمی ضائع کر دیئے ہیں"۔ لیپے نے سخت لہجے میں کہا اور پھر قدم بہ قدم پیچھے ہٹنے لگا۔ ریوالور کا رخ بدستور جولیا کی طرف تھا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے زور سے بوٹ کی ایڑی دروازے پر ماری اور پھر وہ قدم آگے بڑھ آیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور تقریباً چار مسلح آدمی اندر داخل ہو گئے۔ انہوں نے بڑی حیرت سے کمرے کا منظر دیکھا

"اس لڑکی کو زبردستی پکڑ کر رسی سے اچھی طرح باندھ دو۔ اب میں پہلے اس کا غرور توڑوں گا۔ پھر کوئی بات کروں گا"۔۔۔۔ لیپے نے دھاڑتے ہوئے اپنے آدمیوں کو حکم دیا۔ اور پھر وہ چاروں آدمی قدم بہ قدم ہاتھوں میں [illegible]

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

مشین گنیں لیے اس کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جیسے ہی وہ قریب پہنچے، جولیا نے اچھل کر ان کو روکنا چاہا مگر چاروں آدمی بیک وقت اس پر جھپٹ پڑے اور پھر ایک نے مشین گن اس کے سینے سے لگا دی اور باقیوں نے اسے قابو میں کر لیا۔ پھر ان میں سے ایک نے جیب میں ہاتھ ڈال کر نائیلون کی ایک باریک رسی کا گچھا نکالا اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ جولیا کے ہاتھ اور پاؤں مضبوطی سے باندھنے میں کامیاب ہو گئے۔ جولیا نے اپنی طرف سے تڑپنے کی بہت کوشش کی تھی مگر اس کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔ اب صورت حال یہ تھی کہ وہ نہ ہی اپنے ہاتھ ہلا سکتی اور نہ ہی [illegible]۔ اسے اچھی طرح باندھنے کے بعد انہوں نے اسے اٹھا کر بستر پر ڈال دیا۔ پھر انہوں نے جولیا کے جسم کو اچھی طرح بستر سے بھی باندھ دیا۔ اب وہ اس انداز میں [illegible] تھی کہ [illegible] طور پر ہلنے جلنے کے قابل بھی نہیں رہی تھی۔

"یہ دونوں لاشیں اٹھا کر لے جاؤ" ——— فلیپ نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا اور انہوں نے اس کے حکم کی تعمیل کرنے میں ذرا دیر نہیں لگائی۔ چند لمحوں بعد کمرہ خالی ہو چکا تھا۔ فلیپ نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا اور پھر [illegible] ایک طرف ڈال دیا اور مسکراتا ہوا جولیا کی طرف بڑھا۔ جولیا خاموش بیٹھی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی، جہاں سے شیطانیت واضح طور پر نظر آ رہی تھی۔ جولیا کے ذہن میں [illegible] تھا۔ آج وہ اس بری طرح پھنس گئی تھی کہ نجات کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی۔

جولیا کے قریب آ کر فلیپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ جولیا کے گریبان پر تھا اور پھر کمرے میں کپڑا پھٹنے کی آواز گونج اٹھی۔ فلیپ نے ایک ہی جھٹکے میں جولیا کا سکرٹ پھاڑ ڈالا تھا۔ اب جولیا باڈی اور انڈرویئر میں اس کے سامنے موجود تھی۔

"واہ واہ۔ تم تو دلکش جسم کی مالک ہو۔ اگر تم خود ہی مان جاتیں تو زیادہ

لطف آتا" ——— فلیپ نے اس کی باڈی کی طرف شیطانی انداز میں ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو۔ اگر تم شیطنت پر تل ہی گئے ہو تو پھر مجھے آزاد کر دو۔ میں تم سے تعاون کروں گی" ——— جولیا نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب یہ ناممکن ہے۔ میں مزید کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ اب تو میں زبردستی کروں گا" ——— فلیپ نے جواب دیا۔

"اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باڈی کو گرفت میں لے چکا تھا۔

جولیا نے بے بسی سے آنکھیں بند کر لیں۔ اسے معلوم تھا کہ اب وہ فلیپ کے ہاتھ سے کسی صورت نہیں بچ سکے گی۔

ٹائیگر کو پی اے کی ڈیوٹی دیتے ہوئے آج چوتھا روز تھا مگر ابھی تک وہ کوئی ایسی بات معلوم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔ مگر اس کے باوجود وہ [illegible] کرتا تھا۔ اسے سیٹھ کی حرکات پر مبہم سا شک تو ضرور ہوا تھا مگر وہ کوئی واضح بات معلوم نہیں کر سکا تھا۔

ابھی وہ اپنی میز کے سامنے بیٹھا سیٹھ صاحب کی ڈاک دیکھ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی زور سے بج اٹھی۔ ٹائیگر نے رسیور اٹھا لیا۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"یس سر"۔۔۔

"فوراً میرے دفتر میں آؤ"۔۔۔ سفیر صاحب نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے ریسیور رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سفیر صاحب کے دفتر پہنچ گیا۔

"یس سر"۔۔۔ ٹائیگر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر ایجنٹ میں نے آپ کو آج سے دس روز پہلے ایک شخص کے بارے معلومات حاصل کرنے کا حکم دیا۔ آپ نے اس سلسلے میں کیا پیش رفت کی [illegible] دی"۔۔۔ سفیر صاحب نے قدرے درشت لہجے میں [illegible]

اب ٹائیگر کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ وہ کون [illegible] مستقبل صاحب نے ہدایات دی تھیں [illegible] کر کے انہیں ٹال دیا۔

"سر ابھی تک معلومات مکمل نہیں ہو سکیں جیسے ہی مکمل معلومات حاصل کر آپ کو رپورٹ پیش کر دوں گا"

"ہونہہ"۔۔۔ سفیر صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ان کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہو گئیں۔ پھر انہوں نے قدرے درشت لہجے میں کہا

"ٹھیک ہے آپ جا سکتے ہیں مگر ایک گھنٹے کے اندر اندر مجھے مکمل رپورٹ مل جانی چاہیے"

"یس سر"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور جھک کر سے باہر نکل گیا۔ اس کے [illegible] اسے اچھی طرح علم تھا کہ اس بات پر بھی [illegible] سکتا ہے۔ اب [illegible] ٹائیگر نے کیا تھا۔ ٹائیگر کے [illegible] تھا اس نے [illegible] کہ ٹائیگر ابھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ دوبارہ اپنی سیٹ

پر بیٹھ گیا

ابھی اسے سیٹ پر بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ چپڑاسی نے اندر آ کر سفیر صاحب کا پیغام دیا

"سر چیف اس [illegible] میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں"

"پورٹیکو میں"۔۔۔ ٹائیگر نے سر اٹھا کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا

"جی ہاں جناب وہ کہیں جا رہے ہیں اور شاید آپ بھی ان کے ساتھ جائیں گے"۔۔۔ چپڑاسی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔ ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ پورٹیکو میں پہنچ گیا۔ پورٹیکو میں سفارت خانے کی مخصوص کاروں کی بجائے عام استعمال ہونے والی کار موجود تھی اور سفیر صاحب کار کے قریب ٹہل رہے تھے۔

"[illegible] کے ساتھ بیٹھو [illegible]"۔۔۔ سفیر نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

ٹائیگر خاموشی سے ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ سفیر صاحب پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے اور ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔ سفارت خانے کی عمارت سے نکلنے کے بعد کار [illegible] شہر کی مختلف سڑکوں پر سے گزرتی ہوئی شہر کے شمالی علاقے میں موجود [illegible] کی طرف بڑھنے لگی۔

ٹائیگر کچھ سمجھ نہ سکا کہ سفیر صاحب خلاف پروگرام کہاں جا رہے ہیں۔ [illegible] کیونکہ اس کی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ کچھ پوچھ نہیں سکتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد کار ایک وسیع و عریض عمارت کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ گیٹ پر موجود چوکیدار نے کار دیکھتے ہی دروازہ کھول دیا اور ڈرائیور کار کو پورچ میں لے جانے کی بجائے عمارت کی ایک دیوار کی طرف لے گیا۔ سپاٹ دیوار کے سامنے جا کر کار رک گئی

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

گاڑی رکتے ہی ٹائیگر باہر نکلنے لگا مگر سیف نے اسے روک لیا۔

"آپ تشریف رکھیں" ——— اور ٹائیگر دوبارہ خاموش بیٹھ گیا۔ ڈرائیور نے نیچے اتر کر دیوار کی جڑ میں ہاتھ لگایا اور دوسرے لمحے دیوار اپنی جگہ سے سرک گئی۔ اندر ایک خالی کمرہ نظر آ رہا تھا۔ ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھا دی اور پھر اس نے گاڑی کمرے کے درمیان روک دی۔ گاڑی وہاں رکتے ہی ایک سیٹی کی آواز کمرے میں گونجی اور پھر گاڑی کسی لفٹ کی طرح نیچے اترنے لگی۔

ٹائیگر اب چوکنا ہو گیا تھا۔ اسے احساس ہو گیا کہ اس کا راز فاش ہو گیا ہے لیکن اس کے باوجود وہ ذہنی طور پر مطمئن تھا کہ اگر اس طرح … تک پہنچ گیا اور سفارت خانے میں رہنے کا مقصد بھی … مقصد کسی طرح بھی پورا ہونا چاہیے۔

گاڑی تھوڑی دیر بعد رک گئی۔ یہ ایک طویل راہداری تھی۔ ڈرائیور … آگے بڑھائے گیا۔ سامنے ایک دروازہ تھا جس پر ایک ادھیڑ عمر آدمی … جیسے ہی سیٹھ کی کار دروازے پر رکی اس ادھیڑ عمر آدمی نے کار کا دروازہ کھولا اور سیٹھ صاحب نیچے اتر گئے۔ ان کے اشارے پر ٹائیگر بھی کار سے نیچے اتر آیا۔

"ہیلو ڈاکٹر" ——— سیٹھ صاحب نے ادھیڑ عمر آدمی سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

"بیٹھیے جناب" ——— ڈاکٹر نے ایک اچٹتی ہوئی نظر ٹائیگر پر ڈالتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے پر موجود مسلح دربانوں کو اشارہ کیا اور انہوں نے دروازہ کھول دیا۔ پھر ڈاکٹر، سیٹھ اور ٹائیگر اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک ہال کمرہ تھا جس میں بیس کے قریب مسلح آدمی موجود تھے۔ جیسے ہی وہ ہال میں پہنچے ڈاکٹر نے مسلح افراد کو ایک مخصوص اشارہ کیا اور دوسرے لمحے ان میں سے چار آدمیوں نے مشین گنیں ٹائیگر کی پشت سے لگا دیں۔

"ہینڈز اپ" ——— ان میں سے ایک نے بڑے کرخت لہجے میں ٹائیگر سے کہا۔ ٹائیگر گو ذہنی طور پر اس صورت حال کے لیے پہلے سے تیار تھا مگر پھر بھی وہ ایک لمحے کے لیے حیرت زدہ سا رہ گیا۔

"سیٹھ۔ کیا مطلب" ——— اس نے حیرت زدہ لہجے میں سیٹھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جو کہا جا رہا ہے اس کی تعمیل کرو" ——— سیٹھ نے انتہائی کرخت لہجے میں جواب دیا اور ٹائیگر نے خاموشی سے ہاتھ اٹھا لیے۔

"اس کی تلاشی لو" ——— ڈاکٹر نے دوسرے آدمیوں کو حکم دیا اور پھر ایک آدمی نے ٹائیگر کی پشت پر کھڑے ہو کر اس کی تلاشی لی مگر کوئی چیز برآمد نہ ہو سکی۔

"عظیم کہاں ہے" ——— سیٹھ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ روم نمبر … میں مصروف ہے" ——— ایک آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"… " ——— ڈاکٹر نے … لہجے میں اس آدمی کو حکم دیا۔

"باس انہوں نے سختی سے منع کر دیا ہے کہ انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے" ——— اسی آدمی نے … جھجکتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اس کو بھی روم نمبر فور میں لے چلتے ہیں۔ ان کی نسبت اس سے … رہے گا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ میں بھی چاہتا ہوں کہ میں خود بھی اصل بات اپنے سامنے معلوم کروں" ——— سیٹھ نے …

"یہ آدمی مجھے بھی مشکوک لگتا ہے" ——— ڈاکٹر نے کہا

"پہلے اگر شک تھا تو اب یقین ہو چکا ہے ڈاکٹر۔ جیسے ہی ہماری کار داخلے کی دیوار کے قریب پہنچی یہ لاشعوری طور پر اترنے لگا تھا۔ حالانکہ … کئی دفعہ …

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

ساتھ آیا ہے اس لیے کہ وہ تمام پروڈیوسر رکھتا تھا۔ یہ یقیناً ارجن کی ہی ایجاد ہے "ٹھیک اپ میں کوئی اور ہے" ——— سیفر نے ٹائیگر کو گھورتے ہوئے کہا "پھر تو ٹھیک ہے۔ ویسے آپ کا چہرہ اسی بے حد ذہین لگا جس نے آپ ... شک کا اظہار کر دیا اور آپ نے اسے ذبح دینے کے لیے کسی آدمی کے متعلق طلب کرلی۔ بات آدھی ختم ہو گئی تھی۔ اگر یہ اصل ارجن ہوتا تو یقیناً یہ جواب دیتا اسے کوئی ہدایت نہیں دی گئی۔ مزید یقین اس کی تازہ ترین حرکت نے دلا دیا۔"

"ہونہہ۔ اگر اس سے قیمتی معلومات ملیں تو یہ چہرہ اسی کو یقیناً انعام دلا دے گا" سیفر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اسے روم نمبر فور میں لے چلو" ——— ڈاکٹر نے ... حکم دیا۔ ٹائیگر مشین گنوں کی زد میں چلتا ہوا ہال کمرے سے باہر نکل کر راہداری ... ڈاکٹر اور سیفر اس کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ روم نمبر فور ... کے سامنے جا کر رک گئے۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔

اس سے پہلے کہ کوئی آگے بڑھ کر دستک دیتا۔ کمرے کے اندر سے ایک نسوانی آواز گونجی۔

"مت چھوؤ مجھے وحشی۔ میں تمہیں گولی مار دوں گی" ———

"ہا۔ ہا۔ بےشک بعد میں گولی مار دینا مگر اب" ——— ایک مردانہ آواز سنائی دی جس میں قہقہہ ... کا جذبہ شامل تھا۔

نسوانی آواز سنتے ہی ٹائیگر کے کان کھڑے ہو گئے۔ اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔ اسے احساس ہوا کہ یہ آواز اس نے کہیں سنی ہوئی ہے مگر وہ سمجھ نہ سکا کہ یہ آواز کس کی ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر زور سے دروازے پر دستک دی۔ نسوانی آواز سن

سی اس کے چہرے پر بھی حیرت کے آثار نمودار ہوئے تھے جیسے وہ بھی معاملے کو نہ سمجھا ہو۔

"کون ہے۔ بھاگ جاؤ" ——— اندر سے ... آواز سنائی دی۔ لہجہ جھلایا ہوا تھا۔

"پلیز دروازہ کھولو۔ میں ڈاکٹر براؤن ہوں۔ چیف ... صاحب بھی تشریف لائے ہیں" ——— ڈاکٹر براؤن نے اونچی آواز میں جواب دیا۔ لہجے میں بیحد ... تھی۔ جواب میں چند لمحے خاموشی طاری رہی۔ پھر دروازہ کھلا اور ... کی شکل دروازے میں نظر آئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے" ——— اس بار سیفر صاحب نے درشت لہجے میں سوال کیا۔

"سر ایک سیکرٹ ایجنٹ میرے ہاتھ لگی ہے۔ میں اس سے راز اگلوا رہا تھا" ... نے معذرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"اس آدمی سے بھی راز اگلوانے ہیں اندر چلو" ——— ڈاکٹر نے ٹائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ... دروازے کے سامنے سے ہٹ گیا۔

"چلو اندر" ——— ڈاکٹر نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر ٹائیگر مسلح آدمیوں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ڈاکٹر اور سیفر بھی کمرے میں داخل ہوئے۔

جیسے ہی ٹائیگر اندر داخل ہوا اس کی نظر ... بیڈ پر پڑی جولیا کے علاوہ جسم پر ... اور اسی لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔ اب اسے سمجھ آ گئی تھی کہ آواز کس کی تھی۔ یہ تو اس کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ وہ جولیا کو اس حال میں دیکھے گا۔ اس کی آنکھوں میں شعلے تیرنے لگے اور ... ذہن میں جیسے لاوے کی آمیزش ہو گئی ہو۔ وہ اچانک اپنی جگہ سے اچھلا اور دوسرے لمحے اس نے پیچھے کھڑے مسلح آدمی کی

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

سٹین گن پر ہاتھ ڈال دیئے۔ پھر ایک ہی جھٹکے سے وہ اس آدمی کے ہاتھ سے سٹین گن چھین لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے یہ حرکت اتنی اچانک کی تھی کہ سب حیرت سے سن کھڑے رہ گئے۔ اس سے پہلے کہ باقی سٹین گن بردار چونک کر اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کرتے ٹائیگر نے سٹین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ اور گولیوں کی باڑھ تینوں مسلح آدمیوں کو چاٹ گئی۔ اسی لمحے ظلیپہ نے پوری قوت سے ٹائیگر کے ہاتھ پر لات ماری اور سٹین گن ٹائیگر کے ہاتھ سے نکل گئی۔ مگر ٹائیگر نے ظلیپہ کو سٹین گن اٹھانے کی مہلت نہ دی اور وہ اچھل کر ظلیپہ کے اوپر جا گرا۔ ظلیپہ نے بے حد کوشش کی مگر ٹائیگر اسے رگیدتا ہوا دیوار تک لے گیا۔ ڈاکٹر اور سٹیفر نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور ان دونوں نے [illegible] سٹین گن اٹھانی چاہی۔ ٹائیگر جو ظلیپہ کو دیوار کے ساتھ رگڑ رہا تھا [illegible] ہاتھوں کو جنبش دی اور ظلیپہ اڑتا ہوا سٹیفر اور ڈاکٹر پر جا گرا۔ وہ تینوں [illegible] سے نکل کر کھلے ہوئے دروازے میں جا گرے۔ ادھر ٹائیگر نے ایک طرف پڑی ہوئی سٹین گن اٹھانے کے لئے چھلانگ لگائی۔

اور پھر جیسے ہی وہ سٹین گن اٹھا کر سیدھا ہوا۔ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے بند ہو گیا۔ ان تینوں نے جو دروازے میں جا گرے تھے۔ اس مہلت سے فائدہ اٹھایا اور وہ تینوں کمرے سے باہر نکل گئے تھے۔ شاید ظلیپہ نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ ان کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ اگر انہیں ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو یقیناً ٹائیگر انہیں چھلنی کر کے رکھ دیتا۔

ٹائیگر نے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ وہ گولیاں برساتا ہوا دروازہ توڑ کر نکل جائے مگر پھر اسے بے بس پڑی ہوئی جولیا کا خیال آ گیا۔ جولیا خاموش پڑی کارروائی دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے آثار تھے۔ وہ ٹائیگر کی بے پناہ

پھرتی پر دل ہی دل میں عش عش کر اٹھی۔ اور ویسے بھی ٹائیگر اس وقت اس کیلئے فرشتہ رحمت ثابت ہوا تھا۔ ورنہ وہ ظلیپہ کے سامنے بے بس ہو چکی تھی۔

ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اس کے پیروں کی طرف سٹین گن کا رخ کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ گولیاں ایک بوچھاڑ کی صورت میں آگے بڑھیں اور جولیا کے دونوں پیروں کے درمیان سے گزرتی چلی گئیں۔ البتہ رسیاں [illegible] رسیاں کٹ گئیں۔

ٹائیگر نے باقی رسیاں بڑی پھرتی سے کھول ڈالیں۔ اور پھر ایک مرے ہوئے [illegible] کے کپڑے اتار کر اس نے جولیا کی طرف پھینک دیئے۔

"انہیں پہن لیجئے مس [illegible] جب تک [illegible] استعمال کر لیجئے"

جولیا نے خاموشی سے کپڑے پہن لئے۔ اسے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں تھی [illegible] اس کے ساتھ ہمدردی کر رہا ہے کیونکہ وہ ٹائیگر کو پہچان چکی تھی۔

"اب [illegible] سے [illegible]" وہ ٹائیگر سے مخاطب ہوئی۔

"[illegible]"

"[illegible] ہی گئے۔ اس سے زیادہ [illegible] کی ضرورت ہے اور [illegible] سب سے اہم مسئلہ اس وقت یہاں سے نکلنے کا ہے" ——— ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہاں سے نکلنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے جبکہ چاروں طرف دشمن موجود ہیں" جولیا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کوئی نہ کوئی صورت تو نکالنی ہی پڑے گی۔ ظاہر ہے وہ ہمیں ختم کرنے کے لئے اپنی آخری کوشش بھی کر ڈالیں گے ——— اور پھر [illegible]

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

بڑی ہوئی مشین گن جولیا کی طرف بڑھا دی۔ جولیا نے مشین گن سنبھال لی۔

"تم دروازے کے قریب چھپ جاؤ۔ اگر وہ دروازہ کھول کر فائرنگ کرنا چاہیں تو انہیں سنبھالنا اور اگر وہ دروازہ کھول کر اندر بم ماریں تو فوری طور پر باہر نکلنے کی کوشش کرنا۔ بعد میں جو ہوگا دیکھا جائے گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اور تم کیا کرو گے"۔۔۔۔ جولیا نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔ اس پہلے ہی ایسا گزرا تھا کہ ابھی تک اس کے ہوش و حواس مکمل طور پر بحال نہیں ہوئے تھے۔

"میں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کچھ سوچتے ہوئے اور طائرانہ نظروں سے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"اس کمرے میں نہ تو کوئی روشندان ہے اور نہ ہی کوئی کھڑکی۔ اب اس کے سوا اور کیا صورت ہو سکتی ہے یا تو ہم دروازہ توڑ کر باہر نکل جائیں اور مشین گن کی طرح گولیاں برساتے ہوئے دشمن کے اڈے سے باہر نکل جائیں یا پھر چوہوں کی طرح جان دے دیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی۔ اچانک کمرے کے کی ہول سے دودھیا رنگ کی گیس بڑی تیزی سے کمرے میں داخل ہونے لگی۔ ان دونوں نے گیس دیکھتے ہی سانس روک لی۔

مگر کب تک گیس بہت تیزی سے کمرے میں پھیلتی جا رہی تھی اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ سانس لینے پر مجبور ہو گئے۔ اور جیسے ہی انہوں نے سانس لی وہ دونوں دھڑام سے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ دونوں کے ذہن تاریک ہو چکے تھے۔

شام کا وقت تھا۔ آسمان پر سیاہ رنگ کے بادل تیزی سے جمع ہو رہے تھے۔ عمران اور بلیک زیرو دونوں دانش منزل کی چھت پر موجود تھے۔ وسیع و عریض چھت کے ایک کونے میں ایک جدید قسم کا ہیلی کاپٹر بھی کھڑا ہوا تھا۔

چھت کے عین درمیان میں ایک مضبوط شیشے کا ایک کافی بڑا جار رکھا ہوا تھا جس کے ساتھ پائپ نما آلہ فٹ تھا قریب ہی [illegible] ایسے دو سلنڈر بھی موجود تھے۔ عمران نے ایک سلنڈر اٹھا کر اس جار کے نیچے بنے ہوئے خانے میں رکھا [illegible] نیچے خانے میں دوسرا سلنڈر بھی فٹ کر دیا۔ پھر ان دونوں کے [illegible] ایک نل [illegible] کر دیے۔ اس نل کے درمیان سے ایک ٹیوب نکل رہی تھی اس ٹیوب کا [illegible] اس نے جار کے نیچے موجود خانے میں فٹ کر دیا اور پھر جب خانے کا ڈھکن [illegible] پائپ تو ٹھیک طور پر چلنے لگا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی [illegible] کی دھوئیں چھوڑ رہی ہو۔ پائپ کے چلتے ہی سفید رنگ کے جار میں تیزی سے دودھیا رنگ کی گیس بھرنی شروع ہو گئی۔ اور پھر چند لمحوں بعد جار کے منہ سے گیس کے بلبلے باہر نکلنے لگے۔

"اب چلو"۔۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر وہ دونوں بھاگتے ہوئے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئے۔ بلیک زیرو نے پائلٹ سیٹ سنبھال لی۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا تک بلند ہو گیا۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر بلند ہوا، عمران نے طاقتور دوربین آنکھوں سے لگا لی۔ پہلے تو ہیلی کاپٹر سیدھا بلندی کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ ایک مخصوص بلندی پر پہنچ کر بلیک زیرو نے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ عمران دوربین آنکھوں سے لگائے بغور نیچے دیکھنے لگا۔

مکانوں کی چھتوں پر لگے ہوئے ٹیلیویژن انٹینا اور چھوٹے چھوٹے ٹاور اس کے مخصوص ٹارگٹ تھے۔

"عمران صاحب ضروری تو نہیں کہ یہ بادل مصنوعی طور پر پیدا کئے جا رہے ہوں ہو سکتا ہے یہ قدرتی ہوں اور ہم مفت میں گیس ضائع کر رہے ہوں"—— بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آج کل ہر چیز ضروری ہے۔ صرف وقت بہت ضروری ہے"—— عمران نے دوربین سے بغور نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔ اس کے کانوں میں [illegible] کا سلوگن وقت بہت ضروری ہے آ رہا تھا۔

ہیلی کاپٹر شہر کا چکر لگانے لگا۔ عمران شروع سے جانتا تھا کہ ابھی تک کہیں سے بھی اسے نیلے رنگ کے دھبے دکھائی نہیں دیئے تھے۔ اس نے ایک لمحے کے لئے دوربین آنکھوں سے ہٹا کر گھڑی پر [illegible] اور دوبارہ دوربین آنکھوں سے لگا لی۔ اسے اچھی طرح احساس تھا کہ مجرم کہیں وہ ان ملبوں کو ٹریس کرنے پر استعمال کر رہے ہوں [illegible] شاید [illegible] مزید وہ ایک سیکنڈ بھی حاصل نہ کر سکے [illegible] آسمان پر گہرے بادل چھا چکے تھے۔

"عمران صاحب ہو سکتا ہے مجرم ہمارے ہیلی کاپٹر کو مصنوعی بادل کا نشانہ بنا دیں"—— بلیک زیرو کو ایک اور خیال آیا۔

"ہو سکتا ہے تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں اٹھا کر ہیلی کاپٹر سے نیچے پھینک دوں۔ آج تمہاری عقل کہیں گھاس چرنے گئی ہوئی ہے۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ہیلی کاپٹر میں آسمانی بجلی سے بچنے کا انتظام موجود ہے۔ پھر ہو سکتا ہے ہو سکتا ہے کی گردان لگا رکھی ہے"—— عمران نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں جواب دیا اور بلیک زیرو پر جیسے گھڑوں پانی پڑ گیا۔ اسے خود بھی شرم آ رہی تھی کہ وہ ایسا سوال کیوں کر بیٹھا ہے جبکہ اسے خود بھی اچھی طرح معلوم تھا کہ ہیلی کاپٹر میں ایسا انتظام موجود ہے کہ جس کی موجودگی میں ہیلی کاپٹر پر آسمانی بجلی اثر نہیں کر سکتی۔

شروع شروع میں تو ہیلی کاپٹر خاصی بلندی پر پرواز کرتا رہا۔ پھر عمران کے کہنے پر بلیک زیرو اسے نیچے لے آیا۔ اور اب وہ بہت کم بلندی پر پرواز کر رہے تھے۔ انہوں نے شہر کے سینکڑوں چکر لگا ڈالے تھے مگر کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا تھا۔

"بس چیف بلیک زیرو ہم ناکام ہو چکے ہیں۔ واقعی یہ بادل قدرتی ہیں"—— عمران نے ایک طویل سانس لے کر دوربین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو نے ہیلی کاپٹر کا رخ دانش منزل کی طرف موڑ دیا۔

عمران نے آنکھیں بند کر کے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا دی اور کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا تھا۔ اس نے آنکھیں کھول کر بلیک زیرو کی طرف دیکھا تو بلیک زیرو کے چہرے پر گھبراہٹ تھی۔

"کیا ہوا"—— عمران نے پوچھا۔

"ہیلی کاپٹر کا انجن خراب ہو گیا ہے سر کوئی چیز انجن میں لگی ہے"—— بلیک زیرو نے مختلف بٹن دباتے ہوئے کہا اور اسی لمحے انجن میں سے گڑگڑاہٹ کی آوازیں گونجنے لگیں۔ اور ہیلی کاپٹر تیزی سے اپنی بلندی کھونے لگا۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کسی بھی لمحے کسی بلند عمارت سے ٹکرا کر تباہ ہو جائے گا۔

عمران نے پھرتی سے آگے بڑھ کر کنٹرولنگ نظام کو خود چیک کرنا چاہا مگر اسی لمحے ڈائل پر سرخ رنگ کا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"اوہ۔ ہیلی کاپٹر میں آگ لگنے والی ہے" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر نیچے دیکھنے لگا۔ اس وقت ان کا ہیلی کاپٹر کو خاصا نیچے آ چکا تھا مگر پھر بھی اگر وہ یہاں سے کودتے تو ان کی ہڈیوں کا سرمہ بن جاتا اور اگر ہیلی کاپٹر میں بیٹھے رہ جاتے تو تب بھی ہیلی کاپٹر کے پھٹنے کے ساتھ ہی ان کے جسم سیکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جاتے۔ چونکہ ان کے ذہن میں خطرے والی ایسی کوئی بات نہیں تھی اس لئے وہ پیراشوٹ بھی اپنے ساتھ نہیں لائے تھے۔

اب عمران اور بلیک زیرو دونوں ہر لحاظ سے موت کے منہ میں پہنچ چکے تھے اگر وہ ہیلی کاپٹر سے کود جاتے تب بھی موت ہی ان کا استقبال کرتی اور اگر رکتے تب بھی ہیلی کاپٹر کے پھٹنے کے ساتھ ساتھ موت کے منہ میں پہنچ جاتے۔ ہیلی کاپٹر کا خطرے والا بلب بدستور جل بجھ رہا تھا۔ اور ہیلی کاپٹر لمحہ بہ لمحہ نیچے ہوتا چلا جا رہا تھا جیسے جلنے کے بعد تو وہ یہ بھی انتظار نہیں کر سکتے تھے کہ ہیلی کاپٹر زمین کے قریب پہنچے تو وہ نیچے کود جائیں۔

بلیک زیرو عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کہ عمران اس صورتحال سے کیسے نمٹتا ہے ادھر سچویشن ہی کچھ ایسی ہو چکی تھی کہ عمران کی ذہنی ریڈ لمحہ پڑ گئی بھی جام سی ہو گئی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آج موت ان دونوں کا مقدر بن چکی ہے۔

ہیلی کاپٹر کی حالت بھی لمحہ بہ لمحہ بگڑتی جا رہی تھی۔ عمران کے ذہن میں ایک لاوا سا ابل رہا تھا۔ آخر اس نے اندھا جوا کھیلنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ہیلی کاپٹر پھٹنے کے ساتھ تو موت سے بچنے کا ایک فیصد بھی چانس نہیں تھا البتہ نیچے کود جانے میں حادثاتی

سی کوئی امید ہو سکتی تھی۔ اس لئے عمران نے نیچے کود جانے کا فیصلہ کر لیا اور پھر اس نے بلیک زیرو کو اشارہ کیا اور پھر ایک لمحے سے بھی کم مدت میں وہ دونوں ہیلی کاپٹر کے دروازے کھول کر نیچے کود گئے۔ نیچے کودتے ہی وہ دونوں کسی بھاری پتھر کی طرح سرعت سے بلا تیزی سے نیچے گرتے چلے گئے۔

اسی لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ان کی آنکھوں کے سامنے ہزاروں سورج طلوع ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر ان سے تھوڑی دور آگے جا کر ایک دھماکے سے پھٹ گیا تھا۔ اور پھر وہ تیر کی طرح نیچے گرتے چلے گئے۔ جہاں ان دونوں کی موت ان کے استقبال کے لئے باقاعدہ پہلے سے موجود تھی۔

سیٹھ، ڈاکٹر براؤن اور ظفیر تینوں اپنی جان بچانے کے لئے دروازے سے باہر نکل گئے اور ظفیر نے دروازہ باہر سے بند کر دیا۔

"ان دونوں کو بم مار کر ختم کر دو" ——— سیٹھ صاحب نے اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ ورنہ دوسری صورت میں مجھے یہ نوجوان انتہائی خطرناک معلوم ہوتا ہے" ——— ڈاکٹر براؤن نے سیٹھ صاحب کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ مگر ظفیر کچھ اور ہی سوچ رہا تھا وہ ایک منجھا ہوا جاسوس تھا۔ اس نے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

اس کا ذہن کسی بھی جذباتی فیصلے کو قبول نہیں کر سکتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس لمبی اور غیر ملکی لڑکی سے بہت کچھ اگلوایا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے انہیں کوئی ایسی معلومات مل جائیں جس سے ان کے مشن کی کامیابی کے امکانات زیادہ روشن ہو جائیں اور دوسری بات یہ بھی کہ جولیا کا سراپا اس کی نظروں کے سامنے گھوم رہا تھا۔ ایسی متناسب اور خوبصورت جسم رکھنے والی عورتیں اس کی زندگی میں کم ہی آئی تھیں اور پھر اس معاملے میں وہ ہوس پرست واقع ہوا تھا۔ وہ اسے حسین جسم کو یوں ضائع ہوتے [illegible] گوارا نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے ان کی تجویز کی تائید کرنے کی بجائے اس لئے جواب دیا

"سر، اگر آپ میری بات مانیں تو ایک ایسی ترکیب ہے کہ یہ دونوں [illegible] سکیں ہم ان سے تمام باتیں اگلوا کر پھر انہیں ختم کر دیں گے"

"وہ کیا" ——— سیٹھ صاحب اور ڈاکٹر براؤن نے بیک وقت سوال کیا

"ہم بے ہوش کر دینے والی گیس ان کے کمرے میں چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی بے ہوشی کے عالم میں انہیں اچھی طرح باندھ لیا جائے گا اور پھر یہ میرا کام ہے کہ میں ان دونوں سے تمام راز اگلواؤں" ——— لیبر نے تجویز پیش کی

"کیا ضرورت ہے راز اگلوانے کی۔ دونوں کو ختم کر دو تاکہ یہ مصیبت ہی ختم ہو" ——— سیٹھ صاحب نے جواب دیا

"سر اس لڑکی کی تو کوئی بات نہیں کیونکہ وہ غیر ملکی ایجنٹ ہے۔ اصل مسئلہ تو اس نوجوان کا ہے۔ اس نے یقیناً کسی خاص مقصد کے لئے آپ کے پی اے کا روپ دھارا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کسی بھی معاملے میں آپ کے راز کو سونگھ لیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ معاملہ یہی ہو جس پر ہم کام کر رہے ہیں۔ گویا اگر ہم نے لاعلمی میں اس آدمی کو ختم کر دیا تو ہم یقیناً نقصان میں رہیں گے۔ پھر اپنے آدمی کے یوں اچانک گم ہو جانے کی صورت میں ایک تو ان لوگوں کو صاف

کو یقین ہو جائے گا اور دوسرا یہ کہ وہ بیدار ہو کے ہو جائیں گے۔ اگر اس نوجوان سے راز اگلوا لئے جائیں تو ان کی بدولت ہمیں صورت حال کا علم ہو جائے گا اور پھر ان معلومات کی روشنی میں ہم اپنے آئندہ اقدامات مرتب کر سکتے ہیں" ——— لیبر نے بات وضاحت کرتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے جو مرضی آئے کرو۔ بہرحال آئندہ بات میں جانتا ہوں کہ ان دونوں کو زندہ نہیں جانا چاہیئے۔ اور ڈاکٹر تم فوری طور پر ہی آپریشن شروع کر دو۔ اب زیادہ دیر ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی" ——— سیٹھ نے [illegible] ہوئے لہجے میں ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا

"سر ہمیں آپریشن کے لئے ابھی مجھے دو دن لگیں گے" ——— ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا

"بہرحال دو دن بعد ہی آپریشن شروع ہو جانا چاہیئے۔ اور ڈاکٹر اس دوران [illegible] کر دو کیونکہ لیبر کی بات سے مجھے احساس ہوا ہے کہ [illegible] چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ دن سے پہلے ہی ہم چیک کر لے جائیں" ——— سیٹھ نے ڈاکٹر کو ہدایت دیتے ہوئے کہا

"آپ بے فکر رہیں [illegible] آدمی تمام شہر کو چیک کر رہے ہیں۔ مجھے [illegible] ہے کہ [illegible] مشین کو کس طرح چیک کیا جا سکتا ہے۔ میں نے اس کا انتظام پہلے سے کر رکھا ہے" ——— ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا

"کیا مطلب کیا آپ کی مشین کو آپریشن سے پہلے چیک کیا جا سکتا ہے" ——— سیٹھ صاحب نے چونک کر پوچھا

"جی ہاں سر اس کی ایک ہی صورت ہے کہ فضا میں اگر [illegible] گیس [illegible] جائے۔ اس گیس کی موجودگی میں اگر آپریشن شروع ہو گیا تو ہمارا کنٹرول

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"ایریل فوراً ٹھیک ہو جائے گا" ——— ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا

"اور پھر تم ضرور چیک کر رہے ہو۔ اب جا رہا ہوں۔ اس لوگوں کے [illegible] مجھے فوراً رپورٹ کریں" ——— سیٹھ نے کہا اور پیچھے ہوٹل کی طرف [illegible] ڈاکٹر براؤن انہیں چھوڑنے کے لئے ان کے ساتھ ہی چل دیا۔

ان کے جانے کے بعد ٹیلی نے ایک آدمی کو گیس جار لانے کا حکم دیا [illegible] کی مدت کے بعد گیس جار مہیا کر دیا گیا

ٹیلی نے جار کا منہ کی بوتل کے منہ سے لگایا اور [illegible] کر جار کو [illegible] توڑ دی بوتل کے ساتھ دبا دیا۔ گیس جار سے [illegible] کو معلوم تھا کہ یہ گیس انتہائی زود اثر ہے اور دو آدمیوں کو [illegible] آدھا سلنڈر ہی کافی ہے۔ مگر وہ مائیکر کی صلاحیتوں سے مرعوب ہو گیا [illegible] اس نے جار اس وقت تک بوتل سے علیحدہ نہیں کیا۔ جب تک جار میں تمام گیس [illegible] میں داخل نہیں ہو گئی۔ جار علیحدہ کر کے اس نے ایک لمحے [illegible] بغور انہیں دیکھا اور اطمینان کی ایک طویل سانس لے کر سیدھا ہو گیا [illegible] آکسیجن ٹینک کا ڈھکن [illegible] ایک طرف ہٹ گیا۔ چند منٹ بعد [illegible] ہوئی

"ان دونوں کو نکال کر ڈارک روم میں لے چلو۔ [illegible] میں دیکھتا ہوں [illegible] ہوش آتے" ——— ٹیلی نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا اور پھر [illegible] میں داخل ہوئے۔ انہوں نے ان دونوں کو [illegible] اور پھر ٹیلی کے پیچھے ہوتے ڈارک روم میں پہنچ گئے۔

ڈارک روم ایک خاصا کشادہ کمرہ تھا [illegible] اذیت رسانی کے [illegible] آلات لگے تھے۔ ٹیلی کے حکم پر ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ ستونوں کے ساتھ

جکڑ دیا گیا۔

"تم چار آدمی شین گنیں لے کر [illegible] کونوں میں پھیل جاؤ"

ٹیلی نے ان میں سے چار آدمیوں کو حکم دیا اور ان چاروں نے فوری طور پر حکم کی تعمیل کی۔ اب ٹیلی کے پاس دو آدمی باقی رہ گئے تھے۔ ٹیلی ایک الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری میں سے سبز رنگ کی ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور پھر اس نے اس کا ڈھکن کھول کر باری باری مائیکر اور جولیا کی ناک سے لگا دیا۔

چند منٹ تک ایسا کرنے کے بعد اس نے شیشی کا منہ بند کیا اور اسے ساتھ کھڑے آدمی کے ہاتھ میں دے دیا

شیشی ہٹائے چند ہی منٹ گزرے تھے کہ مائیکر اور جولیا دونوں کو ہوش آ گیا [illegible] تک تو وہ دونوں خالی خالی نظروں سے سامنے دیکھتے رہے پھر آہستہ آہستہ ان کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا۔ مائیکر نے بے اختیار [illegible] ادھر ادھر دیکھا تو [illegible] کے ستونوں سے بندھا پایا [illegible] نکل گئی

"اب تم میری بات سنو" ——— ٹیلی نے [illegible] سخت لہجے میں مائیکر سے مخاطب ہو کر کہا

"کیا بات ہے" ——— مائیکر نے بے حد مطمئن لہجے میں جواب دیا

"تم اپنے متعلق [illegible] سب کچھ تفصیل سے بتا دو تو تمہاری جان شاید بچ جائے [illegible] ورنہ میں نے تم سے زبردستی سب کچھ اگلوانے کا فیصلہ کر لیا ہے [illegible] اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ [illegible] اذیت سے بچاؤ" ——— ٹیلی نے اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا

"شکریہ ——— تمہارے مشورے کا بے حد شکریہ۔ میرا نام [illegible] ہے اور میں [illegible] سیٹھ صاحب کو مجھ پر کیوں شک ہو گیا ہے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

باقی رہی کمرے میں لٹانے والی بات تو میں اس لڑکی کو بربریت کا شکار ہوتا دیکھ
برداشت نہ کر سکا۔ اس لیے الجھ پڑا۔ یہ ہے اصل بات۔ اگر تم اس پر یقین کرنا
چاہتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ دوسری صورت میں جو تمہاری مرضی آئے کر لو" ——— ٹائیگر نے [illegible]
اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے سیدھی انگلی سے گھی نہیں نکلے گا" ——— فلیپ نے [illegible]
میں جواب دیا اور ساتھ کھڑے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے ترکیب نمبر چار استعمال کرو" ———

دوسرا آدمی اس کا حکم سنتے ہی تیزی سے مڑا اور پھر [illegible] الماری کھول [illegible]
ایک خنجر اور ایک چھوٹی سی شیشی اٹھائی اور فلیپ کے ہاتھ [illegible]
نے اطمینان سے خنجر ہاتھ میں تھام لیا۔ ایک لمحے تک [illegible]
[illegible] پھیر کر ٹائیگر کو دیکھتا رہا۔ اور پھر قدم اٹھا کر ٹائیگر کے قریب
[illegible] اطمینان سے ٹائیگر کے بازو سے قمیض ایک جھٹکے سے پھاڑ دی۔ اور اس کے
بعد اس نے خنجر کی نوک ٹائیگر کے بازو میں گھسیڑ دی۔ ٹائیگر نے دانت بھینچ لیے
فلیپ نے خنجر باہر نکالا تو خون کی [illegible] زخم سے [illegible] نکل آئی۔ فلیپ نے [illegible]
کے چند قطرے اٹھائے۔ ایک لمحے تک انہیں دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ان قطروں
ٹائیگر کے منہ پر جھٹک دیا۔ اس نے اطمینان سے [illegible] تھا کہ وہ [illegible]
میں بےحد دلچسپی لے رہا تھا۔

خنجر اس نے اپنے آدمی کے ہاتھ میں پکڑا دیا اور پھر اس سے وہ چھوٹی سی شیشی
لے کر اس کا ڈھکن کھولا اور مسکراتی ہوئی نظروں سے ایک بار ٹائیگر کی طرف دیکھ
شیشی میں موجود سیاہ رنگ کے سیال کے چند قطرے ٹائیگر کے زخم پر انڈیل دیے
سیاہ رنگ کے سیال کے زخم پر پڑتے ہی وہاں سے دھواں سا اٹھنے لگا۔

ٹائیگر کے منہ سے بے اختیار سسکی سی نکل گئی۔ اب فلیپ ایک طرف اطمینان سے کھڑا
ہوا ٹائیگر کو دیکھ رہا تھا۔ جولیا کی نظریں بھی ٹائیگر پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ [illegible]
ٹائیگر سے کوئی تعلق نہیں تھا کیونکہ وہ اس کی اصلیت کو نہیں جانتی تھی مگر [illegible]
اس نوجوان سے ہمدردی ضرور تھی۔ اس نوجوان نے عین وقت پر پہنچ کر اسے ذلیل ہونے
سے بچا لیا تھا۔ ایک لحاظ سے جولیا کی زندگی اس نوجوان کی مرہون منت تھی [illegible]
اپنے دل میں اٹل فیصلہ کر چکی تھی کہ اگر فلیپ نے اسے بے آبرو کرنا چاہا تو وہ [illegible]
اس سے پہلے [illegible] خودکشی کر لے گی مگر ہمدردی کے باوجود اس
نوجوان کی عملی طور پر مدد کرنے سے قاصر تھی۔ وہ خود بے بس ہوئی کھڑی تھی۔

سیاہ سیال کے زخم پر پڑتے ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں آگ [illegible]
لگ گئی ہو [illegible]

خون کی روانی [illegible] تیز سے تیز تر ہوتی چلی جا رہی تھی اور ٹائیگر کے پورے جسم
میں شدید ترین اینٹھن ہو رہی تھی۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے اس
کے دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی۔ ٹائیگر کا چہرہ خون کی تیزی کی وجہ سے
[illegible] ہوتا چلا جا رہا تھا۔ آنکھیں جیسے پھٹنے کے قریب تھیں۔
ٹائیگر کا حال برا تھا۔ وہ زور سے [illegible] محسوس ہو
رہا تھا۔ وہ ایک انتہائی عذاب میں مبتلا تھا اور اب وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔ اس
کے جسم کا [illegible] تیزی سے پھول [illegible] رہا تھا۔ مگر ٹائیگر اب تک تو اپنی بے پناہ قوت
ارادی سے یہ سب کچھ برداشت کیے جا رہا تھا۔ مگر اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ چند
لمحے بعد اس عذاب کو مزید برداشت کرنے سے قاصر ہو جائے گا۔ اس کا گلا خشک ہو
کر کانٹا سا گیا تھا۔ اور پیاس کی طلب اب جان لیوا ہوتی جا رہی تھی۔

فلیپ ایک طرف کھڑا بڑے اطمینان سے یہ سب دیکھ رہا تھا ٹائیگر کی حالت [illegible]

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

حالت دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ ٹائیگر کی بے پناہ قوت ارادی کا دل سے قائل ہو گیا تھا۔ بڑے سے بڑا جی دار شخص بھی اس کے ری ایکشن کو چند لمحوں سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"نوجوان اب بھی وقت ہے سب کچھ بتلانے کا۔ فیصلہ کر لو ورنہ تمہارا دل چند لمحوں بعد پھٹ جائے گا" ــــــ فلپ نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا لیکن ٹائیگر خاموش تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اس کا حلق اس حد تک خشک ہو گیا ہے کہ وہ اب بات کرنے کے بھی قابل نہیں رہا۔

اب ٹائیگر کے دماغ میں آندھیاں سی چلنے لگیں اور اسے محسوس ہو گیا کہ چند لمحوں بعد واقعی وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر اچانک اس کے سینے کی [illegible] ہو گئی اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور جیسے چیخوں کا تانتا بندھ گیا۔ ٹائیگر کے منہ سے نکلنے والی چیخیں اتنی کربناک تھیں کہ جولیا کو پسینہ آ گیا۔ اب ٹائیگر کے حلق سے لاشعوری طور پر چیخیں نکل رہی تھیں۔ اس کی آنکھیں واضح طور پر باہر نکل آئی تھیں اور چہرے کا گوشت ہر جگہ سے پھڑک رہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے ٹائیگر کا جسم کسی ہوا بھرے غبارے کی طرح پھٹ جائے گا۔

جولیا اتنی اذیت برداشت نہ کر سکی چنانچہ وہ چیخ اٹھی۔

"کمینے کتے۔ اسے بچا لو۔ ایک انسان تمہارے سامنے مر رہا ہے اور تم کھڑے مسکرا رہے ہو۔ بچا لو اسے۔ میں اس کی موت برداشت نہیں کر سکتی" ــــــ

"تو پھر اگر تم برداشت نہیں کر سکتیں تو نہ کرو۔ اپنی آنکھیں بند کر لو اور تم بھی اس اذیت سے گزرنے کی تیاری کر لو۔ ابھی چند لمحوں بعد یہ سب کچھ تمہارے ساتھ بھی ہونے والا ہے" ــــــ فلپ نے بڑے قہر آلود لہجے میں جواب دیا۔

"نوجوان اگر تم سب کچھ بتلانے کا فیصلہ کر لو تو [illegible] تمہیں بچا لوں گا" ــــــ فلپ نے اس بار ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ مگر دوسرے لمحے فلپ کے ساتھ ساتھ جولیا بھی حیرت سے چونک اٹھی جب اس نے ٹائیگر کو سر اثبات کی بجائے نفی میں ہلاتے دیکھا۔ فلپ کی آنکھوں میں غصے اور شکست کے تاثرات ابھر آئے۔ ادھر جولیا اس نوجوان کی جیالی اور اولوالعزمی کی بری طرح قائل ہو گئی۔

فلپ نے جب ٹائیگر کو نفی میں سر ہلاتے دیکھا تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے ٹائیگر کے زخموں پر زور زور سے چھڑیاں مارنی شروع کر دیں۔ اس کی ہلکی ضربیں لگتے ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی بلند مقام سے نیچے گر رہا ہو۔ اس کے کانوں میں [illegible] شروع ہو گیا تھا۔ شاید یہ فلپ کے منہ سے نکلنے والے [illegible] الفاظ کا اثر تھا۔ فلپ تقریباً دو منٹ تک ٹائیگر کے زخم پر چھڑیاں مارتا رہا اور ٹائیگر کی حالت تیزی سے معمول پر آ گئی۔ جب فلپ نے چھڑیاں مارنا بند کیں تو ٹائیگر ری ایکشن کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی تھی۔

"میں نے تمہاری بات مان کر اس کی زندگی بچا لی ہے۔ اگر میں چھڑیاں اور نہ مارتا تو یہ شخص اب تک مر چکا ہوتا" ــــــ فلپ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پھر اب تم کیا چاہتے ہو" ــــــ جولیا نے سپاٹ لہجے میں پوچھا

"بہتر تو یہ ہے کہ تم اب سب کچھ بتلا دو۔ ورنہ یہی عمل اب تم پر دہرایا جائے گا اور یقین رکھو کہ میں تمہیں نہیں بچاؤں گا" ــــــ فلپ نے اس بار جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی۔ اچانک بلیک روم کا دروازہ کھلا اور ایک مسلح آدمی دوڑتا ہوا اندر آ گیا۔

"سر! باس آپ کو فوری طور پر طلب کر رہے ہیں۔ انہوں نے آپریشن روم کی ہیلی کاپٹر دیکھا ہے ——— اس نوجوان نے تیز لہجے میں فلیپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیلی کاپٹر ——— فلیپ چونک پڑا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے جولیا اور اس کی طرف دیکھا اور پھر انہیں رسیوں سے بندھا دیکھ کر شاید مطمئن ہو گیا۔ اس نے مسلح آدمیوں کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

دو آدمی جو اس کے قریب موجود تھے وہ بھی اس کے ساتھ باہر نکل گئے ان کے باہر جانے کے بعد اب کمرے میں صرف چار مسلح آدمی باقی رہ گئے تھے ابھی انہیں گئے چند ہی لمحے گزرے تھے کہ ٹائیگر کو ہوش آ گیا۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر ادھر ادھر دیکھا۔ جب اس کی نظریں جولیا سے ٹکرائیں تو وہ دھیرے سے مسکرا دیا۔ دوسرے لمحے اس نے اپنی آنکھیں مخصوص انداز میں جھپکیں اور جولیا کو بے اختیار ہنسی آ گئی کوڈ تھا۔ اور ٹائیگر اسی کوڈ میں بات کر رہا تھا یہ محسوس کرتے ہی اس نے بھی مخصوص انداز میں آنکھیں جھپکیں۔ دراصل وہ ٹائیگر کو بتلانا چاہتی تھی کہ وہ کوڈ سمجھتی ہے۔

ٹائیگر نے اب باقاعدہ بات چیت شروع کر دی اور چند لمحوں بعد جولیا اس کا مطلب سمجھ گئی۔ اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کی تجویز کی تائید کی اور پھر گردن موڑ کر ایک کونے میں کھڑے مسلح آدمی کو مخاطب کر لیا۔

"میری بات سنو۔ مجھے شدید پیاس لگی ہے۔ کیا تم انسانیت کے نام پر ایک گلاس

پانی پلا سکتے ہو ——— جولیا نے بڑے درد بھرے لہجے میں اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس کے حکم کے بغیر میں تمہیں پانی نہیں دے سکتا ——— اس آدمی نے چند لمحے سوچنے کے بعد جواب دیا۔

"میں نے انسانیت کے نام پر اپیل کی تھی اب تمہارا باس موجود نہیں ہے ———" جولیا نے پہلے سے بھی زیادہ ملائم لہجے میں کہا۔

اور پھر جانے کیا سوچ کر اس آدمی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن دیوار کے ساتھ لگائی اور پھر خود دروازے سے باہر نکل گیا۔ وہاں پر موجود باقی تینوں افراد خاموشی سے کھڑے تھے۔ انہوں نے اس معاملے میں قطعاً کوئی دخل نہیں دیا۔

جب جولیا اس آدمی سے بات چیت میں مصروف تھی تو ٹائیگر کی انگلیاں نامعلوم انداز میں حرکت کر رہی تھیں۔ اس نے جولیا کو آنکھوں ہی آنکھوں میں یہ پیغام دیا تھا کہ وہ سامنے کھڑے ہوئے آدمی کو باتوں میں الجھائے رکھے کیونکہ اس انداز میں وہ بندھا ہوا تھا اس کی انگلیوں کی حرکت سامنے کھڑے ہوئے آدمی کو نہیں نظر آ سکتی تھی جولیا نے بھی جس انداز میں اسے باتوں میں لگایا تھا جو وہ اسے کمرے سے ہی باہر بھیجنے میں کامیاب ہو گئی اس کے باہر جاتے ہی ٹائیگر نے اپنا عمل تیز کر دیا۔ اس کے دونوں ہاتھ ایک مخصوص انداز میں بڑی تیزی سے رسیاں کاٹنے میں مصروف تھے اور پھر چند لمحوں میں اس نے اپنے ہاتھ آزاد کرا لئے۔

ہاتھ آزاد ہوتے ہی اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ موقع محل کے لحاظ سے وہ اس وقت بہترین پوزیشن میں تھا۔ کمرے میں موجود تینوں افراد اس پوزیشن میں تھے کہ انہیں فوری چیک نہیں کیا جا سکتا تھا اور پھر سب سے بہتر صورت اس وقت یہ تھی کہ اس وقت ایک مشین گن دیوار کے ساتھ پڑی ہوئی تھی۔ اب مسئلہ صرف تھا تو یہ کہ ان میں سے کوئی بھی نہ

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

کر رہا تھا۔

ٹائیگر نے چند لمحے سوچنے کے بعد آخر کار اس کے لئے بھی ایک ترکیب سوچ ہی لی اور اچانک وہ اس انداز میں پیچھے کھسک گیا جیسے اس کے ہاتھوں کی رسیاں اچانک ڈھیلی ہو گئی ہوں اور وہ ہمہ تن ہونے کی وجہ سے وہ پیچھے ڈھلک گیا ہو۔ پیچھے ڈھلکتے ہی اس کے ہاتھوں نے بڑی پھرتی سے رسیاں کاٹنی شروع کر دیں۔

اسی لمحے سامنے کھڑا ہوا آدمی تیزی سے ٹائیگر کی طرف بڑھا

"تمہیں کیا ہو گیا ہے ——" اس نے حیرت سے کہا مگر ٹائیگر نے … رسیاں … بڑھائی تھیں۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی صورت حال کو سمجھتا ٹائیگر اپنی جگہ سے اچھلا اور اس آدمی کو وہ ٹکر رسید کی کہ وہ چلا گیا۔

نیچے گرتے ہی اس نے ایک … دبوچ لیا اور وہ اس اسٹین گن تک پہنچ گیا جو دیوار کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ اس سے پہلے کہ پیچھے کھڑا ہوا آدمی سنبھلتا یا باقی دو آدمی اپنی مشین گنوں کو سیدھا کرتے، ٹائیگر مشین گن سیدھی کر چکا تھا۔ اس نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ٹریگر دبا دیا اور چند لمحوں بعد تینوں افراد فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ اسی وقت دروازہ کھلا اور چوتھا آدمی ہاتھ میں شراب کی ایک بوتل پکڑے اندر داخل ہوا اور داخل ہوتے ہی موت نے اسے جھپٹ لیا کیونکہ ٹائیگر اسی کے انتظار میں تھا۔

چاروں آدمیوں کے ختم ہوتے ہی ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے چند لمحوں میں جولیا کو رسیوں کی بندش سے آزاد کر دیا۔

آزاد ہوتے ہی جولیا نے بھی ایک مشین گن اٹھا لی۔

"میرے پیچھے چلے آؤ ——" ٹائیگر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور خود مشین گن سنبھالے دروازے پر پہنچ گیا۔

اس نے دروازہ کھول کر بڑی احتیاط سے باہر جھانکا۔ راہداری سنسان پڑی

ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ اچھل کر کمرے سے باہر آ گیا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے راہداری میں نکل آئی۔

ٹائیگر اور جولیا خاموشی سے راہداری میں چلتے ہوئے ہال کمرے تک پہنچ گئے۔ ہال کمرہ اس وقت خالی پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے فی الحال یہی سوچا تھا کہ کسی طرح وہ اس وقت اس اڈے سے باہر نکل جائے۔ باہر نکلتے ہی وہ عمران سے رابطہ کر کے باقاعدہ اڈے پر حملہ کر کے تباہ کر سکتا تھا۔ اس وقت وہ صرف دو تھے اور مجرم … اڈے میں … بنایا ہوا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ مجرموں کی کثیر تعداد یہاں موجود ہو گی۔

ہال کمرے میں اس وقت کوئی آدمی موجود نہیں تھا اس لئے وہ دونوں خاموشی سے چلتے ہوئے دروازے تک پہنچ گئے۔

ٹائیگر نے آہستہ سے دروازے پر دستک دی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ باہر دو آدمی موجود ہوں گے۔ اس لئے دروازہ کھلتے ہی اس نے مشین گن کا فائر کھول دیا۔ اور وہ دونوں آدمی ایک لمحے میں موت کی آغوش میں پہنچ گئے۔ اس کے بعد ٹائیگر اور جولیا تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

اب وہ … کے کمرے تک پہنچ چکے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ یہاں سے باہر نکلنے کے لئے کسی لفٹ کا سسٹم ہے۔ اور اس سسٹم کے متعلق ابھی وہ دونوں … سے کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔ اس لئے وہ پریشان نظروں سے کمرے کا جائزہ لے رہے تھے کہ اچانک کمرے میں سنسناہٹ کی تیز آواز گونجنے لگی۔ اور پھر وہ دونوں یہ دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑے کہ چھت کا ایک حصہ تیزی سے نیچے آتا چلا جا رہا تھا۔ اور … ظاہر تھا کہ اب وہ دونوں بری طرح پھنس چکے تھے۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

فلیپ تیزی سے ڈاکٹر براؤن کے پاس پہنچ گیا

"کیا ہوا ڈاکٹر" ——— فلیپ نے تیز لہجے میں کہا۔

"فلیپ اس ہیلی کاپٹر کو دیکھو" ——— ڈاکٹر براؤن نے سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ سکرین پر ایک [illegible] ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا صاف آ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں دو آدمی سوار تھے۔ ان میں سے ایک آنکھوں سے دوربین لگائے فضا کو جانچ رہا تھا۔

"اس ہیلی کاپٹر میں کیا خاص بات ہے ڈاکٹر۔ یہ دوسرا [illegible] سے ہو سکتے کہ کسی سرکاری مشن پر اڑا ہو" ——— فلیپ نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"ہو تو سکتا ہے مگر تم یہ سن کر یقیناً حیرت سے اچھل پڑو گے کہ یہ ہیلی کاپٹر فری لیس کر رہا ہے" ——— ڈاکٹر براؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فری لیس کر رہا ہے وہ کیسے۔ آپ نے یہ کیسے اندازہ لگایا۔ ہوا سے وہ بھلا کیسے فری لیس کرے گا" ——— فلیپ واقعی حیرت زدہ تھا۔

"فلیپ تم دیکھ رہے ہو کہ اس وقت آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ گو یہ بادل قدرتی ہیں۔ ہمارے پیدا کردہ نہیں ہیں لیکن اگر یہ ہمارے پیدا کردہ ہوتے تو اب تک ہمارا [illegible] فری لیس ہو چکا ہوتا۔ مگر جب میں نے اس ہیلی کاپٹر کو دیکھا تو میرے ذہن

میں شک پڑا۔ چنانچہ میں نے چیک کیا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ فضا میں ایک گیس [illegible] کی طرح گیس پھیلی ہوئی ہے۔ اس گیس کی موجودگی میں ہمارا ایریل فری لیس ہو جاتا اور جب ایریل فری لیس ہو جاتا تو ظاہر ہے اوہ بھی انہیں معلوم ہو جاتا" ——— ڈاکٹر براؤن نے تفصیل سے فلیپ کو بتایا۔

"اوہ! یہ بات ہے تو آپ اب تک کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں۔ فوراً اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ کریں" ——— فلیپ نے پریشان لہجے میں کہا۔

"میں نے اسی لئے تمہیں بلایا ہے کہ فوراً جا کر اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ کرو۔ اول تو کوشش کرو کہ کسی طرح یہ دونوں بچنے نہ پائیں۔ اگر بالفرض محال یہ بچ جائیں تو پھر اپنے آدمی بھیج کر انہیں پکڑوا کر یہاں لے آؤ" ——— ڈاکٹر براؤن نے کہا۔

"او کے" ——— فلیپ نے جواب دیا اور پھر تیزی سے اس کمرے سے نکل گیا۔ ڈاکٹر براؤن کی نظریں مسلسل سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ بغور ہیلی کاپٹر کو دیکھ رہا

چند لمحوں بعد اچانک اس نے دیکھا کہ ایک راکٹ تیزی سے فضا میں بلند ہوا اور ہیلی کاپٹر کے دل میں جا لگا اور ڈاکٹر براؤن کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ ہیلی کاپٹر چکر کھانے لگا۔ اور پھر اسے ہیلی کاپٹر میں موجود دونوں آدمیوں کے چہروں پر شدید پریشانی کے آثار نظر آئے۔ ہیلی کاپٹر اب بے قابو ہو کر زمین کی طرف گرنا شروع ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر براؤن اب اس انتظار میں تھا کہ کب ہیلی کاپٹر کے ٹکڑے ہوا میں اڑتے ہیں۔

ہیلی کاپٹر تیزی سے زمین کی طرف جھکتا چلا آ رہا تھا۔ اور پھر اس نے دیکھا کہ وہ دونوں آدمی ہیلی کاپٹر سے نیچے کود گئے تھے۔ مگر وہ ان کی جرات دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ دونوں آدمی بغیر پیراشوٹ کے کودے تھے۔ اور ان دونوں کے نیچے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

کودتے ہی بیل کا پنجرہ بھی درست ہو گیا تھا۔

ڈاکٹر ہوراون نے مسکراتے ہوئے مشین بند کر دی۔ اور فیلپ کا انتظار کرنے لگا کہ وہ ان کے متعلق کیا رپورٹ لے کر آتے۔

عمران اور جیک زیرو دونوں اکٹھے ہی کودے تھے۔ گو بیل کافی اونچے اچکا تھا مگر اس کے باوجود بلندی خاصی تھی اور پھر چونکہ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے اس لئے نیچے اندھیرا ہی تھا۔

وہ دونوں سر کے بل نیچے گرتے چلے گئے۔ ان دونوں نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں کیونکہ انہیں اپنا انجام انہیں صاف نظر آرہا تھا اور پھر چند لمحوں بعد ایک زوردار دھماکے سے نیچے گرے اور پھر وہ اور نیچے گرتے چلے گئے۔

نیچے اور نیچے۔ دراصل وہ دونوں کسی کوٹھی کے کمپاؤنڈ میں موجود سوئمنگ پول میں گرے تھے اور یہ ان دونوں کی خوش قسمتی تھی۔

سوئمنگ پول کی سطح سے ٹکرانے کے بعد وہ دونوں تیزی سے دوبارہ پانی کی سطح پر ابھرے اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ سوئمنگ پول سے باہر آنے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر اس سے پہلے کہ ان کے ہوش و حواس پوری طرح واپس آتے۔ اچانک ان دونوں کے سروں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ ضرب اتنی زوردار تھی کہ وہ دونوں

پہلی ہی ضرب میں ڈھیر ہو گئے۔

- اچھی طرح چیک کر لو کہ یہ بے ہوش ہو گئے ہیں یا نہیں ۔۔۔۔ ان کے گرتے ہی ایک کرخت آواز گونجی۔ اور پھر چار پانچ آدمی ان کے گرد اکٹھے ہو گئے ان میں سے دو نے ان کی نبضیں چیک کیں۔

- ہاں یہ دونوں بے ہوش ہیں ۔۔۔۔ انہوں نے کہا۔

- ٹھیک ہے انہیں اٹھا کر لے چلو۔ ویسے یہ دونوں دنیا کے خوش قسمت ترین انسان ہیں جو فضا سے سوئمنگ پول میں آگرے ہیں۔ ورنہ اگر چند گز ادھر گرتے تو اب ہم ان کی ہڈیاں اکٹھی کر رہے ہوتے ۔۔۔۔ اس نے اپنے آدمیوں سے کہا۔ اور پھر دو آدمیوں نے آگے بڑھ کر عمران اور جیک زیرو کو اٹھایا اور آگے بڑھ گئے

وہ تیزی سے چلتے ہوئے اس کوٹھی سے باہر نکل گئے اور پھر تھوڑی دور ہی ایک دوسری کوٹھی کے گیٹ میں داخل ہو گئے۔ پھر نیم کی شکل والے برآمدے کے سامنے جا کر وہ رک گئے سب سے آگے موجود آدمی نے جھک کر دیوار کی جڑ میں ایک چھپا ہوا بٹن دبایا اور دوسرے لمحے دیوار اوپر اٹھتی چلی گئی اور وہ سب اندر داخل ہو گئے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی۔ ان کی تعداد پانچ تھی اور سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑی ہوئی تھیں۔

وہ سب کمرے کے درمیان آکر رک گئے۔ ان میں سے ایک نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا بکس نکالا اور پھر اس کی ڈگ ڈگی سی دبا کے اس کے اس کو بند کیا اور پھر اسے دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

بٹن دبتے ہی فرش کا درمیانی حصہ جس پر وہ موجود تھا ایک تیز سنسناہٹ کی آواز پیدا کرتا ہوا لفٹ کی طرح نیچے اترنے لگا۔

اور پھر چند لمحوں بعد لفٹ بند ہو گئی۔ اب وہ ایک اور کمرے میں تھے مگر نیچے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

اسی لمحے ان کی نظریں دروازے پر پڑی ہوئی دو لاشوں پر پڑیں اور وہ اچھل پڑے اور پھر انہیں کمرے میں موجود ٹائیگر اور جولیا بھی نظر آ گئے۔

جولیا اور ٹائیگر کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنوں کا رخ ان آدمیوں کی طرف تھا۔

"خبردار اگر کسی نے حرکت کی تو ابھی بھون دوں گا۔ ہتھیار پھینک دو" ٹائیگر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور پھر ان آدمیوں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں پھینک دیں۔

"ان آدمیوں کو بھی نیچے اتارو" ——— ٹائیگر نے دوسرا حکم دیا۔ اور پھر ان آدمیوں نے جنہوں نے عمران اور بلیک زیرو کو اٹھایا ہوا تھا۔ انہیں نیچے رکھنے کی بجائے بڑی پھرتی سے ان دونوں پر پھینک دیا۔ ان دونوں نے بچنے کی کوشش کی مگر بے سود وہ دونوں ٹکرا کر نیچے گر پڑے۔ اور اسی لمحے ان آدمیوں نے انہیں دبوچ لیا۔ اور چند ہی لمحوں میں وہ قابو ہو چکے تھے اور مشین گنیں ان کے ہاتھوں میں تھیں۔

"چلو، خبردار اگر کسی نے حرکت کی تو ہم معاف نہیں کریں گے" ——— ان کے انچارج نے کہا۔ اور پھر اس کے اشارے پر عمران اور بلیک زیرو کو دوبارہ کاندھے پر لاد لیا گیا۔

اور پھر وہ سب کمرے سے دوبارہ بلیک روم میں پہنچ گئے۔ بلیک روم میں فلیپ غصے اور جوش کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے سے لال بھبھوکا ہو رہا تھا۔

بلیک روم میں چار لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

جیسے ہی وہ بلیک روم میں داخل ہوئے۔ فلیپ نے چونک کر ان کی طرف دیکھا اور

جیسے ہی اس کی نظریں جولیا اور ٹائیگر پر پڑیں اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"یہ کہاں سے ملے" ——— فلیپ نے اپنے آدمیوں سے پوچھا۔

"باس یہ دونوں آؤٹ روم میں موجود تھے بڑی مشکل سے قابو میں آئے ہیں" ——— انچارج نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا یہ دونوں بھاگ گئے ہیں" ——— فلیپ نے ان کے کندھوں پر لدے ہوئے عمران اور بلیک زیرو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ کلوروفارم سے ساتھ والے [illegible] کے دروازے میں گرے تھے اب یہ بے ہوش ہیں" ——— انچارج نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ان چاروں کو ابھی طرح باندھ دو۔ اور خیال رکھنا پہلے بھی رسیاں کھول کر بھاگ گئے تھے۔ اس بار اس طرح باندھو کہ یہ حرکت بھی نہ کر سکیں" ——— فلیپ نے کہا اور پھر چند ہی لمحوں بعد ٹائیگر اور جولیا دوبارہ [illegible] باندھ دیئے گئے اور پھر انہوں نے عمران اور بلیک زیرو کو بھی دو کرسیوں سے [illegible] باندھ دیا۔

اور جب جولیا [illegible] دونوں کی نظریں عمران پر پڑیں تو وہ بری طرح چونک [illegible] وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ ان بے ہوش انسانوں میں سے ایک عمران ہو گا۔ [illegible] کی رسیاں بھی انہی حالات میں کھول کر عمران کو ان کے ہاتھوں سے چھڑا [illegible] اب ان کے لئے ناممکن تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم ان سب کی نگرانی کرو۔ میں ابھی آ رہا ہوں۔ اور دیکھو اگر [illegible] ایک بھی نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تو میں تم سب کو شوٹ کر دوں گا" یہ کہہ کر فلیپ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہ [illegible] موجود افراد کی [illegible] ان کو دینا چاہتا تھا۔ مگر [illegible] روم میں جا کر اسے معلوم ہوا

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

کہ ڈاکٹر ڈرائنگ روم میں ہے جہاں چند مقامی افراد ان سے ملنے آئے ہیں۔

فلیپر اسی لمحے واپس مڑا اور تیزی سے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ڈاکٹر براؤن سے کون لوگ ملنے آئے ہوں گے۔

ڈرائنگ روم کے قریب پہنچ کر وہ ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ اسے ڈرائنگ روم کے دروازے پر ایک کارڈ پڑا ہوا نظر آ گیا تھا۔ اس نے بڑی احتیاط سے وہ کارڈ اٹھایا اور پھر جیسے ہی اس کی نظر کارڈ پر لکھی ہوئی عبارت پر پڑی وہ بری طرح چونک پڑا۔

کارڈ مقامی سیکرٹ سروس کا تھا اور اس پر سیکرٹ سروس کا … تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ کارڈ ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے کسی آدمی کی جیب سے گرا ہوگا۔ اس کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ رینگ آئی۔ وہ تیزی سے مڑا اور اس نے قریب کے کمرے سے انٹرکام کا بٹن دبایا اور تیزی سے اپنے آدمیوں کو احکامات جاری کرنے شروع کر دیئے۔ احکامات جاری کرنے کے بعد اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور وہ دوبارہ ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

جیسے ہی وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا، اس نے دیکھا کہ تین نوجوان کرسیوں پر بیٹھے ہیں اور ڈاکٹر براؤن سے باتوں میں مصروف ہیں۔ ان سب نے فلیپر کو چونک کر دیکھا۔

"آؤ جارج! ان سے ملو۔ مقامی وزارت داخلہ کے آفیسر ہیں اور غیر ملکیوں کے مسائل کا جائزہ لینے کی غرض سے دورے کر رہے ہیں" ——— ڈاکٹر براؤن نے فلیپر سے ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر فلیپر کا نام تبدیل کر دیا تھا۔

"اور یہ جارج ہیں میرے پرسنل پارٹنر" ——— ڈاکٹر براؤن نے کہا۔

اور پھر ان سب سے ہاتھ ملا کر فلیپر ڈاکٹر براؤن کے قریب ہی بیٹھ گیا۔

"اس دورے سے آپ کا کیا مقصد ہے" ——— فلیپر نے بیٹھتے ہی پوچھا۔

ظاہر ہے وہ تینوں صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی تھے اور وہ عمران کی ہدایات پر غیر ملکیوں کو چیک کرنے کی مہم پر نکلے ہوئے تھے۔ چنانچہ صفدر نے اسے جواب دیا۔

"مسٹر جارج! ہماری حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس ملک میں آنے والے غیر ملکیوں کو کسی قسم کی شکایت نہ ہو۔ غیر ملکیوں کو یہاں جو بھی مسائل پیش آئیں گے، ہم اپنی رپورٹ میں ان کا ذکر کریں گے اور حکومت ان کو حل کرنے کے لئے اقدامات کرے گی" ——— صفدر نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ گویا غیر ملکیوں کے مسائل حل کرنے کے لئے حکومت نے خصوصی طور پر … کی خدمات لی ہیں" ——— فلیپر نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور اس کی بات سنتے ہی صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی نے تو چونکنا ہی تھا۔ ڈاکٹر براؤن بھی بری طرح چونک پڑا۔

"کیا مطلب" ——— کیپٹن شکیل نے چہرے پر شدید حیرت لاتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ" ——— فلیپر نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے دروازے پر ہاتھ مارا اور ڈرائنگ روم کے دونوں دروازوں سے تقریباً دس افراد ہاتھوں میں مشین گنیں لئے داخل ہو گئے اور انہوں نے ان تینوں کے سینوں پر مشین گنوں کی نالیاں لگا دیں۔

"خبردار اگر حرکت کی تو بھون کر رکھ دوں گا" ——— فلیپر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور وہ تینوں حیرت سے بت بنے رہ گئے۔ دراصل یہ سچویشن ہی اچانک کچھ اس طرح پیدا ہو گئی تھی کہ وہ کچھ بھی نہ کر سکے تھے۔

اور پھر فلیپر نے ان کی جیبوں سے ریوالور بھی نکال لئے۔

"انہیں ڈرائنگ روم سے لے چلو اور اچھی طرح باندھ دو" ——— فلیپر نے اپنے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

آدمیوں کو کہا اور اس کے آدمی ان تینوں کو لے کر ڈرائنگ روم سے باہر چلے گئے۔

"آخر تمہیں یہ کیسے پتہ چلا کہ یہ سیکرٹ سروس کے آدمی ہیں" ــــ ڈاکٹر براؤن نے بڑے حیرت زدہ لہجے میں فلیپر سے پوچھا اور فلیپر نے جیب سے کارڈ نکال کر ڈاکٹر براؤن کے ہاتھ میں رکھ دیا۔

"ہونہہ تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے۔ معاملات بے حد سیریس ہو چکے ہیں فوراً مجھے آپریشن شروع کر دینا چاہیے" ــــ ڈاکٹر براؤن نے کچھ سوچتے ہوئے گہری سنجیدگی سے کہا

"ہاں ڈاکٹر آپ فوری طور پر آپریشن شروع کر دیں۔ ابھی [illegible] میں آپ کو رپورٹ دینے آیا تھا کہ ہیلی کاپٹر میں سوار دونوں افراد بھی گرفتار ہو گئے ہیں وہ ساتھ والی کوٹھی کے سوئمنگ پول میں آ گرے تھے۔ اور پھر اس نے جولیا کے فرار اور پھر دوبارہ گرفتاری کا ذکر بھی سنا دیا

"میرے خیال میں یہ سب ایک ہی گروپ ہے۔ ہمیں جلد آپریشن شروع کر کے ان سے نپٹنا چاہیے۔ میں ابھی چیف سے بات کرتا ہوں" ــــ ڈاکٹر نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ فلیپر بھی کچھ سوچتا ہوا اس کے پیچھے چل دیا

سارا جسم [illegible]

دل [illegible]

جب عمران اور بلیک زیرو کو ہوش آیا تو ان کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے ٹائیگر اور جولیا پر پڑیں اور عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑنے لگی، البتہ بلیک زیرو نے اپنے آپ کو مکمل طور پر اجنبی ظاہر کیا۔

"ہیلو جولیا کیا حال ہے اور یہ تمہارے ساتھ کون ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"معلوم نہیں کون ہے۔ بہرحال اب تک تو دوست ہی ثابت ہوا ہے۔ اور تم [illegible] ہو اور تمہارا ساتھی کون ہے" ــــ جولیا نے بلیک زیرو کو دیکھتے ہوئے کہا نجانے اس کے ذہن میں بلیک زیرو کے متعلق کیا کیا شکوک ابھر آئے تھے

"ارے یہ [illegible] ڈاکٹر کا ڈرائیور ہے۔ اور پھر عمران نے ہیلی کاپٹر تباہ ہونے اور اپنے پکڑے جانے کا حال مختصر سنا دیا اور جولیا مطمئن ہو گئی۔

اس سے پہلے کہ اور کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا۔ اور پھر ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ انہوں نے صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی کو ہاتھ اٹھائے اندر آتے دیکھا۔ وہ تینوں بھی عمران اور جولیا کو وہاں دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے۔ ایک لحاظ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس بشمول ایکسٹو ان

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

کے وہاں موجود تھی

ان تینوں کو بے کار کرنے والوں نے ان تینوں کو بھی صفدر وغیرہ کی طرح رسیوں سے باندھ دیا۔ اور خود بھی وہیں پہرے پر کھڑے ہو گئے۔

اب کمرے میں سات آدمی بندھے ہوئے تھے۔ اور ان کے پہرہ دینے والوں کی تعداد سولہ ہو چکی تھی۔

"یار تمہاری افرادی قوت بے شمار ہے۔ کہیں تم ملک چین سے تو تعلق نہیں رکھتے۔ بھلا یہ بھی کوئی تک ہے کہ سات آدمیوں کے لئے سولہ پہرے دار [illegible] ہوتے تب بھی حساب ٹھیک رہتا۔ بھلا سولہ کی کیا تک تھی"—— عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

مگر ان میں سے کسی نے بھی عمران کی بات کا جواب نہ دیا۔ وہ خاموش بت بنے کھڑے رہے۔

تھوڑی دیر بعد فلیپ کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے مسکراتی ہوئی نظروں سے سب کو دیکھا اور پھر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں ڈیئر کیسی رہی"۔

"خبردار اگر تم نے اسے ڈیئر کہا۔ ورنہ یاد رکھنا کہ میں بندھا ہوا ہوں لیکن بندھے ہونے کے باوجود تمہاری زبان کھینچ سکتا ہوں"—— عمران نے انتہائی سخت لہجے میں فلیپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا تو یہ دم خم ہیں۔ مگر یہ تمہاری کیا لگتی ہے"—— فلیپ نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے وہ حیران رہ گیا۔ کیونکہ عمران اس طرح شرمایا تھا جیسے دلہن پہلی رات دولہا کو دیکھ کر شرماتی ہے۔

"باس اس لڑکی کا نام جولیانا ہے۔ اور یہ آدمی اس سے باتیں کر رہا تھا"—— ایک آدمی نے دخل اندازی کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بات ہے۔ اب میں سمجھا۔ اس کا مطلب ہے تم بھی یہاں کی سیکرٹ سروس کی رکن ہو۔ تم نے اپنا نام غلط بتا کر مجھے دھوکہ میں رکھنے کی کوشش کی تھی۔ جولیانا کا نام تو مقامی سیکرٹ ایجنٹ کی حیثیت سے ہماری فائل میں موجود ہے"—— فلیپ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

ابھی وہ بات ہی کر رہا تھا کہ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار ڈاکٹر براؤن اندر داخل ہوا۔

"[illegible] ہوا ہے"—— ڈاکٹر براؤن نے سب کی طرف باری باری دیکھتے ہوئے کہا

"جی ہاں باس۔ ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔ دراصل یہ سب لوگ مقامی سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں۔ [illegible] کے علاوہ باقی تمام سیکرٹ سروس [illegible] ہے"—— فلیپ نے اپنی اہمیت جتلاتے ہوئے کہا۔

[illegible] ڈاکٹر براؤن کی نظریں جب عمران کے چہرے پر جمی ہوئے [illegible] تو وہ بھی [illegible]

"کیا بات ہے باس"—— فلیپ نے پوچھا۔

"فلیپ یہ آدمی عمران ہے۔ وہی جس پر پہلے تجربہ میں بجلی گری تھی۔ اور جو [illegible] کر کے جا رہا تھا۔ ہم تو سمجھے تھے کہ یہ مر چکا ہے۔ مگر یہ تو [illegible]"—— ڈاکٹر براؤن نے فلیپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے واقعی۔ میں نے تو اس پہلو پر غور ہی نہیں کیا تھا۔ یہ تو وہی ہے اس کا جسم اور چہرہ بھی جلا ہوا ہے"—— فلیپ نے بھی عمران کو غور سے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے بھئی کیوں میرے خلاف شک کر رہے ہو۔ میں نے ابھی شادی بھی نہیں کی۔ مجھے کنوارا ہی رہنے دو" ——— عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔

"نیپر، جی ایم صاحب نے میجر آپریشن شروع کرنے کا آرڈر جاری کر دیا ہے۔ میرے آدمی اس کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں۔ تم ایسا کرو، ان سب کو آپریشن روم میں لے آؤ۔ تاکہ موت سے پہلے یہ ہماری طاقت کا اندازہ کر لیں" ——— براؤن نے نیپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس کیوں نہ انہیں یہیں شوٹ کر دیا جائے۔ اور پھر الیشان سے ... پہنچ جائے۔ خواہ مخواہ ان کا روگ کیوں پالا جائے" ——— نیپر نے ... سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں میجر آپریشن کی ابتدا میں کشت و خون نہیں کرنا چاہتا۔ ... ٹھیک ٹھاک شروع ہو جائے پھر ہی۔ ان کے سامنے ان کو موت کے گھاٹ اتاروں گا" ——— ڈاکٹر براؤن نے کہا۔ وہ دراصل بنیادی طور پر ... اس لئے وہ کشت و خون سے حتی الامکان گریز کرتا چاہتا تھا۔

"جیسے آپ کی مرضی" ——— نیپر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ ان سب کو لے کر آپریشن روم میں آ جائیں اور چوکنے رہیں۔ اگر کوئی ذرا سی بھی غلط حرکت کرے تو بے شک گولی مار دینا ———

نیپر نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا اور پھر خود ڈاکٹر براؤن کے ساتھ ہی ڈارک روم سے باہر نکل گیا۔

سر سلطان بے حد پریشان تھے۔ وہ کل سے عمران کو تلاش کر رہے تھے اور اس کے فلیٹ پر بار بار رنگ کر رہے تھے مگر دونوں طرف مکمل سکوت تھا۔ انہیں زیادہ پریشانی اس بات کی تھی کہ بلیک زیرو اور عمران دونوں غائب تھے۔ کل رات کو انہیں ہیلی کاپٹر کے تباہ شدہ ڈھانچے کی خبر مل گئی تھی۔ اور اس لئے وہ زیادہ پریشان تھے کیونکہ یہ ہیلی کاپٹر عمران نے سر سلطان سے کہہ کر منگوایا تھا۔ اور ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکا تھا۔ مگر ہیلی کاپٹر میں موجود افراد کی لاشیں دستیاب نہیں ہو سکی تھیں۔ اور عمران اور بلیک زیرو دونوں غائب تھے۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ اس ہیلی کاپٹر میں عمران اور بلیک زیرو دونوں سوار ہوں گے۔ سر سلطان کی تشویش بڑھ گئی تھی۔ آخر تنگ آ کر انہوں نے اپنی خاص الماری کھولی اور اس میں موجود رجسٹر نکال کر اپنے سامنے رکھ لیا۔ اس رجسٹر میں کوڈ ورڈ میں سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کے پتے اور ٹیلیفون نمبر موجود تھے تاکہ کسی بھی وقت ضرورت پڑنے پر انہیں استعمال کیا جا سکے۔

سر سلطان نے سب سے پہلے صفدر کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کئے۔ مگر وہاں سے بھی کسی نے رسیور نہیں اٹھایا۔ چنانچہ وہ باری باری سب کے نمبر ڈائل کرتے چلے گئے۔ مگر کیپٹن شکیل، جولیا، صدیقی میں سے کوئی بھی نہ ملا۔ اب تو ان کی

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

پریشانی سوچ پر سج گئی۔ وہ سوچنے لگے کہ کہیں تمام سیکرٹ سروس اکٹھی تو موت کے ہتھے تو نہیں چڑھ گئی۔ جہاں تک ان کی معلومات کا تعلق تھا۔ سیکرٹ سروس کے پاس اس وقت کوئی کیس نہیں تھا اور اگر تھا بھی تو عمران نے اپنی عادت کے مطابق کچھ نہیں بتلایا تھا۔ ایک دفعہ فائل گم ہو گئی تھی مگر عمران نے وہ فائل واپس لا کر دے دی تھی۔ ایک بار وزارت خارجہ کی عمارت پر بھی حملہ کیا گیا تھا۔ گو اس میں مجرموں کے سب آدمی مارے گئے تھے مگر پھر بھی فائل گم ہو گئی تھی۔ وہ فائل بھی عمران نے واپس لا کر دی تھی۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ کوئی چکر ہے، لیکن مگر عمران نے مزید کچھ نہیں بتایا تھا۔ اب تمام سیکرٹ سروس [illegible] غائب تھی اور ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہو چکا تھا۔ انہیں سمجھ نہیں آرہی تھی کہ [illegible] کس سے پوچھیں۔ انہوں نے فائل دیکھی۔ ابھی وہ نام باقی تھے۔ تو [illegible] تو نہیں تھی۔ مگر پھر بھی انہوں نے تنویر کے نمبر ڈائل کئے اور پھر ان کے چہرے پر یکدم مسرت کے آثار ابھر آئے کیونکہ دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا تھا۔

"یس" —— تنویر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"میں سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ بول رہا ہوں۔ کیا تم تنویر ہو" سر سلطان نے اپنا مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا۔ تاکہ تنویر ان سے کھل کر بات کر سکے۔

"یس سر میں تنویر بول رہا ہوں۔ فرمایئے جناب" —— دوسری طرف سے تنویر کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے وہ جانتا تھا کہ سر سلطان سیکرٹ سروس کے سرکاری انچارج ہیں مگر آج سے پہلے کبھی سر سلطان نے براہ راست ان سے بات نہیں کی تھی۔ اس لئے اس کے لہجے میں بوکھلاہٹ

تھی۔

"مسٹر تنویر۔ عمران کہاں ہے" —— سر سلطان نے باوقار انداز میں پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں سر۔ ایکسٹو کو معلوم ہوگا" —— تنویر نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"مسٹر تنویر۔ آجکل تم لوگوں کے پاس کوئی کیس ہے" —— سر سلطان نے دوسرا سوال کیا۔

"نہیں سر مجھے معلوم نہیں کیونکہ اس سلسلے میں ایکسٹو نے مجھے کنٹیکٹ نہیں کیا۔ اور اگر ہو گا سر تو ایکسٹو کو معلوم ہو گا" —— تنویر نے جھجکتے ہوئے جواب دیا۔

"مسٹر تنویر۔ ایکسٹو تو غائب ہے۔ اور باقی پوری سیکرٹ سروس بھی غائب ہے۔ عمران، جولیا، کیپٹن شکیل، صفدر، صدیقی۔ ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں۔ صرف تم ملے ہو۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی کیس چل رہا ہے" —— سر سلطان نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تو حیرت کی بات ہے سر۔ مگر اب میرے لئے کیا حکم ہے" —— تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مسٹر تنویر کل عمران نے مجھ سے ایک ہیلی کاپٹر طلب کیا تھا۔ میں نے ہیلی کاپٹر اسے بھجوا دیا۔ کل رات ہی اس ہیلی کاپٹر کا تباہ شدہ ڈھانچہ ملا ہے۔ ہیلی کاپٹر مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا مگر نہ ہی عمران اور نہ ہی اس کے پائلٹ کی لاشیں ملی ہیں۔ میں نے سوچا کہ سیکرٹ سروس کے اراکین کو ان کی تلاش کے لئے حکم دوں مگر سوائے تمہارے اور کوئی موجود نہیں ہے۔ [illegible] الجھن میں ہوں نے ابھی تک

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

ہو گیا ہے۔ تم اسے چیک کر لو۔ اور اگر وہ موجود ہو تو تم دونوں مل کر سیکرٹ سروس اور عمران کا کھوج لگاؤ۔ یہ تمہاری ڈیوٹی ہے۔ اور ہر چوبیس گھنٹے بعد مجھے رپورٹ کرو“ ۔۔۔۔ سر سلطان نے اسے ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

”بہتر سر۔ مجھے کوئی ٹپ دیجیے“ ۔۔۔۔ تنویر نے پوچھا۔

”ڈیسی کا ہیڈ کوارٹر کالونی کے وسطی علاقے میں گرا ہے۔ اپنی تفتیش کا دائرہ وہیں سے شروع کرو“ ۔۔۔۔ سر سلطان نے اسے ٹپ دیتے ہوئے کہا۔

”بہتر سر۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں“ ۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

”او کے۔ میں تمہاری رپورٹ کا انتظار کروں گا“ ۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

اب اس کے سوا وہ کر بھی کیا سکتے تھے۔ بہرحال انہیں امید تھی کہ تنویر کچھ نہ کچھ کرے گا ضرور۔

فلیپر اور ڈاکٹر براؤن کے باہر نکلتے ہی صفدر اور کیپٹن شکیل نے آنکھوں ہی آنکھوں میں عمران سے کوئی ایکشن لینے کی اجازت کے لیے کہا۔ مگر عمران نے انہیں منع کر دیا۔ اسے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ سب صحیح جگہ پہنچ گئے ہیں۔ وہ اگر چاہتا تو اس ڈارک روم میں ہی ان سے نپٹ سکتا تھا مگر وہ اپنا کام آپریشن روم میں جا کر کرنا چاہتا

تھا تاکہ وہیں وہ ان کی مشینری کو بھی ساتھ ہی ختم کر کے ان کے مجرمانہ آپریشن کے منصوبے کو سبوتاژ کر سکے۔ ویسے وہ یہ بھی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ مجرموں کا یہ آپریشن کیا ہے۔ چنانچہ عمران اور اس کے ساتھی پہرے داروں کی رہنمائی میں بڑی شرافت سے آپریشن روم کی طرف بڑھنے لگے۔ انہوں نے کسی قسم کا کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔

پہرے دار انہیں مختلف گیلریوں سے گزار کر ایک بڑے کمرے میں لے آئے اور پھر وہ کمرہ کسی لفٹ کی طرح اوپر چڑھنا شروع ہو گیا۔ جب وہ کمرہ رکا تو وہ باہر نکل آئے۔ یہاں پھر ایک گیلری تھی۔ جس کے آخری کونے پر ایک فولادی دروازہ نظر آ رہا تھا۔ وہ سب اس دروازے کے سامنے آ کر رک گئے۔ ایک پہرے دار نے آگے بڑھ کر مخصوص انداز میں دستک دی اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا اور پھر دروازے پر ایک سبز رنگ کا بلب جلنے بجھنے لگا۔ اس پہرے دار نے جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا اور پھر اس میں لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی سبز رنگ کا بلب بجھ گیا اور اس کی جگہ سرخ رنگ کا بلب جلنے لگا۔ اس آدمی نے ایک بار پھر دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی اور دروازہ خود بخود کھل گیا۔

پہرے دار ان سب کو لے کر اندر داخل ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی آپریشن روم دیکھ کر حیران رہ گئے۔

یہ ایک کافی بڑا ہال تھا جس کے درمیان میں ایک دیوہیکل مشین نصب تھی اور اس مشین کے چاروں طرف بے شمار چھوٹی بڑی سکرینیں لگی ہوئی تھیں۔ مشینیں اس وقت بند تھیں اور تمام سکرینیں بھی تاریک تھیں۔ ہال میں فلیپر اور ڈاکٹر براؤن کے علاوہ تقریباً بیس آدمی اور بھی تھے جنہوں نے سفید رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے انہوں نے عقبی دیوار کے ساتھ سات لمبے کی کرسیاں فٹ ہوئی دیکھیں۔

"ان کرسیوں پر بیٹھ جاؤ اور خبردار کوئی غلط حرکت نہ کرنا" ——— فلیچر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے حکم دیا۔

اور عمران یوں اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا جیسے وہ کسی سینما ہال میں فلم دیکھنے آیا ہو۔ عمران کے بیٹھتے ہی اس کے باقی ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ان کے ساتھ آنے والے پہرے دار ادھر ادھر کھڑے ہو گئے۔ ان سب کی مشین گنوں کا رخ ان کی طرف تھا اور وہ بے حد چوکنے نظر آ رہے تھے۔

ان کے کرسیوں پر بیٹھتے ہی فلیچر نے جو دیوار کے قریب ایک … کھڑا تھا۔ دیوار پر لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا ہینڈل تیزی سے اوپر کر دیا

ہینڈل اوپر ہوتے ہی ایک تیز سنسناہٹ کی آواز گونجی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی کچھ سمجھتے ان کے گرد لوہے کی ٹھوس چادریں لپٹ گئیں۔ شاید یہ کرسیاں بنائی ہی اسی لئے گئی تھیں۔

اب صرف ان کے منہ باہر تھے باقی تمام جسم لوہے کے خول میں قید ہو چکا تھا۔ ان سب نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پہلی بار عمران کے چہرے پر تشویش کے آثار ابھر آئے۔ اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ مجرم اس قسم کی حرکت کریں گے۔ اب وہ ہر قسم کی جدوجہد سے قاصر ہو گئے تھے۔ اس سے تو اچھا تھا کہ وہ ڈرائنگ روم میں اپنی کارروائی شروع کر دیتے۔ اب تو وہ قطعی بے بس ہو چکے تھے۔ اپنے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں تو وہ کھول سکتے تھے مگر اس لوہے کے خول کو ہٹانا ان کے بس سے باہر تھا۔

"ہا ہا۔ اب تم اطمینان سے اپنے ملک کی تباہی کا تماشا دیکھو" ——— فلیچر

نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور عمران نے بے بسی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا واقعی وہ … چلے تھے۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں رہ گئی تھی کہ باہر سے انہیں کوئی امداد ملتی اور وہ آزاد ہو کر مجرموں سے نمٹ سکتے۔ تقریباً تمام سیکرٹ سروس قید ہو چکی تھی۔ صرف تنویر اور نعمانی باقی رہ گئے تھے۔

مگر عمران جانتا تھا کہ اول تو انہیں کسی بات کا علم ہی نہیں ہے اور اگر ہو بھی ہی تو ان کا یہاں تک پہنچنا ناممکن ہے۔

"اب تم جا سکتے ہو۔ اندر عمارت اور بیرونی احاطے کا پوری ہوشیاری سے پہرہ دو۔ کسی بھی مشکوک آدمی کو بات کرنے سے پہلے گولی مار سکتے ہو۔ جاؤ" ——— فلیچر نے پہرے داروں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ اور وہ مؤدبانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے آپریشن روم سے باہر نکل گئے۔

"تم لوگ کیا کرنا چاہتے ہو" ——— اچانک عمران نے فلیچر سے مخاطب ہو کر …

"… معلوم ہو جائے گا۔ اسی لئے تمہیں یہاں بٹھایا ہے تاکہ تم اپنی موت سے پہلے اس … تماشے سے اچھی طرح لطف اندوز ہو سکو" ——— فلیچر نے قہقہہ لگاتے ہوئے …

اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک کمرے میں ایک تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔

ڈاکٹر راؤ ان تیزی سے شمالی کونے میں پڑی ہوئی میز کی طرف بڑھا اور پھر اس نے میز کی سطح کو کسی ڈھکن کی طرح اٹھا دیا۔ ڈھکن اٹھتے ہی ایک بڑا سا ٹیرو باہر نکل آیا۔ سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی۔ ڈاکٹر راؤ ان نے بٹن دبایا اور رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"جی۔ ایم کالنگ یو ہیلو۔ جی۔ ایم کالنگ یو اوور" ——— دوسری طرف سے ایک باوقار آواز سنائی دی۔

"یس وید ر باس سپیکنگ اوور" ——— ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر میجر آپریشن شروع کر دو۔ تین دن کے اندر اندر میجر آپریشن مکمل ہو جانا چاہئے۔ میں نے اعلیٰ حکام سے بات کر لی ہے۔ تین دن بعد ہمارا ملک کارروائی شروع کر دے گا اوور" ——— دوسری طرف سے آواز آئی۔

"او کے سر۔ تمام تیاریاں مکمل ہیں۔ میں آپریشن شروع کرنے کے لئے آپ کی کال کا انتظار ہی کر رہا تھا۔ ایک اور خوشخبری بھی آپ کو سنا دوں۔ اس وقت تمام سیکرٹ سروس ہمارے قبضے میں ہے۔ اور وہ آدمی عمران جسے میں نے بے حد اہم کہا تھا وہ بھی اس وقت ہمارے قبضے میں ہے" ڈاکٹر براؤن نے ایک نظر عمران اور اس کے ساتھیوں پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"بہت اچھا ہے۔ مگر خیال رکھنا یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک بازی پلٹ جائے اور ہمارا تمام منصوبہ ناکام ہو کر رہ جائے" ——— جی ایم نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ وہ اس وقت ایسی پوزیشن میں ہیں کہ سب کچھ دیکھ سکتے ہیں، سن سکتے ہیں، بول سکتے ہیں۔ مگر اس کے علاوہ اور کوئی حرکت نہیں کر سکتے۔ میں آپریشن شروع کرنے کے بعد انہیں آپ کے پاس روانہ کر دوں گا۔ آپ انہیں اپنے ملک بھیج دینا۔ اعلیٰ حکام خود ہی ان کے متعلق کوئی اہم فیصلہ کریں گے۔ اوور" ——— ڈاکٹر براؤن نے تجویز پیش کی۔

"ٹھیک ہے مگر خیال رکھنا میں ان کے متعلق تمہیں بعد میں ہدایات دوں گا۔ اوور اینڈ آل" ——— جی ایم نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈاکٹر براؤن نے

بھی بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر بند کر دیا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر دوبارہ اندر چلا گیا اور ڈاکٹر نے میز کی سطح برابر کر دی۔

"تم لوگ کیا کرنا چاہتے ہو مجھے بتاؤ شاید میں تمہیں کوئی مفید مشورہ دے سکوں" ——— عمران نے بڑی سنجیدگی سے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم خاموش رہو ورنہ تمہاری زبان کاٹ دی جائے گی" ——— فیلپ نے انتہائی غصے میں ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"ہو چپ رہے گی زبان میری لہو پکارے گا آستین کا" ——— عمران نے ہاتھ ہلا کر گانا شروع کر دیا۔ اور پھر فیلپ انتہائی غصے کے عالم میں عمران کی طرف بڑھا اور پھر دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے عمران کے گال پر تھپڑ رسید کر دیا۔ تھپڑ اتنے زور کا پڑا تھا کہ عمران کے گال پر اس کی انگلیوں کے نشان ابھر آئے۔ عمران اس وقت [illegible] کی وجہ سے بے بس تھا۔

[illegible] عزت [illegible] جیسے کر رہ گیا۔ مگر اس کے چہرے پر شدید سنجیدگی [illegible] اور آنکھوں میں غصے اور نفرت کے شرارے ابل اٹھے تھے۔

"تمہیں یہ تھپڑ بے حد مہنگا پڑے گا مسٹر فیلپ۔ عمران کو تھپڑ مارنے [illegible] ابھی [illegible] اچھے [illegible] جاتا ہے" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں کہتا ہوں خاموش رہو ورنہ میں تمہارا گلا گھونٹ دوں گا" ——— فیلپ نے غصے میں دھاڑتے ہوئے کہا۔

"میرا گلا [illegible] بنا ہوا ہے مسٹر فیلپ تمہاری انگلیوں میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ میرا گلا دبا سکیں" ——— عمران نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اور پھر فیلپ غصے سے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ مگر ڈاکٹر براؤن نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"رک جاؤ فیلپ۔ ان فضولیات میں پڑنے کی بجائے ہمیں پہلے اپنا کام کرنا چاہئے

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

یہ سب کچھ بعد میں الیسان سے کر لیا جائے گا"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا اور فلیچر اور سیمپ مڑ گیا۔

ادھر عمران کے دماغ میں آندھیاں چل رہی تھیں۔ وہ زندگی میں پہلی بار اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔ اگر اسے معلوم ہوتا کہ مجرم انہیں اس طرح قید کر دیں گے تو وہ ہر قیمت پر فارک روم میں ہی ہنگامے کا آغاز کر دیتا۔ مگر اب یہ پچھتاوے کیا ہو سکتا تھا۔ فولادی خود نے اسے کچھ اس طرح جکڑ رکھا تھا کہ وہ اس کے اندر اپنی انگلی تک نہیں ہلا سکتا تھا اور پھر وہ کرسی دیوار میں فٹ تھی۔ ورنہ وہ اسی خول کو ہی ان کے خلاف ہتھیار استعمال کر دیتا۔

بہرحال وہ وقت کا انتظار کر رہا تھا اور اس کی ریڈی میڈ کھوپڑی تیزی سے اپنے کام میں مصروف تھی۔

جب تک کوئی مناسب ترکیب سمجھ میں نہ آ گئے اس نے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا۔

ڈاکٹر برادان نے مشین کے قریب جا کر اپنی رسٹ واچ میں وقت دیکھا اور پھر ڈاکٹر برادان نے مشین کے اوپر لگا ہوا سرخ رنگ کا ایک لیور کھینچ کر دیا۔ ایسا کرتے ہی دیوار پر لگی ہوئی سکرینیں روشن ہو گئیں اور ان پر آڑھی ترچھی لکیریں جھلکنے لگیں۔ اسی لمحے مشین کے گرد موجود دوسرے آدمیوں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ وہ سب اپنے سامنے لگے ہوئے بڑے بڑے پہیوں کو تیزی سے گھما رہے تھے اور پھر سکرینوں پر مناظر واضح ہونے شروع ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر نے اپنے سامنے لگے ہوئے ڈائل کو دیکھتے ہوئے ان سب کو روک دیا۔ اور وہ سب تیزی سے وہاں سے ہٹ گئے اور مشین کی دوسری

طرف جا کر کھڑے ہو گئے۔

اب دیوار پر لگی ہوئی سکرینوں پر مناظر واضح نظر آ رہے تھے۔ اور عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سب سکرینوں پر مختلف شہروں کے مناظر موجود تھے۔ تقریباً ملک کے تمام اہم شہر سکرینوں پر موجود تھے۔

درمیان میں لگی ہوئی بڑی سکرین پر دارالحکومت کا منظر موجود تھا۔ ابھی تک عمران ان کا مقصد نہیں سمجھ سکا تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔

پھر ڈاکٹر نے ایک بار پھر گھڑی دیکھی اور سرخ رنگ کا ایک بڑا سا بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی مشین میں ایک تیز سی گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی اور مشین کے سامنے لگے ہوئے مختلف ڈائلوں میں موجود سوئیاں تھرتھرانے لگیں۔ اور مشین کے اوپر شیشے کے ایک بہت بڑے جار میں موجود سبز رنگ کے سیال میں بلبلے سے اٹھنے لگے اور پھر وہ بلبلے تیزی سے جار کے اوپر لگی ہوئی نال کے ذریعے اوپر چلنے لگے۔ [illegible] ہوئی اوپر چھت کہاں تک چلی گئی تھی۔ اسی لمحے ڈاکٹر نے [illegible] اور مشین سے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"تھوڑی ہی سالوں [illegible] رنگ لائے گی اور دنیا قیامت تک ڈاکٹر برادان کو یاد رکھے گی جس نے [illegible] تباہ کر دیا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر برادان مسلسل قہقہے لگا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر مسرت اور کامیابی کا آبشار بہہ رہا تھا۔

"ڈاکٹر تمہیں یہ کیا ہو رہا ہے"۔۔۔۔۔۔ فلیچر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آج مجھے کچھ نہ کہو فلیچر" ڈاکٹر بے پناہ خوش ہوں۔ بے پناہ خوش۔ آج میری محنت رنگ لا رہی ہے۔ جو خواب آج سے بیس سال پہلے میں نے دیکھا تھا آج اس کی تعبیر میرے سامنے ہے۔ اس وقت میں اس ملک کے مقدر کا مالک

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

ہوں۔ تم دیکھنا تین دن کے اندر میں اس ملک کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دوں گا۔ میں اس کی معیشت کو اس حد تک نقصان پہنچاؤں گا کہ یہ ملک صدیوں تک اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ میرا نام ویدر باس ہے ویدر باس۔ اس ملک میں کامیابی کے بعد میں اس سے بڑی مشین بناؤں گا اور وسیع دائرہ اور پھر ایک وقت ہوگا کہ پوری دنیا کا موسم میرے کنٹرول میں ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں پوری دنیا کی معیشت کا مالک میں ہوں گا۔ میں اس دنیا کا مالک ہوں گا۔ ایسا حاکم جو جب چاہے کسی ملک کو صرف ایک بٹن دبا کر تباہ کر دے" ۔۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے [illegible] کہا۔ شاید بے پناہ خوشی نے اس کا دماغ ماؤف کر دیا تھا۔

"ڈاکٹر ہوش میں آؤ۔ ابھی آپریشن کی ابتدا ہے۔ ایسا نہ ہو [illegible] مشین ناکارہ کر دے" ۔۔۔۔ ٹیچر نے ڈاکٹر کو کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا اور پھر ڈاکٹر ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی آگئی۔

"واقعی ٹیچر بے پناہ خوشی نے مجھے بے خود کر دیا تھا۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے جھنجھوڑ دیا۔ ورنہ نجانے کیا ہو جاتا" ۔۔۔۔ ڈاکٹر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر مشین کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے دیکھا کہ سکرینوں پر موجود شہروں کا منظر جو اب تک صاف تھا۔ ابر آلود ہونا شروع ہو گیا تھا۔ گہرے سیاہ رنگ کے بادلوں نے شہروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ اور مشین کے سامنے کے رخ پر موجود ایک [illegible] ڈائل میں سرخ رنگ کی موٹی سی سوئی تیزی سے ہندسوں پر سے کراس کرتی چلی جا رہی تھی۔ شیشے کے جار میں موجود سیال بلبلے بن بن کر نال کے ذریعے اوپر چلا جا رہا تھا مگر اس کے باوجود جار میں سیال کی سطح کم نہیں ہوئی تھی۔ وہ ویسے کا ویسے ہی بھرا ہوا تھا۔ اور پھر جیسے ہی سوئی دو سو کے سرخ رنگ کے ہندسے پر پہنچی۔ ڈاکٹر نے ایک

پورا دبا دیا۔ اور دوسرے لمحے عمران کی آنکھیں حیرت سے ابل آئیں۔ کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ ہر شہر پر شدید بارش شروع ہو گئی۔ شدید ترین بارش۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ پانی کی ایک چادر سی آسمان سے نیچے اتر رہی ہو۔ اور جیسے آسمان پھٹ پڑا ہو۔ بارش لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی چلی جا رہی تھی۔

"اب دیکھو ٹیچر اس وقت پورے ملک میں بارش ہو رہی ہے۔ طوفانی بارش جس کا [illegible] ہوں۔ جوں جوں وقت گزرے گا بارش تیز ہوتی چلی جائے گی۔ جار میں [illegible] سیال [illegible] مسلسل بارش برسا سکتا ہے۔ اور تم خود اندازہ کرو کہ بہتر گھنٹے کی مسلسل اور تیز ترین بارش کے بعد ان شہروں کا کیا حشر ہو گا۔ اول تو یہی بارش سب کچھ تباہ کر دے گی اور پھر اس کے نتیجے میں ملک میں موجود تمام دریا ابل پڑیں گے جب بارش بند ہو گی تو یہ ملک سیلاب کی لپیٹ میں ہو گا۔ ایک انتہائی خوفناک اور [illegible] سیلاب جسے کوئی نہیں روک سکتا۔ یہ ایک ایسی جنگ ہے جس میں ان کا [illegible] درہم برہم ہو جائے گا۔ ہر طرف تباہی کا دیوتا ناچے گا۔ خوفناک تباہی کا [illegible] تمام اسلحہ بھی اس سیلاب میں بہہ جائے گا۔ اور اس وقت ہمارا ملک اس ملک کو [illegible] لینے کا اعلان کرے گا اور بڑی آسانی سے اس ملک پر قبضہ کر لے گا۔ [illegible] اور پھر ملک میں ہم اپنی بستیاں بسائیں گے۔ نئے شہر قائم کریں گے۔ یہ سب کچھ میری وجہ سے ہو گا۔ ویدر باس کی وجہ سے۔ ڈاکٹر براؤن کی وجہ سے ہا۔ ہا۔ ہا" ۔۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے ایک بار پھر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ وہ بار بار [illegible] کا [illegible] ہو رہا تھا۔

[illegible] تھا ان کا [illegible] آپریشن۔ پورے ملک کی مکمل اور یقینی تباہی [illegible] کو [illegible] کر دیا تھا۔

"ڈاکٹر تم [illegible] جا رہے ہو۔ کروڑوں بے گناہ افراد کے قاتل۔ تم [illegible]

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

مگر اب تم قاتل بن جاؤ گے۔ تمام دنیا قیامت تک تم پر تھوکتی رہے گی۔ اب بھی وقت ہے ڈاکٹر! اپنا منصوبہ ترک کر دو۔ اس تباہی کو روک لو ورنہ تم انسانیت کے قاتل کہلاؤ گے" ـــــ عمران غصے سے چیخ پڑا۔

"تم چپ رہو۔ تم نہیں جانتے میں نے اس منصوبے کی کامیابی کے لئے کتنی محنت کی ہے۔ دوسرے سائنسدان ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم بناتے رہے۔ اس دنیا کو بموں سے تباہ کرنے کے منصوبوں میں مصروف رہے۔ مگر میں نے دوسرا راستہ اختیار کیا اور تم دیکھ رہے ہو کہ میرا راستہ کتنا صحیح ہے۔ ہائیڈروجن بموں کا توڑ کیا جا سکتا ہے۔ ایٹم بموں کو ناکارہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر آسمان سے برستے پانی کو کون روک سکتا ہے۔ کوئی نہیں روک سکتا۔ اور یہی دوسرے سائنسدانوں پر میری برتری کا ثبوت ہے۔ تمہارا ملک بدقسمت تھا جو ہمارے ملک کی دشمنی کی بناء پر میرے تجربے کا نشانہ بنا۔ اب تو اس کی مکمل تباہی مقدر بن چکی ہے" ـــــ ڈاکٹر نے کہا۔

بارش مسلسل ہو رہی تھی۔ اب تو اس کا زور پہلے سے کہیں بڑھ گیا تھا۔ سکرین پر موجود تمام منظر چھپ گیا تھا۔ صرف پانی کی چادریں ہی گرتی نظر آ رہی تھیں اور عمران محسوس کر رہا تھا کہ اس وقت شہروں کا کیا حال ہو گا۔ اور آئندہ کیا ہو گا۔ اس کا تصور ہی اسے پاگل کر دینے کے لئے کافی تھا مگر وہ بے بس تھا۔ اس کا وطن ایک پاگل سائنسدان کے ہاتھوں تباہ ہو رہا تھا اور وہ صرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کے سوا کچھ نہ کر سکتا تھا۔ یہ بے بسی کی انتہا تھی۔ بے بسی کی انتہا۔ اور عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔ اور ایسا ہو بھی جاتا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔ عمران جیسا حساس اور محب الوطن آدمی آخر کب تک برداشت کرتا۔ کب تک اپنے آپ پر قابو رکھتا۔

رسیور رکھتے ہی تنویر نے بھی رسیور رکھا۔ اس کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔ آج پہلی بار اس پر براہ راست بھاری ذمہ داری آن پڑی تھی۔ اب تک وہ صرف ایکسٹو کی ہدایات پر کام کرنے کا عادی تھا۔ اب اسے جو کچھ بھی کرنا تھا خود ہی کرنا تھا۔ اور قطعی اندھیرے میں تھا۔ اسے کچھ بھی معلوم نہیں تھا کہ اصل چکر کیا ہے۔ اور وہ کہاں جائے اور کیا کرے۔ مگر اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کچھ کر دکھائے گا۔ اور اگر اس نے کچھ کر دکھایا تو پوری سیکرٹ سروس پر اس کی دھاک بیٹھ جائے گی۔ اور جو لوگ اب تک یہی سمجھتے ہیں کہ تنویر صرف ایک جذباتی آدمی ہے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ تنویر میں کیا کیا صلاحیتیں ہیں ـــــ اپنی صلاحیتوں کو ابھارنے کا یہ زریں موقع تھا۔ اور تنویر اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا قطعی فیصلہ کر چکا تھا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کر کے رسیور اٹھایا اور نعمانی کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور پھر دوسرے لمحے اس کا چہرہ کھل اٹھا۔ جب فوراً ہی دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس نعمانی سپیکنگ" ـــــ دوسری طرف سے نعمانی کی آواز سنائی دی۔

"تنویر بول رہا ہوں" ـــــ تنویر نے بڑے بارعب لہجے میں کہا اور کیوں نہ کہتا آخر وہ اس وقت انچارج تھا۔

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"ارے اوہ! تنویر بھائی بول رہے ہیں۔ فرمایئے کیسے یاد کیا" ___ نعمانی نے دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا۔

"نعمانی فوراً میرے فلیٹ پر پہنچو۔ ایک ایمرجنسی ہے۔ پوری طرح تیار ہو کر آنا" ___ تنویر نے کہا اور پھر ریسیور رکھ دیا۔

ریسیور رکھ کر وہ تیزی سے ڈریسنگ روم میں گھس گیا اور لباس تبدیل کرنے لگا۔ لباس تبدیل کر کے اس نے اپنا ریوالور لوڈ کیا اور اسے بغلی ہولسٹر میں رکھ کر واپس ڈرائنگ روم میں آگیا۔

چند ہی لمحوں بعد کال بیل بجی اور تنویر نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ نعمانی اندر آ گیا۔

"ہیلو تنویر کیا ایمرجنسی ہے" ___ نعمانی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ شاید اسے کیا توقع تھی مگر جب اس نے کمرہ خالی دیکھا تو اس کا [illegible]

"بیٹھو" ___ تنویر نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور نعمانی کچھ نہ کہتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔ وہ بڑی حیرت بھری نظروں سے تنویر کو دیکھ رہا تھا۔ اسے آج تنویر کا لہجہ حیرت سے زیادہ ہی سنجیدہ محسوس ہو رہا تھا۔ ورنہ تنویر تو انتہائی سدا بہار طبیعت کا مالک تھا۔ وہ تو کسی اہم سے اہم مسئلے کو بھی چٹکیوں سے زیادہ اہمیت نہ دیتا تھا۔

اور تنویر نے سر سلطان سے ہونے والی بات چیت تفصیل سے نعمانی کو بتا دی اور جب بات ختم ہوئی تو نعمانی کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔

"اگر یہ بات ہے تنویر تو ہمیں فوری طور پر کوئی نہ کوئی ایکشن ضرور لینا چاہیے۔ جہاں تک میرا خیال ہے ہماری پوری ٹیم مجرموں کے چنگل میں پھنس چکی ہے اور جہاں تک [illegible] کا تعلق ہے وہ عمران اس [illegible] میں موجود ہو گا۔ تو ہم [illegible] میں کامیاب ہو گئے ہوں گے اور عمران بھی ان کے ہاتھوں گرفتار ہو چکا ہو گا" ___ نعمانی نے کہا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں مگر اب مسئلہ یہ ہے کہ ہم مجرموں کے ہیڈ کوارٹر کو کہاں ڈھونڈیں اور کیسے ڈھونڈیں" ___ تنویر نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے جہاں [illegible] گرا ہے وہاں پر مجرموں کا ہیڈ کوارٹر بھی ہو گا ورنہ وہ اتنی آسانی سے [illegible] جا سکتے" ___ نعمانی نے کہا

اور پھر اچانک تنویر اچھل پڑا۔ اس کے ذہن میں ایک خیال آ گیا۔

"ٹھہرو میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔ اگر میرا خیال صحیح ثابت ہوا تو ہم بھی آسانی سے مجرموں کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کر لیں گے" ___ تنویر نے [illegible] سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب" ___ نعمانی کچھ نہ سمجھتے ہوئے بولا مگر تنویر نے جواب دینے کی بجائے ریسیور اٹھا لیا اور سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"میں تنویر بول رہا ہوں۔ نعمانی میرے ساتھ بیٹھا ہے۔ ہم مجرموں کے ہیڈ کوارٹر [illegible] تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ آپ [illegible] کے ٹرانسمیٹر روم میں [illegible] کی ہمیں اجازت دلوا دیں" ___ تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں انہیں فون کر دیتا ہوں [illegible] اور تم [illegible] اور نعمانی کا نام بتا دینا وہ تمہیں ہر سہولت مہیا کریں گے" ___ سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر! مجھے یقین ہے کہ ہم مجرموں تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے" ___ تنویر نے پُر مسرت لہجے میں کہا۔

"اوکے تنویر اور سنو! مجھے ابھی ابھی ڈائریکٹر [illegible] کا ٹیلیفون آیا تھا۔ انہوں نے بتایا

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

تھا کہ عمران نے ان سے کسی کیس کے سلسلے میں تفصیلی بات چیت کی تھی۔ تم ان سے بات کرو۔ میرا حوالہ دینا۔ وہ شاید تمہیں کوئی کلیو دے دیں"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا

"ٹھیک ہے سر"۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ منقطع ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا

"چلو نعمانی ٹرانسمیٹر روم میں چلیں۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہم ضرور کامیاب ہو جائیں گے"۔۔۔۔

تنویر نے کہا اور پھر وہ دونوں فلیٹ سے باہر نکل گئے۔ تنویر نے اپنا موٹر سائیکل سنبھالا اور نعمانی نے اپنا اور پھر چند لمحوں بعد ان کے موٹر سائیکل [illegible] تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ٹرانسمیٹر روم کے گیٹ پر پہنچ گئے اور ایکسٹو کا نام لیتے ہی انہیں فوری طور پر۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر آپریشن روم پہنچا دیا گیا۔ بے شمار مختلف قسموں کے اور مختلف سائزوں کے ٹرانسمیٹر باقاعدہ ورک کر رہے تھے درمیان میں ایک میز پر آپریشن روم کا انچارج بیٹھا تھا

"کوئی ایسی کال ملی ہے جس میں سیکرٹ سروس کا حوالہ ہو"۔۔۔۔ تنویر نے انچارج سے سوال کیا۔

"نو سر۔ کوئی ایسی کال نہیں ملی"۔۔۔۔ انچارج نے جواب دیا۔

"اچھا آپ ایسا کریں کہ کسی ٹرانسمیٹر پر وہ فریکوئنسی ایڈجسٹ [illegible] پوائنٹ ڈبل زیرو سیٹ کریں اور عمران کو کال کریں"۔۔۔۔ تنویر نے انچارج سے کہا

"آپ خود ہی کوشش کریں"۔۔۔۔ انچارج نے کہا اور پھر اس نے ایک آدمی کو ہدایات دیں اور چند لمحوں بعد تنویر ایک کافی بڑے ٹرانسمیٹر کے سامنے بیٹھا تھا۔ آپریٹر نے تنویر کی بتلائی ہوئی فریکوئنسی سیٹ کی

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران۔ تنویر کالنگ۔ ہیلو علی عمران۔ تنویر کالنگ یو"۔۔۔۔ تنویر نے بار بار یہ فقرے دہرانے شروع کر دیئے۔

"سنو آپریٹر۔ جیسے ہی بات ہو تم فریکوئنسی شو کرنے والی مشین آن کر دینا"۔۔۔۔ تنویر نے آپریٹر سے کہا اور آپریٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا

اور تنویر دوبارہ عمران کو کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔ مگر بار بار کال کرنے کے باوجود کوئی جواب نہیں آ رہا تھا۔ کافی دیر تک مسلسل کال کرنے کے بعد جب تنویر مایوس ہونے لگا تو اچانک دوسری طرف سے جواب ملا۔

"یس عمران اٹینڈنگ۔ اوور"۔۔۔۔

مگر لہجہ عمران کا نہیں تھا۔ تنویر نے جواب سنتے ہی آپریٹر کی طرف دیکھا اور آپریٹر نے فوراً ہی ایک اور مشین آن کر دیا۔

"ہیلو عمران صاحب۔ میں تنویر بول رہا ہوں۔ آپ مجھے فریکوئنسی پوائنٹ دیں۔ اوور" [illegible]

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔ تم فکر نہ کرو۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا

"فریکوئنسی پوائنٹ بتا دیں۔ اوور"۔۔۔۔ تنویر نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا

"تنویر۔ فریکوئنسی۔۔۔"۔۔۔۔ اچانک عمران کی اصلی آواز زور سے تنویر کے کان میں پڑی۔ مگر فقرہ کے بعد اس کی آواز بند ہو گئی۔ ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے زبردستی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا ہو۔ اور اسی لمحے ٹرانسمیٹر کا رابطہ ختم ہو گیا۔

تنویر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ نعمانی کا خیال درست ثابت ہوا تھا۔ عمران واقعی خطرے میں تھے۔ اور ان کا کال تھا

"کیا فریکوئنسی ٹریس ہوئی"۔۔۔۔ تنویر نے آپریٹر سے سوال کیا۔

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"جی ہاں یہ لوکیشن بحرین کالونی کی بنتی ہے" ——— ایکسپرٹ نے حساب لگاتے ہوئے کہا۔

"مگر بحرین کالونی میں کس جگہ؟ بحرین کالونی تو بے حد وسیع ہے" ——— تنویر نے پوچھا۔

"ہم زیادہ سے زیادہ یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ بحرین کالونی کی وسطی جگہ ہے۔ دراصل یہ کال ان ڈائریکٹ ہوئی ہے۔ آپ نے جس نمبر کو جس پر کال کیا ہے اس نمبر کو کسی اور ٹرانسمیٹر نے ریسیو کیا ہے اور بات ہوئی ہے۔ اس لئے ہم پوزیشن نہیں بتا سکتے۔ صرف اتنا بتا سکتے ہیں کہ یہ کال بحرین کالونی کے وسطی علاقے سے کی گئی ہے" ——— ایکسپرٹ نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا

"اوکے" ——— تنویر نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔ مسئلہ تو پھر وہیں کا وہیں رہا تھا۔ اب بحرین کالونی کی ایک ایک کوٹھی کو وہ کہاں سے چھانتے۔ اچانک اسے ڈاکٹر داور کا خیال آیا۔ اس نے انچارج کے ٹیلیفون پر ڈاکٹر داور کے نمبر ڈائل کیے۔ جلد ہی رابطہ مل گیا

"داور سپیکنگ" ——— دوسری طرف سے انتہائی باوقار آواز سنائی دی

"سر میں تنویر بول رہا ہوں۔ سیکرٹ سروس کا ایک رکن۔ ابھی ابھی سر سلطان نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے رابطہ قائم رکھوں۔ عمران نے شاید کسی کیس کے سلسلے میں آپ سے بات چیت کی تھی" ——— تنویر نے مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے اس نے مجھ سے بات چیت کی تھی۔ مگر اب تم کیا چاہتے ہو" ——— ڈاکٹر داور نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"سر بات یہ ہے کہ عمران اور سیکرٹ سروس کے دو ممبر کسی مجرموں کی قید میں ہیں اور انتہائی خطرے میں ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ فوری طور پر مجرموں کا ہیڈ کوارٹر

تلاش کر کے عمران کو امداد مہیا کروں" ——— تنویر نے کہا

"عمران خطرے میں ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اچھا تم ایسا کرو۔ فوراً میری کوٹھی پہنچو۔ ہم مل کر کوشش کرتے ہیں" ——— ڈاکٹر داور نے کہا اور تنویر نے اچھا کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔

جیسے ہی وہ باہر منظل کو آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ آسمان گہرے سیاہ رنگ کے بادلوں سے ڈھک چکا تھا۔

"جلدی چلو نعمانی۔ شاید بارش ہونے والی ہے" ——— تنویر نے کہا اور پھر اس نے موٹر سائیکلوں کو پوری سپیڈ پر ڈاکٹر داور کی کوٹھی کی طرف دوڑا دیا

ابھی وہ آدھے راستے میں ہی تھے کہ بارش شروع ہو گئی۔ جب وہ ڈاکٹر داور کی کوٹھی پہنچے تو پانی سے بری طرح بھیگ چکے تھے۔ اس وقت بارش انتہائی تیز اور [illegible] محسوس ہوتا تھا جیسے آسمان پھٹ پڑا ہو۔

[illegible] ڈاکٹر داور خود وہاں کھڑے تھے۔ تعارف کے بعد وہ انہیں [illegible] میں لے گئے۔ ان کی لڑکی نسیم نے آتشدان میں آگ [illegible] اور وہ اس کے [illegible] بیٹھ گئے

"[illegible] طوفانی بارش ہے سر" ——— نعمانی نے ڈاکٹر داور سے مخاطب ہو کر کہا

"ہاں۔ تم لوگ ذرا ہوش میں آ جاؤ تو میں عمران کے کیس کو چیک کروں گا [illegible] یہ بارش مصنوعی ہے اور اگر یہ مصنوعی ہوئی تو ہم [illegible] آسانی [illegible] لیں گے" ——— ڈاکٹر داور نے کہا اور وہ دونوں حیرت سے ڈاکٹر داور کو دیکھنے لگے جیسے انہیں ان کی دماغی حالت پر شبہ ہو

"مصنوعی بارش۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں" ——— دونوں نے حیران ہو کر پوچھا

اور پھر ڈاکٹر داور نے مختصر طور پر اس کیس کی تفصیلات انہیں بتلا دیں۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"اچھا تو یہ بات ہے پھر تو معاملہ واقعی بے حد سیریس ہے۔ آپ ہماری نگرانی میں ان کو چیک کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم وقت ضائع کرتے رہیں اور ملک کو کوئی نقصان پہنچ جائے" ـــــ تنویر نے تشویش آمیز لہجے میں کہا

"او کے" ـ ڈاکٹر داور نے کہا اور پھر اس نے انہیں اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ ڈاکٹر داور کی رہنمائی میں کوٹھی کی چھت پر چلے گئے۔

بارش بے حد زوروں پر تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آسمان پر سے پانی کی چادر نیچے گر رہی ہو۔ چھت پر ایک بالکونی موجود تھی جس میں سٹینڈ پر ایک کیمرہ نما مشین رکھی تھی۔ اور اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا سلنڈر بھی موجود تھا۔ ڈاکٹر داور نے سلنڈر ایک اور سٹینڈ پر رکھا اور پھر اس کا منہ کھول دیا۔ ہلکی سی سنسناہٹ سے … رنگ کی گیس خارج ہونے لگی۔

ڈاکٹر داور بھاگ کر بالکونی میں موجود ایک کمرے میں گئے اور جب وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھوں میں چمڑے کا بنا ہوا کالا بڑا غبارہ تھا جس کے نیچے ایک چھوٹی سی مشین تھی۔ ڈاکٹر داور نے وہ غبارہ ایک کھلی جگہ پر پھینک دیا

"اتنی شدید بارش میں یہ کیسے اڑے گا" ـــــ تنویر نے پوچھا

"اس میں ایسی گیس بھری ہوئی ہے جو بارش کے باوجود اس غبارے کو اڑا لے جائے گی"

ڈاکٹر داور نے جواب دیا اور اسی لمحے ان دونوں کو اس بات کا ثبوت مل گیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ شدید بارش کے باوجود غبارہ تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔

ڈاکٹر داور نے کیمرہ نما مشین کا بٹن آن کر دیا اور پھر اس کی سکرین پر سرخ رنگ کا ایک نقطہ تیزی سے چلنے لگا۔ نقطہ تیزی سے اوپر چڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اور ڈاکٹر داور تیزی سے ہینڈل گھما کر اسے پھر نیچے لے آتا۔ سکرین کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا ڈائل تھا

عجیب وغریب قسم کے ہندسوں سے پُر تھا اور اس میں دو سوئیاں موجود تھیں۔ جن میں سے ایک کا رنگ سبز اور دوسری کا سرخ تھا۔ مگر دونوں سوئیاں ساکت تھیں۔

تنویر اور نعمانی دونوں خاموشی سے ڈاکٹر داور کی حرکات کو دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر داور پوری توجہ سے اس سرخ نقطے کو سکرین کے سنٹر میں رکھنے میں مصروف تھے۔

پھر اچانک کمرے میں ایک ہلکی سی سیٹی کی آواز بلند ہوئی۔ اور ڈاکٹر داور چونک پڑے اور پھر تنویر اور نعمانی نے دیکھا کہ سیٹی کی آواز بلند ہوتے ہی ڈائل پر موجود دونوں سوئیوں نے حرکت کی اور پھر وہ مختلف ہندسوں میں مخصوص ہندسوں پر ٹھہر گئیں۔

ڈاکٹر داور نے اب ہینڈل گھمانا شروع کر دیا اور جیب سے ایک کاغذ نکال کر اس نے وہ ہندسے نوٹ کر لئے جن کی طرف وہ سوئیاں اشارہ کر رہی تھیں۔ … بٹن دبا کر انہوں نے کیمرہ بند کر دیا۔ اور سٹینڈ پر لگے ہوئے سلنڈر کا منہ بھی … سے بند کر دیا۔

"میرے ساتھ آؤ۔ میرا خیال ہے صحیح ثابت ہوا۔ یہ بارش مصنوعی طور پر برسائی جا رہی ہے۔ یہ … کی چال ہے" ـــــ ڈاکٹر داور نے بڑبڑاتے ہوئے کہا

"مگر یہ ہو کہاں سے رہا ہے" ـــــ تنویر نے دبے دبے لہجے میں پوچھا۔

"وہ بھی ابھی معلوم ہو جاتا ہے" ـــــ

ڈاکٹر داور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سب سیڑھیاں اتر کر دوبارہ ڈرائنگ روم میں آ گئے۔ ان دونوں کو وہاں بیٹھنے کا اشارہ کر کے ڈاکٹر داور کمرے سے باہر چلے گئے۔ اور پھر چند لمحے بعد وہ دوبارہ کمرے میں داخل ہوئے تو ان کے ہاتھ میں ایک تہہ کیا ہوا بڑا سا کاغذ تھا۔ انہوں نے کاغذ کھول کر درمیانی میز پر پھیلا دیا۔ یہ دارالحکومت کا تفصیلی نقشہ تھا۔ مگر اس نقشے پر اور بھی کئی …

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

عجیب قسم کے نشانات بنے ہوئے تھے۔

ڈاکٹر داور نے جیب سے کاغذ نکال کر سامنے رکھا اور میز پر پڑا ہوا میٹر اٹھا لیا۔ جیب سے قلم نکال کر انہوں نے اس میٹر پر مختلف ہندسے لکھنے شروع کر دیئے۔ ساتھ ساتھ انہوں نے نقشے پر لکھے ہوئے نشانات بھی لکھنے شروع کر دیئے۔ ان کا حساب لمحہ بہ لمحہ پیچیدہ ہوتا چلا گیا۔ تنویر اور نعمانی ہونقوں کی طرح بیٹھے دیکھ رہے تھے۔ تقریباً پیڈ کا تمام کاغذ ہندسوں سے پُر ہو چکا تھا۔ اور آخرکار انہوں نے چار ہندسے لکھ لئے اور پھر انہوں نے نقشے پر مختلف سمتوں میں وہ چار ہندسے لکھ لئے اور ان کے درمیان لائنیں کھینچ دیں۔ جس جگہ ان دونوں لائنوں نے ایک دوسرے کو کراس کیا وہاں انہوں نے گول دائرہ بنا دیا۔ اور پھر کاغذ کی دوسری طرف انہوں نے … لکھ دیا۔

"بحیرہ کالونی کوٹھی نمبر ۱۴" ___

"یہ ہے مجرموں کا ہیڈکوارٹر جہاں سے وہ مصنوعی بارش برسا رہے ہیں۔" ڈاکٹر داور نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کوٹھی نمبر ۱۴ ___ کیا آپ کو یقین ہے" ___ تنویر اور نعمانی دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ___ یہ حساب غلط نہیں ہو سکتا۔ تم بس اب اس کوٹھی پر دھاوا بول دو۔ میرا کام ختم ہو گیا۔ اب آگے آپ کا کام شروع ہوتا ہے۔ آپ جانیں آپ کا کام" ___ ڈاکٹر داور نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ڈاکٹر داور ___ اب ہم سب کچھ سنبھال لیں گے" ___ تنویر نے کہا۔ اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ نعمانی بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر وہ دونوں ڈاکٹر سے ہاتھ ملا کر باہر کی طرف بڑھے۔

"مگر تم دونوں کس چیز پر آئے ہو" ___ ڈاکٹر داور نے ان سے پوچھا۔

"موٹر سائیکلوں پر" ___ تنویر نے جواب دیا۔

"اتنی شدید بارش میں اب موٹر سائیکل کام نہیں دیں گے تم میری کار لے جاؤ" ڈاکٹر داور نے انہیں پیشکش کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اس طرح ہم بآسانی پہنچ جائیں گے" ___ تنویر نے ان کی پیشکش قبول کر لی۔ اور پھر ڈاکٹر داور نے انہیں اپنی پورش کار نکال کر دے دی۔ اور وہ دونوں کار لے کر کوٹھی سے باہر آ گئے۔

بارش بے حد شدید تھی۔ مگر تنویر اس کے باوجود خاصی تیز ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ اپنے اندازے سے ہی کار کو آگے بڑھاتا لے گیا۔ سڑکوں پر کوئی ٹریفک نہیں تھی اس لئے سے فوری ایکسیڈنٹ کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ ایک کالونی میں پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر تنویر نے کار [illegible]

"یہ کالونی … ہے۔ یہاں سے سامنے کے رخ پر … کوٹھی کا نمبر ایک ہے۔ یہاں … ایک دوست رہتا ہے۔ ہماری مطلوبہ کوٹھی اس کوٹھی سے … ہو گی" ___ تنویر نے کہا۔

"آؤ پھر کار … روک دیں اور پیدل چلیں۔ کہیں مجرم کار کی موجودگی سے ہوشیار نہ ہو جائیں" ___ نعمانی نے کہا۔

"نہیں ___ اب چاہے مجرم کتنے ہی ہوشیار ہوں ہمیں ان پر دھاوا بولنا ہی ہے۔ زیادہ احتیاط میرے نزدیک حماقت ہوتی ہے۔"

تنویر نے دانت بھینچتے ہوئے کہا اور نعمانی خاموش ہو گیا۔ وہ تنویر کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا کہ تنویر کس طرح اندھا دھند کام کرنے کا عادی ہے۔

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

تنویر نے کار سٹارٹ کی اور پھر جیسے ہی وہ جیمی کی کوٹھی کے قریب پہنچے۔ تنویر نے نعمانی کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کیا اور پھر تنویر نے کار کوٹھی کے گیٹ کی طرف موڑ [illegible] اور پھر پوری قوت سے ایکسیلیٹر دبا دیا۔

کار کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح ایک دھماکے سے گیٹ سے ٹکرائی اور گیٹ توڑتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ تنویر اور نعمانی کو زبردست جھٹکا لگا تھا چونکہ وہ دونوں ہوشیار تھے اس لئے ٹھیک ٹھاک رہے۔ تنویر اسی سپیڈ سے دوڑاتا ہوا [illegible] پورٹیکو میں لیتا چلا گیا۔

پھر کار رکتے ہی تنویر اور نعمانی اچھل کر باہر آ گئے

اسی لمحے اچانک ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا۔ تقریباً دس مشین گنوں کی نالیاں ان کے جسموں کی طرف رخ کئے ہوئے تھیں

"خبردار ـــــ ریوالور پھینک دو ورنہ چھلنی کر دیئے جاؤ گے" ـــــ ایک نے انتہائی سخت لہجے میں کہا

اور نعمانی نے تو ریوالور پھینک دیا مگر تنویر نے اچانک اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے ان کے سروں کے اوپر سے ہوتا ہوا دور جا گرا۔ اور ساتھ ہی اس نے ان پر فائر بھی کھول دیا۔ اور دو آدمی اس کی گولیوں کی زد میں آ گئے۔ باقی لوگوں نے بھی فائر کھول دیئے تھے۔ مگر تنویر ستون کی آڑ لے چکا تھا۔ ادھر نعمانی فرش پر لیٹ گیا تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ تنویر کسی اور کو نشانہ بناتا اچانک اس کی پشت پر [illegible] اس کے ہاتھ کو جھٹکا لگا۔ اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ دوسرے لمحے اس کی پشت پر مشین گن کی نال لگ گئی

"خبردار" ـــــ ساتھ ہی کرخت آواز سنائی دی اور تنویر نے بھی دونوں ہاتھ اٹھا دیئے۔ پھر دوسرے لوگ بھی ان کے گرد پہنچ گئے۔ دوسرے لمحے نعمانی [illegible]

[illegible] مشین گنوں کی نالوں پر ہاتھ سے دبا دیا گیا۔

مختلف گیلریوں سے گزر کر وہ انہیں لے کر ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گئے۔ ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی دوسرے لمحے دروازے پر سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اسی لمحے اس آدمی نے جیب سے [illegible] نکالا اور اس کا بٹن دبا کر دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔ بٹن دبتے ہی سبز رنگ کے بلب کی بجائے سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اس آدمی نے دوبارہ مخصوص انداز میں دروازے پر دستک دی۔ دوسری بار دستک دیتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اندر سے مشین کی گڑگڑاہٹ سنائی دی

"اندر چلو"

پیچھے والوں کے انچارج نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر وہ دونوں اندر چلے گئے۔ اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کے ساتھی [illegible] تھے

پھر تنویر اور نعمانی کی نظریں عمران سے ٹکرائیں عمران نے انہیں مخصوص اشارہ کر دیا۔

تنویر اور نعمانی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور خاموش ہو گئے۔

"یہ کون ہیں" ـــــ ٹیلر نے آگے بڑھ کر ان کے قریب آتے ہوئے پوچھا

"باس یہ دونوں آدمی کوٹھی میں داخل ہونے لگے کہ ہم نے انہیں گھیر لیا۔ ویسے [illegible] پہلے دو آدمی بھی مار ڈالے ہیں" ـــــ ہم سب والے نے تنویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ" ـــــ ٹیلر بغور تنویر اور نعمانی کی طرف دیکھنے لگا

"تو تم اور کوٹھی میں کیوں گھسے ہو" ـــــ اس نے نعمانی سے مخاطب ہو کر

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

کر کہا۔ تنویر ایک طرف کھڑا تھا پھر اس کی نظریں لہراں پر جم گئیں جو اسے اشارے سے
اسے بتلا رہا تھا کہ اس کونے میں لگا ہوا وہ سرخ سا ہینڈل اوپر کر دے تو وہ آزاد ہو
سکتے ہیں

"شدید بارش کی وجہ سے ہم بھول کر اس کوٹھی کے اندر آ گئے تھے" —— نعمانی نے
اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا

"شٹ اپ یو نانسنس" —— فلیپ نے آگے بڑھ کر نعمانی کے تھپڑ مارنا چاہا
اسی لمحے اس کے قریب کھڑا تنویر اچانک اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے وہ اس کی
گردن میں بازو ڈال کر اس کی پشت پر آ گیا۔

فلیپ کے آدمیوں نے مشین گنیں اٹھائیں۔ مگر سامنے فلیپ [illegible]
تو سب سے پہلے فلیپ ہی ان کا نشانہ بنتا۔ تنویر نے اسے تیزی سے [illegible]
دیا ——

"خبردار —— تمام لوگ اپنے ہتھیار پھینک دو۔ ورنہ میں تمہارے باس کی گردن
توڑ دوں گا" ——

تنویر نے تحکمانہ لہجے میں ان آدمیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں
ڈاکٹر براؤن کی طرف اٹھیں جو مشین کے قریب کھڑا حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ سب
بیٹھا دیکھ رہا تھا۔

"ہتھیار پھینکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان سب کو گولیوں سے چھلنی کر دو۔ میں اپنے
مشن کے لئے فلیپ کی قربانی بھی دے سکتا ہوں" —— ڈاکٹر براؤن نے چیخ کر اپنے
آدمیوں کو حکم دیا

مگر اس سے پہلے کہ تنویر، نعمانی اور دیگر لوگوں پر اس کے آدمی فائرنگ کرتے
تنویر فلیپ کو لے کر [illegible] چلا گیا۔ شاید تنویر کی توجہ ڈاکٹر براؤن کی طرف ہو گئی تھی جس سے

[illegible] تنویر کو اٹھا کر ایک طرف پھینک دیا اور خود ایک طرف کھڑا ہو گیا۔
"ختم کر دو" —— فلیپ نے چیخ کر کہا

اسی لمحے تنویر پر گولیوں کی بارش ہو گئی۔ مگر تنویر نے نیچے گرتے ہی چھلانگ لگائی
اور ہوا میں اڑتا ہوا اس جگہ پر جا گرا جہاں اوپر وہ ہینڈل موجود تھا۔

گولیوں کی پہلی بارش سے تو وہ بچ گیا تھا مگر دوسرے لمحے اس پر دوسری باڑھ
[illegible] اب تنویر ان کے بالکل سامنے تھا۔ اس کے بچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا
تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ کیونکہ انہیں تنویر کی موت کا
یقین ہو چکا تھا۔ مگر تنویر اپنے بچاؤ کے لئے یکدم تیزی سے اوپر کی طرف اچھلا اور
[illegible] ہاتھ ہینڈل پر پڑ گیا۔ دوسرے لمحے ہینڈل جھٹکے سے نیچے ہو گیا مگر تنویر
کی ٹانگوں پر گولیاں لگ گئیں اور تنویر چیخ مار کر نیچے گر پڑا۔

ہینڈل نیچے ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں پر موجود لوہے کے خول
[illegible] گئے۔ اور خول غائب ہوتے ہی وہ سب بجلی کی سی تیزی سے کرسیوں سے
[illegible] مسلح آدمیوں پر جا پڑے۔ چونکہ ان کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے نہیں
تھے [illegible] انہیں آدمیوں پر جھپٹنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی۔

دوسرے لمحے عمران نے ایک آدمی کے ہاتھ سے مشین گن چھین لی اور پھر اس
کی مشین گن نے قہقہے لگانے شروع کر دیئے۔

ہال میں موت اور زندگی کی خوفناک جنگ شروع ہو گئی۔ عمران کی گولیوں کا سب
سے پہلا نشانہ ڈاکٹر براؤن بنا۔ فلیپ صورت حال بدلتے ہی تیزی سے مشین کی آڑ
میں ہو گیا تھا۔ اور پھر ہال میں موت کی چیخیں گونج اٹھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی
[illegible] کی طرح لڑ رہے تھے۔

اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ تمام مسلح آدمیوں کو ختم کر چکے تھے۔ تنویر تو پہلے

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

بکا زخمی ہو چکا تھا۔

جولیا، نعمانی اور صفدر بھی لڑتے ہوئے زخمی ہو گئے تھے۔

"خبردار! ہتھیار پھینک دو —— ورنہ میں تم سب کو موت کی شعاعوں سے بھون کر رکھ دوں گا" —— فلیپر نے دیو ہیکل مشین کی آڑ سے انہیں حکم دیتے ہوئے کہا۔

اور وہ سب ٹھٹھک کر رک گئے۔

"بکواس کرتا ہے پکڑ لو اسے" ——

عمران نے چیخ کر کہا۔ مگر اسی لمحے فلیپر نے جانے کون سا بٹن دبایا کہ مشین سے نیلے رنگ کی ایک شعاع نکلی اور عمران اور ٹائیگر جو تقریباً اس کے قریب پہنچ چکے تھے اچھل کر ایک طرف ہٹ گئے۔ اور پھر شعاع جس جگہ سے بھی گزری اس تک پڑنے والی شے جل کر راکھ ہو گئی تھی

"ہا ہا ہا۔ میں اب بھی تم لوگوں کو تباہ کر سکتا ہوں۔ ہتھیار پھینک کر ہاتھ اٹھا لو" —— فلیپر نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

عمران تیزی سے بھاگ کر مشین کی دوسری جانب جانے لگا مگر اسی لمحے ایک تیز سنسناہٹ کی آواز گونجی اور آدھے کمرے میں شیشے کی ایک دیوار سی گر گئی اور اس دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر گیا۔ اب وہ واقعی قید ہو چکے تھے۔ باہر نکلنے کا راستہ نہیں تھا اور وہ سب اس خوفناک شعاع کی زد میں تھے۔ اب فلیپر کھڑا ہو چکا تھا

"ہتھیار پھینک دو" —— فلیپر نے چیخ کر کہا۔

مگر عمران نے ہتھیار پھینکنے کی بجائے اپنی مشین گن کا رخ مشین کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔

گولیوں کی بوچھاڑ مشین کے ڈائلوں پر پڑیں اور دوسرے لمحے ایک ہولناک گڑگڑاہٹ کے ساتھ

ساتھ مشین میں دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔

"اوہ —— سب کچھ تباہ ہو گیا"

فلیپر نے غصے اور جھنجھلاہٹ میں چیخ کر کہا۔ اور پھر دوسرے لمحے اس نے جیب سے [illegible] نکالا اور سیڑھیوں والی دیوار کے قریب جا کر اس نے تیزی سے ایک بٹن دبایا۔ بٹن دبتے ہی دیوار کے نیچے ایک کھڑکی سی کھل گئی۔ اور وہ تیزی سے کھڑکی کراس کر گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی کھڑکی دوبارہ بند ہو گئی۔

مشین میں ابھی تک مسلسل دھماکے ہو رہے تھے۔ تمام مشینیں تاریک ہو چکی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی کمرے میں زخمی پڑے تھے۔ اس کمرے میں قید ہو کر رہ گئے تھے۔ کسی بھی لمحے دیو ہیکل مشین ایک دھماکے سے پھٹ سکتی تھی۔ اور ظاہر تھا کہ مشین کے پھٹتے ہی ان سب کے پرخچے اڑ جاتے۔ سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ موت انہیں اب قریب اور سامنے نظر آ رہی تھی۔

[illegible] بڑی پھرتی سے اس شیشے کی دیوار پر گولیاں برسانا شروع کر دیں جس کے [illegible] تھے۔ مگر سب گولیوں کا اس گیٹ پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

اب تمام مشین [illegible] آگ جل رہی تھی۔ اور پورا ہال اس نے ڈھک گیا تھا۔ دھماکوں [illegible] کی آگ پھیل رہی تھی۔ موت ان سے اب صرف چند لمحے دور رہ گئی تھی۔

اور عمران کے دماغ میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اور پھر دوسرے لمحے اس کی نظر تیزی سے اس میز پر جم گئی جس کے اندر ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے چھلانگ لگائی اور میز کے قریب پہنچ کر اس نے بڑی پھرتی سے میز کا ڈھکن اٹھایا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دباتے ہی ٹرانسمیٹر باہر نکل آیا۔ اس نے بڑی پھرتی سے ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ اور فریکونسی سیٹ کرنے لگا۔

اب مشینوں کے دھماکوں کا شور اتنا بڑھ گیا تھا کہ کان پڑی آواز نہیں سنائی دے

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

رہی تھی۔ ریلے میں بھلا وہ ٹرانسمیٹر پر کیا بات کرتا اور پھر کس سے کرتا۔ سب لوگ تو اس کے ساتھ ہی قید تھے۔ اس نے آخری کوشش کی۔ مگر کسی سے کوئی رابطہ نہ ہو سکا تو اس نے جھنجھلا کر میز کے پائے کو لات ماری۔ اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ میز تیزی سے آگے کھسکتی چلی گئی۔ اب اس جگہ خلا تھا جہاں میز موجود تھی۔ نجانے وہ خلا کہاں تک جاتا تھا لیکن سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ اس نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"اس میں چھلانگیں لگا دو۔ ہو سکتا ہے کہ بچ جائیں"

اور اس کے ساتھ ہی اس نے قریب پڑے تنویر کو اٹھا کر خلا میں پھینک دیا۔ چند لمحوں بعد انہیں ایک ہلکا سا دھماکہ سنائی دیا۔ پھر [illegible] صفدر [illegible] کو بھی اسی طرح اٹھا کر اس سوراخ میں پھینک دیا۔ باقی لوگوں نے خود ہی چھلانگیں لگا دیں۔ وہ ایک اندھا جوا کھیل رہے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ اوپر بھی موت ہے اور ہو سکتا ہے نیچے بھی موت ہو۔ مگر نیچے کچھ امید تھی اور اسی امید کے سہارے انہوں نے جوا کھیلا تھا۔ آخر میں جیک زیرو نے بھی چھلانگ لگا دی۔ ابھی عمران [illegible] ہی رہا تھا کہ ایک کان پھاڑ اور اعصاب شکن دھماکہ ہوا۔ اسی لمحے عمران نے بھی چھلانگ لگا دی۔ اور پھر وہ سر کے بل نیچے گرتا چلا گیا۔ اس کے اوپر سے پتھروں کی بارش بھی ہو رہی۔ اور اس کی کمر پر بھی چند پتھر لگے۔ مگر پانی میں گرتے ہی وہ نیچے ہی نیچے بڑھتا چلا گیا۔ جب اس نے پانی سے سر نکالا تو تعفن اور بدبو کے باعث اس کا دم گھٹنے کے قریب ہو گیا۔ یہ شاید گٹر لائن تھی اور ان لوگوں نے دشمن کو اس میں پھینکنے کے لئے یہ راستہ بنایا تھا۔

عمران کے ساتھی نجانے کہاں چلے گئے تھے۔ ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ پانی کا بہاؤ بے حد تیز تھا۔ اور گرد و پیش پانی سے بھرا ہوا تھا۔ پانی کے ساتھ بہتا ہوا

آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر اسے دور ہلکی سی روشنی نظر آئی۔ اور جب روشنی قریب آئی تو اس نے دیکھا کہ گٹر کا پانی ایک جگہ سے کسی آبشار کی طرح گر رہا تھا۔ عمران بھی پانی کے ساتھ ہی نیچے گرا تھا اور پھر چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ کنارے پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔

اس نے دیکھا کہ اس سے تھوڑی دور اس کے ساتھی بھی کناروں پر چڑھنے کی جدوجہد میں مصروف تھے۔

البتہ ٹائیگر اور جیک زیرو غائب تھے۔ صفدر اور جولیا زخمی ہونے کے باوجود کنارے پر چڑھنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ البتہ تنویر کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔

"تنویر کہاں ہے" ۔۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا

"نجانے وہ کہاں غائب ہو گیا۔ شاید وہ آگے بہہ گیا ہے" ۔۔۔۔

کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور عمران تیزی سے آگے کی طرف بھاگنے لگا۔ تنویر بے ہوش تھا اس لئے خطرہ تھا کہ وہ کہیں پانی میں ڈوب نہ جائے۔

عمران کے ساتھ ساتھ [illegible] رہی تھی اور اس کا بہاؤ بے حد تیز تھا۔ [illegible] کے ارد گرد [illegible] پانی تھا۔ اس لئے اسے بھاگنے میں دشواری ہو رہی تھی۔ ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ سامنے دور سے ٹائیگر واپس آتا نظر آیا۔ اس نے کندھے پر کسی کو اٹھایا ہوا تھا۔ جب ٹائیگر قریب آیا تو اس نے دیکھا کہ اس نے [illegible] تنویر کو اٹھایا ہوا تھا۔

"اگر میں تنویر کے پیچھے نہ جاتا تو تنویر یقیناً ڈوب گیا ہوتا" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ویری گڈ ٹائیگر ۔۔۔۔ تم ایسا کرو کہ ان لوگوں کو لے کر فوراً یہاں سے چلے جاؤ" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر جھکا دیا۔

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

البتہ اب سڑکوں پر ٹریفک کی آمد و رفت شروع ہو چکی تھی۔ دارالحکومت پہاڑی علاقہ تھا۔ اس لئے پانی تیزی سے غائب ہوتا چلا جا رہا تھا۔ عمران کو یہ اطمینان تھا کہ وہ اس خوفناک اور تباہ کن مشین کو برباد کر چکا ہے۔ اس لئے ملک کی سلامتی پر منڈلانے والا خطرہ دور ہو چکا تھا۔

بلیک زیرو نے سوچا کہ تیزی سے ایک وقت جاگے گا [illegible] منزل پہنچنا چاہتا تھا تاکہ ملٹری فورس سے کوٹھی کو گھیر سکے۔ چنانچہ جلد ہی ایک [illegible] کے ذریعے وہ دانش منزل پہنچ گیا۔ اور اس نے جاتے ہی ملٹری فورس کے [illegible] رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے کہا۔

"ایکسٹو سپیکنگ ——"

"یس سر۔ میجر اسلم سپیکنگ فرمائیے ——" دوسری طرف سے میجر کی آواز سنائی دی۔

"میجر فوراً ملٹری لے کر [illegible] کالونی کے علاقے کو گھیر لو۔ اس میں ایک کوٹھی ایسی ہے جس میں دھماکے سے شدید تباہی ہوئی ہے۔ تم اس کوٹھی کو تلاش کر کے اس کی تلاشی لینی ہے۔ جتنے آدمی بھی اس کوٹھی تک ملیں انہیں زندہ یا مردہ گرفتار کر لو اور کوٹھی کے تمام سازو سامان اور دیگر کاغذات وغیرہ پر قبضہ کر لو۔ کوئی چیز تباہ

تک نہیں پہنچنا چاہئے ——" بلیک زیرو نے میجر اسلم کو تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

آرڈر دینے کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا اور خود سوچنے لگا کہ کوٹھی تو تباہ ہو گئی مگر [illegible] نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اب [illegible] کو ڈھونڈنا ضروری تھا تاکہ اس خطرے کو جڑ سے ہی اکھاڑ پھینکا جائے مگر اسے معلوم نہیں تھا کہ [illegible] کہاں غائب ہو گیا ہو گا۔ اب عمران کے واپس آنے پر ہی اسے تلاش کرنے کا کوئی کام کیا جا سکتا تھا۔ مگر ابھی اسے بیٹھے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو سپیکنگ ——" اس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو۔ تم ایسا کرو، ملٹری فورس کو آرڈر دے کر فوراً کافرستانی سفارت خانے کی عمارت کا محاصرہ کرا لو۔ ہمارے اصل مجرم وہیں موجود ہوں گے۔ اور سر سلطان کو ٹیلی فون کر کے سفارت خانے کے تمام [illegible] کر دو۔ میں وہیں پہنچ رہا ہوں اور تم خود بھی وہیں پہنچ جاؤ۔ فوراً یہ کام کرو ——"

"بالکل ٹھیک ہے ——"

"[illegible] ——"

بلیک زیرو نے جواب دیا اور پھر رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے دوبارہ ملٹری فورس کے دوسرے سیکشن کو رنگ کیا اور اس رجمنٹ کے کمانڈر میجر افضل کو بحیثیت [illegible] کافرستانی سفارت خانے کا محاصرہ کرنے کا حکم دیا۔

اسے آرڈر دینے کے بعد اس نے سر سلطان کو رنگ کیا۔ رابطہ جلد ہی مل گیا۔

"سلطان سپیکنگ ——" دوسری طرف سے باوقار آواز سنائی دی۔

"بلیک زیرو بول رہا ہوں جناب ——" بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

کہا ——

"ارے جابر کہاں سے بول رہے ہو —— تم ٹھیک ہو۔ عمران کہاں ہے جلدی بتلاؤ" —— سر سلطان بلیک زیرو کی آواز سنتے ہی خوشی سے چیخ پڑے

"ہم سب بخیریت ہیں سر —— ہم نے مجرموں کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے اور ملک کو بھیانک ترین خطرے سے بچا لیا ہے۔ عمران صاحب بھی بالکل ٹھیک ہیں۔ مجرم ہیڈ کوارٹر سے فرار ہو کر کافرستانی سفارت خانے میں موجود ہیں۔ میں نے ملٹری فورس کو کافرستانی سفارت خانے کا محاصرہ کرنے کا حکم دے دیا ہے اب سفارت خانے میں داخل ہونے کے لئے آپ کی اجازت لینے کی ضرورت ہے"

بلیک زیرو نے انہیں مختصر طور پر حالات بتلاتے ہوئے کہا

"مگر ہوا کیسے کیا تھا۔ مجھے بھی بتاؤ۔ تم جانتے ہو کہ حکومت کافرستان سے ہمارے تعلقات طویل عرصے کے بعد اب دوبارہ قائم ہوئے ہیں۔ اگر کوئی ثبوت نہ ملا تو سفارت خانے پر چھاپہ مارنے سے تعلقات دوبارہ خراب ہو جائیں گے اور ہم بین الاقوامی برادری میں بدنام ہو جائیں گے۔ اس لئے مجھے تفصیل بتاؤ"

سر سلطان نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں۔ تفصیلات کا ابھی وقت نہیں ہے۔ یہ سب کچھ میں عمران صاحب کے کہنے پر کر رہا ہوں۔ مجرموں کی گرفتاری کے بعد آپ کو حالات بتا دیئے جائیں گے" —— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اگر عمران نے کہا ہے تو پھر میری طرف سے اجازت ہے۔ تم فوری طور پر چھاپہ مارو۔ میں وزیر اعظم سے بات کر کے خود وہیں پہنچ رہا ہوں" —— سر سلطان نے کہا۔

اور بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا اور تیزی سے ڈریسنگ روم میں گھستا چلا گیا تاکہ ایکسٹو کا مخصوص لباس پہن کر جلد از جلد سفارت خانے پہنچ سکے۔

چنانچہ تھوڑی دیر بعد اس کی گاڑی کافرستانی سفارت خانے کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ سفارت خانے کے قریب پہنچ کر اس نے جیب سے نقاب نکال کر اپنے چہرے پر چڑھا لیا اور کار تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔

فلیچر کھڑکی سے باہر نکلتے ہی ایک گیلری میں آ گیا۔ گیلری میں آتے ہی اس نے شمالی سمت دوڑ لگا دی۔ وہ جانتا تھا کہ کسی بھی لمحے مشینیں ری سیٹ ہونے والی ہیں۔ مشینیں ری سیٹ ہوتے ہی پوری کوٹھی کے پرخچے اڑ جائیں گے۔ اس لئے وہ جلد از جلد کوٹھی سے نکل جانا چاہتا تھا۔ ان کا مشن تو ناکام ہو ہی چکا تھا۔ اکثر پارٹنر بھی مر چکا تھا۔ اس لئے اب اپنی جان بچانے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہا تھا۔ مگر اسے اس بات کا اطمینان تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کو بھی موت کے گھاٹ اتارنے میں کامیاب ہو چکا ہے جو بذات خود ایک عظیم کامیابی تھی۔

بھاگتے بھاگتے وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں آ گیا۔ اس نے کمرے کے سوئچ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی کمرے کا فرش ایک طرف سرکتا چلا گیا اب وہاں سیڑھیاں نیچے اترتی نظر آ رہی تھیں۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ جب سیڑھیاں

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

ختم ہوئی تو آگے ایک طویل سرنگ تھی۔ وہ سرنگ میں بھاگتا چلا گیا۔ جلد ہی سرنگ ختم ہو گئی۔ آگے سپاٹ دیوار تھی۔ اس نے دیوار کے قریب موجود ایک ہینڈل کھینچا اور دیوار ایک طرف سرک گئی۔ وہ اس خلا کو کراس کر گیا۔ اب وہ ایک خالی میدان میں نکل آیا تھا۔ بارش بند ہو چکی تھی مگر ہر طرف پانی ہی پانی نظر آ رہا تھا۔

وہ میدان سے نکل کر سڑک پر جا کھڑا ہوا اور پھر جلد ہی ایک ٹیکسی اسے مل گئی۔ ٹیکسی والے کو ڈبل کرایہ ادا کر کے وہ کافرستانی سفارت خانے پہنچ گیا۔

سفارت خانے میں جاتے ہی وہ تیزی سے مختلف کمروں سے ہوتا ہوا سفیر صاحب کے پاس پہنچ گیا۔

"کیا ہوا فلیپ —— یہ بارش کیوں بند ہو گئی۔ کیا مشین خراب ہو گئی ہے"

سفیر صاحب نے اسے دیکھتے ہی پریشان لہجے میں کہا۔

"سب کچھ ختم ہو گیا جناب۔ ڈاکٹر براؤن بھی مارے گئے۔ مشین تباہ۔ تمام ہیڈ کوارٹر برباد ہو چکا ہے۔ میں صرف اکیلا ہی اپنی جان بچا کر یہاں تک پہنچ سکا ہوں" ——

فلیپ نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

اور سفیر صاحب کی آنکھیں حیرت کی پھٹی رہ گئیں۔ انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ فلیپ کیا کہہ رہا ہے۔

"تم کیا بک رہے ہو کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے" ——

سفیر صاحب نے چیخ کر کہا۔

"میں صحیح کہہ رہا ہوں جناب —— فلیپ نے آنکھیں جھکاتے ہوئے کہا۔

"اوہ —— یہ بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا ہوا۔ ڈاکٹر براؤن کی موت ہمارے ملک کا عظیم ترین نقصان ہے۔ ایسا نقصان جو کبھی پورا نہیں ہو سکے گا۔ کاش ایسا

نہ ہوتا" ——

سفیر صاحب نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ چند لمحے خاموشی طاری رہی۔ پھر سفیر صاحب نے سر اٹھایا۔

"مجھے تفصیل بتاؤ کہ ایسا کیوں ہوا۔ کس نے کیا۔ سب لوگ تو گرفتار تھے پھر ایسا کیوں ہوا"

سفیر صاحب نے سر اٹھا کر دل گرفتہ لہجے میں پوچھا۔

اور فلیپ نے تمام تفصیل سفیر صاحب کو بتا دی۔ سفیر صاحب تفصیل سننے کے بعد چند لمحے خاموش رہے۔

"ڈاکٹر سے بنیادی غلطی ہوئی ہے۔ اسے پہلے ان لوگوں کو ختم کر دینا چاہیے تھا"

سفیر صاحب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کیا خبر تھی جناب کہ اچانک صورت حال اس طرح پلٹ جائے گی ہم تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ بہر حال سب کچھ تباہ ہونے کے بعد یہ بات یقینی ہے کہ ریکارڈ بھی ساتھ ہی تباہ ہو گیا ہے۔ خاص طور پر عمران کی [illegible] توڑ کر رکھ دے گی" ——

فلیپ نے جواب دیا۔

"ہاں یہ تو ہے مگر [illegible] بہر حال میں فوراً اپنے ملک سے رابطہ قائم کر کے مشن کی ناکامی کی اطلاع دے دوں۔ ایسا نہ ہو کہ تین دن بعد وہ نئے سرے سے کام شروع کر دیں اور ہمیں مزید نقصان اٹھانا پڑے"

مگر اس سے پہلے کہ سفیر صاحب اٹھ کر الماری سے ٹرانسمیٹر نکالتے۔ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔ اور دوسرے لمحے عمران اور بلیک زیرو نقاب لگائے اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

اردو فینز ڈاٹ کام

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"خبردار۔ اگر تم لوگوں نے حرکت کی۔ تم گھیرے جا چکے ہو" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

اس کی آواز سنتے ہی فلیپ تیزی سے مڑا اور جب اس نے عمران کو دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت کی میں رہ گئیں۔

"تم زندہ بچ گئے" ———

فلیپ نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا

"ہاں ——— نہ صرف میں زندہ بچ گیا ہوں بلکہ تمہارے تعاقب کا قرض بھی چکانے آ گیا ہوں"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

"تم کون ہو اور بغیر سفارتی اجازت سفارت خانے کی عمارت میں داخل ہونے کی جرأت کیسے کی۔ تم نہیں جانتے کہ میں حکومت [illegible] کا سفیر ہوں اور قانون کے مطابق تم میری اجازت کے بغیر سفارت خانے کی عمارت میں داخل نہیں ہو سکتے" ———

سفیر نے غصے سے لہجے میں عمران اور بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا

"مجھے ایکسٹو کہتے ہیں۔ میں یہاں کی سیکرٹ سروس کا چیف ہوں۔ جہاں تک اجازت کا تعلق ہے ہم دشمنوں کا سر کچلنے کے لئے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ مگر اس کے باوجود تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ ہم نے باقاعدہ اجازت حاصل کر لی ہے۔ تمہارا سفارت خانہ اس وقت ملٹری کے گھیرے میں ہے۔ اور سفارت خانے کا عملہ گرفتار ہو چکا ہے" ———

بلیک زیرو نے اپنے مخصوص لہجے میں جواب دیا۔

"ایکسٹو" ——— فلیپ اور سفیر دونوں پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگے

"اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ فلیپ! سفیر صاحب تو ایکسٹو صاحب پہچان ہی گئے۔ مگر تم میرے مجرم ہو" ———

عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا

مگر اس سے پہلے کہ اس کی بات ختم ہوتی۔ اچانک فلیپ نے اچھل کر دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اسی لمحے عمران نے مشین گن پھینکی اور دروازے کی طرف جاتے ہوئے فلیپ پر جھپٹ پڑا۔ اس نے بڑی پھرتی سے اسے گردن سے پکڑ کر گھسیٹ لیا۔

اب وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔ فلیپ نے جب دیکھا کہ عمران خالی ہاتھ ہے تو اس کے چہرے پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ رینگ آئی۔ اس نے اپنی لات کی طرف جھکائی دی اور پھر بڑی پھرتی سے عمران کے پیٹ کی طرف حملہ کر دیا۔ مگر عمران ایسے داؤ پیچ اچھی طرح جانتا تھا۔ اس لئے وہ اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا اور پھر جیسے ہی فلیپ اس کے پاس آیا عمران نے پوری قوت سے اس کے [illegible] مار دیا۔ فلیپ الٹ کر ایک طرف جا گرا۔

"اٹھو ——— اٹھو فلیپ۔ تم بہت طاقتور آدمی ہو۔ قید کرنے سے آدمی کمزور ہو جاتے ہیں" ———

عمران نے اسے طنزیہ لہجے میں کہا اور فلیپ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ بگڑ رہا تھا۔ اس نے دانت پیس لئے۔ وہ شاید ہر قیمت پر عمران کو ختم کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ چنانچہ اٹھتے ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے میز پر پڑا ہوا پیپر ویٹ اٹھایا اور پھر پوری قوت سے عمران پر پھینک دیا۔ پیپر ویٹ اس کے ہاتھ سے نکل کر گولی کی طرح عمران کی طرف بڑھا مگر عمران نے اپنا سر نیچے کر لیا اور اسی لمحے فلیپ نے عمران پر چھلانگ لگا دی اور وہ عمران کو گھسیٹتا ہوا دور تک چلا گیا۔ پیچھے کی طرف

اردو فینز ڈاٹ کام
URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

ہی فلیپ نے پوری قوت سے اپنی ہتھیلی کا وار عمران کی گردن پر کرنا چاہا مگر عمران بجلی کی تیزی سے قلابازی کھا گیا اور دوسرے ہی لمحے اس نے لیٹے ہی لیٹے اپنی لات پوری قوت سے فلیپ کے پہلو پر ماری اور فلیپ کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ عمران اچھل کر کھڑا ہو چکا تھا۔ پھر جیسے ہی فلیپ اٹھا عمران کا ہاتھ گھوم گیا۔ اور کمرہ چٹاخ کی آواز سے گونج اٹھا تھا۔

عمران کا بھرپور تھپڑ فلیپ کے چہرے پر پڑا تھا اور وہ اچھل کر دو قدم دور جا گرا تھا۔

"اٹھو" ——— عمران نے دہاڑتے ہوئے کہا

فلیپ کا گال ایک ہی تھپڑ سے پھٹ گیا تھا۔ فلیپ نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی اور عمران کا بایاں ہاتھ گھوما اور اس بار فلیپ کا دوسرا گال بھی پھٹ گیا۔ فلیپ نے تیسری بار اٹھنے کی کوشش ہی نہ کی۔ اس نے ہاتھ باندھتے اور گھگھیا کر کہا

"مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو۔ اصل مجرم یہ سفیر اور اس کا اتاشی تھے"

عمران نے اسے گریبان سے پکڑا اور اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ اس کے دونوں گالوں سے خون بہہ رہا تھا

"جلدی بتاؤ اس مشن کے تمام کاغذات کہاں ہیں"

عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"سفیر صاحب کی خفیہ الماری میں" ——— فلیپ نے جواب دیا۔

اسی لمحے سر سلطان بھی دیگر اعلیٰ حکام کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے

پھر عمران نے فلیپ کو کیس کی تمام تفصیلات بتانے کے لیے کہا۔

فلیپ دو تھپڑ کھا کر ہی ہمت ہار بیٹھا تھا۔ اس نے مشن کی تمام تفصیلات لفظ بہ لفظ بتا دیں اور اپنے دیگر اڈوں کے متعلق بھی بتا دیا۔

سر سلطان اور دیگر اعلیٰ حکام یہ تفصیلات سن کر ہکے بکے رہ گئے۔ ان کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ ان کے ملک کے خلاف اتنی خوفناک سازش بھی ہو سکتی ہے۔ اگر ایکسٹو اس معاملے میں نہ پڑتا تو یہ ملک یقیناً تباہ ہو چکا ہوتا اور وہ اسے خدائی عذاب سمجھ کر چپ چاپ موت کے منہ میں چلے جاتے۔

پھر سفیر صاحب کے کمرے کی تلاشی سے اس مشن کے تمام کاغذات بھی مل گئے۔ اب حکومت کافرستان اس سازش کی ذمہ داری سے انکار نہیں کر سکتی تھی۔

"اب تم چھٹی کرو" ———

عمران نے فلیپ سے کہا۔

"اسے کچھ مت کہو۔ یہ قانون کا مجرم ہے" ———

سر سلطان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا

"خاموش رہیں۔ میں ملک دشمنوں کو قانون کی بجائے اپنے ہاتھ سے موت دینا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ قانون تو انہیں واپس ان کے ملک بھیج دے گا۔ ایسے سانپوں کو معاف کرنے کا میں عادی نہیں ہوں"

عمران نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

اور دوسرے لمحے اس نے فلیپ کو اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ اور پھر فلیپ کی ہڈیوں کی چٹخ سے کمرہ گونج اٹھا

عمران کسی ماہر قصائی کی طرح اس کی ہڈیاں توڑتا چلا گیا۔ سر سلطان دہشت سے کھڑے رہے۔

"یہ ظلم ہے۔ یہ قانون کی خلاف ورزی ہے" ———

سفیر نے چیخ کر کہا

URDUFANS.COM

Prepared by: S.Sohail Hussain

"شٹ اپ ـــــ جب تم اس ملک کے کروڑوں بے گناہوں کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ اس وقت تمہیں ظلم یاد نہیں آیا تھا" ـــــ

بلیک زیرو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ اتنا سرد تھا کہ [illegible] کو جھرجھری آ گئی۔

عمران نے [illegible] کی دونوں ٹانگوں اور دونوں بازوؤں کی ہڈیاں توڑ ڈالیں اور [illegible] بری طرح تڑپ رہا تھا۔

پھر عمران نے زمین پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور اس نے [illegible] پر گولیوں کی بارش کر دی۔ اس نے اس وقت تک ٹریگر دبائے رکھا جب تک مشین گن کا میگزین ختم نہیں ہو گیا۔

[illegible] کا پورا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا تھا۔

اس وقت عمران کے چہرے پر اتنی وحشت تھی کہ سر سلطان کے جسم پر بھی موت کی لہریں دوڑ گئیں۔ وہ زندگی میں پہلی بار اس احمق اور مسخرے عمران کو اس روپ میں دیکھ رہے تھے۔ مگر اس وقت اس کا یہ روپ بھی انہیں بھلا لگ رہا تھا کہ یہ عمران ہی تھا جو ہر بار ملک کو اتنی خوفناک اور خطرناک سازشوں سے بچا لیتا تھا۔

وہ سوچ رہے تھے کہ اگر ان کے ملک کے پاس عمران جیسی دولت نہ ہوتی تو یقیناً اس وقت تک ملک دشمنوں کے ہاتھوں تباہ ہو چکا ہوتا۔

ادھر عمران نے مشین گن پھینک کر بڑے اطمینان سے اپنے ہاتھ جھاڑے اور پھر سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب آپ جائیں اور آپ کا کام۔ میں اپنے ساتھیوں کا پتہ کرتا ہوں۔ بیچارے کہیں [illegible] نہ ہو گئی ہو۔ بھلا [illegible] عورت سے کون شادی کرے گا

بیچاری [illegible] بے چاری کا مستقبل تاریک کر گیا" ـــــ

عمران نے [illegible] صورت بنا کر [illegible] اب [illegible] کی ہڈیاں توڑنے میں مصروف تھا۔

"[illegible] مستقبل کی بڑی فکر پڑ گئی" ـــــ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"[illegible] مستقبل کی مجھے فکر نہیں ہوگی تو اور کسے ہوگی" ـــــ عمران نے [illegible] سر سلطان سے [illegible] لہجے میں کہا۔

"[illegible] مستقبل تاریک کر دیں گے" ـــــ

عمران نے [illegible] قہقہہ [illegible] اور سر سلطان [illegible] قہقہہ نکل گیا۔

[illegible] بھی مسکرا دیے۔

اور عمران [illegible] سے باہر نکل گیا۔ [illegible]

ختم شد

URDUFANS.COM